جملہ حقوق محفوظ ہیں

گرنتھ پنچ دشی

کرت سوامی ودیارن اور سوامی بھارتی تیرتھ

جسکو

بامداد پنڈت منگل داس جی سادھو چرنداسی -
لالہ جگناتھ صاحب آنریری مجسٹریٹ ضلع فیروزپور

نے

سنسکرت زبان سے اردو میں ترجمہ کیا

سمت ۱۹۵۹

مفید عالم پریس شہر فیروزپور میں چھپا

اوم

پرتیک تت ببیک

جو سروپ ست چت آنند روپ برہم کا ہے۔ وہی جیو کا ہے۔ یعنی برہم سے جدا جیو کچھ بھی نہیں ہے *

سوال۔ اس بات کا انبھو کس طرح سے ہو سکتا ہے؟

جواب ۔ اگر جیو کے سروپ کی بچار کیجاوے۔ مثلاً جبتک جسم کے اندر جیو کا قیام رہتا ہے اُسکی تین حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ حالت اول کا نام جاگرت ہے دوسری کا سپن اور تیسری کا سکھوپت۔ بحالت جاگرت جن جن اشیاء کا ہم کو گیان ہو جاتا ہے وہ گیان خواہ بذریعہ آنکھ اندری کے ہو۔ یا کان ناک وغیرہ کے۔ مگر جو بستو گیان ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ یعنی یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ جو گیان بذریعہ آنکھ اندری کے ہوتا ہے وہ کوئی الگ گیان ہے اور جو کان ناک وغیرہ کے ہوتا ہے وہ اُس سے الگ ہے اسی طرح سپن اوستھا میں بھی جب کسی پدارتھ کا گیان ہوتا ہے تو وہی قاعدہ اس گیان کے لئے ہے جو جاگرت میں ہے۔ یعنی اس حالت میں بھی جب گیان ہوتا ہے تو گیان اندروں کے بغیر نہیں ہوتا۔ البتہ جو گیان کہ سکھوپت کی حالت میں ہوتا ہے وہ

کسی گیان اندرے کے ذریعہ نہیں ہوتا۔کیونکہ اس حالت میں سوائے اگیان کے اور کوئی ذریعہ اس اوستھا کے گیان کا نہیں ہے۔بہرحال اس اوستھا میں گیان کا ہونا ثابت اور ظاہر ہے۔پس جب اس طرح وچار نے سے معلوم ہوجاوے کہ گیان ستا تینوں حالتوں میں موجود ہے۔تب یہہ بھی صاف معلوم ہوجائیگا۔کہ گیان ستا تینوں حالتوں میں قایم اور ایک رس رہتی ہے اور حالتوں کا اس میں تغیر و تبدل +

سوال۔اگر جاگرت اور سُپن دونوں اوستھاؤں میں گیان ہونیکا ذریعہ ایک ہی ہے۔تو پھر جاگرت اور سُپن میں تمیز کیوں کیجالی ہے؟

جواب۔فقط اس لئے کہ جسطرح جاگرت کے پدار تہہ دیر عرصہ تک قایم رہتے ہیں سُپن کے نہیں رہتے۔

سوال۔بحالت سکھوپت جو گیان ہوتا ہے اُسکی تعریف کس طرح سے کی گئی ہے؟

جواب سکھوپت میں جس آنند کو ہم انبھو کر لیتے ہیں اُسی کو بحالت جاگرت اس طرح سے بیان کردیا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے کسی چیز کو بچشم خود دیکھا ہوا ہوتا ہے۔مثلاً ہمارا یہ بیان کہ رات بھر ہم ایسے آرام کے ساتھہ سوئے پڑے رہے کہ گویا ہمیں کچھہ خبر تک نہیں رہی۔اس سے اس وقت کی لاعلمی کا گیان ہونا ثابت ہوتا ہے۔پس جب اس قسم کی دلیل پر غور کیا جاوے۔تب اُس سے خودبخود یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ گیان ستا نہ صرف تینوں حالتوں میں ایک برابر قایم رہتی ہے بلکہ تینوں زمانوں میں بھی۔یعنی جیسا ماضی میں ویسا

حال میں - اور ویسا ہی مستقبل میں بھی - اگر اس دلیل کو اور واضح کیا جاوے - تو پھر اس طرح اسکی تشریح ہو سکتی ہے - کہ جس گیان ستا کے ذریعہ ہم نے کل کے روز پدارتھوں کو دیکھا - اور اُن کا گیان حاصل کیا تھا اُسی ستا کے سبب ایک ماہ پیشتر اور اُسی سے سالہا سال پیشتر - غرض گیان ستا کے ہونیکے لئے کہ کب ہوئی نہ کسی سال کا اندازہ ہو سکتا ہے اور نہ کسی یُگ کا - کیونکہ ایسا کوئی یُگ یعنی زمانہ قیاس میں نہیں آسکتا جو گیان سُتا کے بغیر بھی ظاہر ہو سکے پس وہ گیان ستا جو ہمیشہ سے ایک صورت میں بنی رہتی ہے اُسی کو آتما او اُسی کو جیو بھی کہتے ہیں - گیان بمعنی چت اور ہے بمعنی ست گویا گیان ستا کے ہونے سے جس سے مراد جیو کی ہے اُس سے یہ امر تو ظاہر اور ثابت ہوتا ہے کہ جیو ست اور چت سے جُدا نہیں ہے - اب رہا یہ امر کہ آنند جو برہم کا تیسرا لکھشن ہے وہ کس دلیل سے جیو کے سروپ میں پایا جاتا ہے - اسکا جواب انسان کی قدرتی خواہش پر غور کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے - مثلاً ہر انسان اس خواہش سے کہ میں ہمیشہ کے لئے قایم بنا رہوں اور میرا کبھی بھی بناش نہ ہو خالی نہیں رہتا ہے - جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان یعنی آتما کو اپنے آپ کے ساتھہ نہایت پریم محسوس ہوتا ہے - یا یوں کہیئے کہ تمام قسم کے سُکھوں اور پریم کا وہی ایک سہارا ہے +

سوال - اسکی تائید میں کیا دلیل ہو سکتی ہے ؟

جواب - شرح کے ساتھہ تو اسکی دلیلیں ادھیائے آتمانند میں درج کی جاوینگی - مگر مختصر دلیل جو ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ خواہ ہماری الفت دولت

کے ساتھہ ہو خواہ بیٹے کے ساتھہ وہ الفت نہ دولت کی خاطر ہوتی ہے - اور
نہ بیٹے کی - بلکہ محض اپنے آپ کی خاطر - غرض ہمارے بیان کا مدعا صرف یہ ہے
کہ الفت خواہ کسی پدارتھ کے ساتھہ کیوں نہ پائی جاوے وہ الفت کسی پدارتھ
کی خاطر نہیں فقط اپنے آپ یعنی آتما کی خاطر ہوتی ہے - اور آتما کی یہ تعریف ہی
وہ کسی غیر کے لئے پیارا نہیں ہے +

سوال - کیا اس بات کو کسی وید پرمان کے ذریعہ بھی ثابت کیا جا سکتا ہے ؟

جواب - بیشک! کیونکہ شرتیوں میں کئی موقعہ پر برہم کا روپ ست چت آنند
روپ بتلایا گیا ہے +

سوال - جو آتما اپنے ذاتی سبھاو سے پرم آنند روپ ہے اُس کا گیان اسطرح
سے کیوں نہیں ہوتا جس سے اس کے آنند روپ ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے
یعنی وہ آنند ظاہر کیوں نہیں ہوتا ؟

جواب - ظاہر تو ہوتا ہے - مگر سامانیہ طور سے اگر یہ سوال کیا جاوے کہ وشیش
گیان کیوں نہیں ہوتا - تو اس کا سبب فقط اودیا ہے - جیسا کہ ذیل کی مثال
سے ظاہر ہوگا :-

مثال - جس طرح کسی پاٹھہ شالہ کے اندر جہاں کہ ہمارا بھائی ہو - یا بیٹا - اگر ہم یہہ
جاننے کے لئے شالہ کے نزدیک خفیہ طور سے چلے جاویں - کہ آیا آج وہ شالہ
کے اندر حاضر ہے یا نہیں تو اس کا اچھی طرح پتہ نہیں لگیگا - کیونکہ وہاں تمام
لڑکے اس قدر بلند آواز کے ساتھہ ملکر پڑھ رہے ہوتے ہیں جس سے کہ ان میں
سے ایک کی آواز پہچاننے میں سخت دقت معلوم ہوتی ہے - یعنی اُسکی آواز تو

سنائی دیتی ہے - مگر صاف طور پر نہیں - اسی طرح آنند روپ آتما بھی بسبب ملاوٹ انادی اوِدّیا کے ظاہر نہیں ہوتا ہے +

انادی اوِدّیا کا روپ کیا ہے ؟

انادی اودیا کو پرکرت بھی کہتے ہیں - اور وہ ستو - رجو - تمپو گنوں سے ملی ہوئی ہے - اور اُس میں چیتن کا عکس ہی شامل رہتا ہے - پرکرت میں دو قسمیں پائی جاتی ہیں - ایک قسم مایا ہے - جس میں ست گن زیادہ ہے - اور دوسری قسم اودیا ہے جس میں رجو اور تموگن کی زیادتی ہے - قسم مایا میں یہ زیادتی ہے کہ اُس میں جو چیتن کا عکس پڑا ہُوا ہے اُسے ایشور کہتے ہیں - اور اودّیا میں جو عکس پڑا ہُوا ہے اُسے جیو +

سوال - اس بیان سے جیو اور ایشور کے سروپ میں اگر کوئی بھید دکھائی دیتا ہے - تو وہ کیا ؟

جواب - ایشور سرگیہ ہے - اور مایا کو اپنے ماتحت رکھتا ہے - اور جیو سرگیہ نہیں ہے - یعنی الپگیہ ہے اور اودّیا کو ماتحت نہیں رکھتا - بلکہ خود اُس کے ماتحت رہتا ہے - اور یہ بھی بھید رہتا ہے - کہ جس طرح مایا ایک رُوپ ہے اودّیا ایک نہیں ہے یعنی اودیا کے بیشمار روپ ہیں - اس لئے جیو بھی ایک نہیں - بیشمار جیو ہوئے ہیں - پس خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جیو کا کارن شریر اودّیا ہے اور ایشور کا مایا +

پانچوں عنصروں کی پیدایش اور جیو کا سوکھشم شریر

ایشور نے جب جیووں کے کرموں اور اُن کے بھوگوں کو پھل دایک کرنیکا ارادہ کیا۔ تو اپنی مایا شکتی کے اندر فقط تموگن کی طرف دیکھا۔ اور اُسی سے پانچوں عنصر یعنی آکاشس۔ بایو۔ آگ۔ جل۔ پرتھوی کو ظاہر کر دیا۔ واضح رہے کہ اگرچہ پانچوں بھوت یعنی عنصر فقط تموگن سے ظاہر کیئے گئے ہیں۔ مگر ہر گُن تینوں گنوں سے ملا ہُوا ہوتا ہے۔ یعنی کوئی گُن بھی مفرد کبھی نہیں ہوتا۔ ایک گُن کا نام فقط اس لئے لیا جاتا ہے۔ کہ اُس گُن میں فقط اُسی کی زیادتی ہوتی ہے۔ مثلاً ستوگن میں ستوگن کی زیادتی ہے اور رجوگن میں رجوگن کی +

بھوتوں یعنی عنصروں میں ست گُن کا فعل

اکاش کے ست گُن سے کان اندرے بائیو سے کھال اندرے۔ آگ سے آنکھ اور جل سے زبان اور پرتھوی سے ناک اندرے پیدا ہوئے ہیں۔ اور بھوتوں کی مجموعی حالت میں اُن کی ست گُن سے انتہ کرن پیدا ہُوا۔ جسے من اور بدھ بھی کہتے ہیں۔ من کا فعل خیالات اور بُدھی کا فعل یقین ہے +

بھوتوں میں رجوگُن کا فعل

اکاش کے رجوگُن سے بولنے کی طاقت بایُو سے ہاتھ۔ آگ سے پاؤں۔ جل سے آلہ تناسل اور پرتھوی سے گُدا یعنی مقعد پانچوں کرم اندرے پیدا ہوئے۔ اور پانچوں کے مجموعی رجوگُن سے پانچ پران پیدا ہوئے۔ یعنی پران۔ اپان۔ سمان۔ اودان۔ بیان۔ غرض اس طرح سے گیان اندرے اور پانچوں کرم اندرے اور پانچوں پران من اور بُدھ مجموعہ سترہ تتوں کا سوکھشم شریر پیدا ہُوا۔ جسے لِنگ شریر بھی کہتے ہیں۔ پراگیہ جیو جو کارن شریر کا ابھمانی بمعنی خودی کرنے والا ہے۔ جب اُسے سوکھشم شریر کا ابھمان ہوتا ہے۔ تب اُسی کا نام تیجس ہو جاتا ہے۔ اور مجموعہ سوکھشم شریروں کو ہرن گربھ*

سوال۔ کیا اس صورت میں تیجس جیو اور ہرن گربھ میں کوئی بھید ہو سکتا ہے

جواب۔ فقط یہ کہ ایشور جسے تمام سوکھشم شریروں کا ابھمان رہتا ہے۔ یعنی تمام شریروں کو اپنا روپ جانتا ہے۔ اُسے سمشٹی روپ ہرن گربھ کہتے ہیں۔ اور جیو کو فقط اپنے شریر کا ابھمان ہے۔ یعنی دوسرے شریر کو اپنا روپ نہیں جانتا۔ اس لئے اُسے بیشٹی روپ جیو کہتے ہیں۔ غرض دونوں میں بھید یعنی فرق یہ ثابت ہُوا کہ جیو فقط بیشٹی روپ ہے۔ اور ہرن گربھ سمشٹی روپ*

استھول شریر کس طرح ہُوا

پرماتما نے پانچوں عنصروں کو ایک دوسرے میں بہ طریق حسب ذیل شامل کردیا۔ یعنی اول اول میں ہر عنصر کے دو دو ٹکڑے کردیئے گئے۔ اور پھر اُن میں سے ایک ایک کا نصف ٹکڑہ لیکر اُس کے چار چار حصّے بنادیئے۔ اور پھر اُن کو دوسرے ہر نصف حصّہ میں شامل کردیا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ہر عنصر میں اُس کا نصف حصّہ سالم ہے۔ اور باقی نصف چاروں کی تقسیم کا ہے۔ سنسکرت میں اسکو پنچی کرن کہتے ہیں۔ جب یہ تقسیم ہوچکی۔ تو ان عنصروں کی شکل ایک انڈے کی شکل بن گئی۔ یعنی برہمانڈ قایم ہُوا ایک برہمانڈ میں لوک چودہ ہوتے ہیں۔ جن میں سات اوپر اور سات نیچے کے ہیں۔ یعنی منش دیت۔ اور دیوتا اور حیوانات وغیرہ کئی قسم کی مخلوق کے ہوجانے سے بحالت مجموعی وہی ہرن گربھ بیراٹ روپ ہوگیا۔ اور استھول شریر ہوجانیسے وہی تیجس جیو بِس نام جیو ہوگیا۔ جبتک جیو میں گیان کامل حاصل نہیں ہوتا غرض تک ہر جیو جو کرم کرتا ہے بھوگ پدارتھوں کے واسطے کرتا ہے اور اسی لئے ہمیشہ تناسخ میں سرگردان رہتا ہے۔ **مثال**۔ جس طرح کوئی کیڑا دریا میں گرا ہُوا دریا کی لہروں میں گھوم کر کلیش اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح جیو بھی کرموں کے چکر میں پڑا ہُوا کئی طرح کی مصیبتوں کو اُٹھاتا ہے اور جس طرح سے کوئی دیالو پرش کیڑے کو دریا سے باہر نکال کر اُسکو آزاد

کر دیتا ہے - اُسی طرح مہا پُرش بھی جیووں کو بچا لیتے ہیں +

پانچوں کوش اور اُن کا سروپ

ان مئی - پران مئی - منومئی - بگیان مئی - انندمئی کوشوں کے نام ہیں - استھول جسم ان مئی کوش ہے - کرم اندرے اور پران ملکر پران مئی کوش پانچ گیان اندرے اور من ملکر منومئی کوش ہے - پانچوں گیان اندرے اور بدھی ملکر بگیان مئی کوش ہے - اور کارن شریر کا فقط ست گن انندمئی کوش ہے - جس میں تین قسم کی برتیاں ہوتی ہیں - یعنی پریہ - مود - اور پرمود - آتما کوشوں میں ملا ہوا کوش روپ ہو رہا ہے - جیو جب کسی مہاتما پُرش کا اُپدیش سن لیتا ہے - تب وہ اپنی اصلی روپ کو کوشوں سے الگ جان لیتا ہے -

سوال - جیو کس طرح پانچوں کوشوں سے الگ اور پار برہم روپ ہے؟

جواب - انوی و تریک سے - مثلاً سُپن اوستھا - اس میں استھول جسم کا کوئی گیان نہیں رہتا - مگر آتما کا گیان بدستور قایم رہتا ہے - اس لئے اسکو انوے کہتے ہیں - اور جہاں آتما کا گیان موجود ہو اور استھول جسم کا نہو جیسا کہ سُپن میں جاگرت کا گیان نہیں ہوتا - اسے و تریک کہتے ہیں - اسی طرح سکھوپت اوستھا میں سوکھشم شریر کا گیان نہ ہونا ہی و تریک ہے - مگر آتما کا گیان موجود ہے - اسے انوے اور برعکس اس کے آتما کا گیان ہونا اور سوکھشم شریر کا نہ ہونا اسے و تریک کہتے ہیں - اسی طرح بہ حالت سمادھی کے سکھوپت کا ابھاؤ ہے - اور آتما کا انوے سے و تریک

اعتراض - استھول جسم ان مئی کوش تہا - اور سکھوپت آنند مئی - اس لئے ان دونوں کا اونسے وتریک بہی واجب تہا - مگر سوکھشم شریر کا کیوں ذکر کیا گیا ؟

جواب - اس لیئے کہ پران مئی اور وگیان مئی اور منومئی تینوں کوشوں کا اُس میں ملاپ ہے ٭

آتما کس طرح کوشوں سے الگ ہوسکتا ہے ؟

آتما کو تینوں طرح کے شریروں سے الگ جاننے کے لئے ایسی طرح کی بچار ہونی چاہیئے جس طرح مونج سے تیلا نکالنے کے وقت حکمت درکار ہوتی ہے - اور جب وہ وچار حاصل ہوجائے تب اُس اوستہا میں آتما کا جو روپ ہوتا ہے وہی روپ پاربرہم پرماتما کا ہے - آتما کو پاربرہم بیان کرنے کے لئے تتوسی مہاواک سے ہی اسکی تائید ہوتی ہے - تتوسی مہاواک میں تین لفظ آتے ہیں - تت - توم - اسی - تت سے مراد یہ ہے کہ جگت کا اُپادان اور نمت کارن ایشور ہی ہے - توم سے مراد ست گن والا جو تو ہے - اسی بمعنی ہونا - معنی یہ ہوئے کہ وہ ایشور تو ہے -

اعتراض - جیو الپگیہ اور ایشور سربگیہ ہے - اس لئے دونوں ایک نہیں ہوسکتے - پھر مہاواک میں یہ کیوں ذکر کیا گیا ہے ؟

جواب - یہ بات بہاگ تیاگ لکھشنا سے ثابت ہوسکتی ہے - یعنی ایشور کی مایا اُپادہی اور جیو کی اودیا اپادہی دونوں کو چھوڑ دیا جاوے تو یہ ارتھ

نکلتا ہے۔ کہ برہم ایک ہے اور اکھنڈ سچدانند روپ ہے۔ اور اُسی سے جہاداک کی مراد ہے۔ **مثال**۔ جس طرح ایک انسان کو کانشی میں دیکھکر پھر جب اُسے دوبارہ ہردوار میں دیکھا جاوے تو خیال گذرتا ہے کہ یہ وہ انسان ہے جسے کانشی میں دیکھا تھا۔ لفظ یہ اور وہ جو مقام اور زمانہ کا فرق ظاہر کرتے ہیں اُنسے چھوڑکر ایک اکھنڈ روپ برہم سے مراد ہے۔

سوال۔ دونوں کی اوپادھیوں کے تیاگ نیاگ کرنے میں جو لکھش بستو ثابت کیا گیا ہے اُسکا سروپ نربکلپ ہے یا بکلپ والا؟

جواب۔ چونکہ سوال میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ اعتراض تھا مگر بکلپ سروپ میں ہے یا نربکلپ میں۔ اس لئے جواب میں دونوں امور کھولے جاتے ہیں۔ یعنی اگر اعتراض نربکلپ میں ہے تو اعتراض فضول ہے۔ کیونکہ جس بستو کو نربکلپ جان لیا جاوے۔ اُس میں اعتراض کو کسی طرح گنجایش نہیں ہوتی۔ جس طرح بے زبان یہ بھی ظاہر نہیں کرسکتا کہ میں بے زبان ہوں۔ اور اگر اعتراض بکلپ میں ہے تو یہ بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بکلپ میں اور بکلپ نہیں ہوسکتا۔ جس طرح آدمی گھوڑے پر سوار ہوسکتا ہے۔ مگر اپنے اوپر آپ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح بکلپ کے اوپر اور بکلپ نہیں ہوسکتا۔ اسکو آتما آسرے دوش کہتے ہیں۔ اگر بکلپ دو ہیں تو یہ امر دریافت طلب ہوگا۔ کہ کون بکلپ کس کے سہارے پر ہے اسکو انوانیا دوش بولتے ہیں۔ جسطرح آدمی گھوڑے پر اور گھوڑا زمین پر اور اس سے تیسرا بکلپ اور پیدا ہوجاوے گا۔ جس میں چکر دوش آتا ہے۔ جس طرح درخت سے بیج اور بیج سے درخت

ہوتا رہتا ہے اور یہ کہنا محال ہو جاتا ہے کہ بیج اول تہا یا درخت - اور اگر چوتہا اور بکلپ مان لیا جاوے تو اُس میں ان اوستہا دوش آتا ہے - کیونکہ پھر چوتہے کے بعد پانچواں اور چھٹا سلسلہ ختم نہیں ہوتا - اسی طرح ذات اور کریہ اور گن اور دربیہ میں دوش آتے ہیں - مطلب یہ ہے کہ لکھش اُسی کا سروپ ہے - اُس سے جدا کچھ نہیں - اور بکلپ اور نربکلپ چیتن میں دونوں کلپت ہیں - غرض مہاواک کے ذریعہ جب ہم تت پد کا وچار کرتے ہیں تو اُسے شرون اور جب دلیلوں کیساتھ یقین کر لیتے ہیں - تو اُسے منن کہتے ہیں - اور شرون - منن کے بعد جب برتی برہم کا آکار ہو جاتی ہے اُسے ندہاسن کہتے ہیں - ندہاسن حالت میں دہیاتا - دہیان دہیہ تین برتیاں ہوتی ہیں - اور جب دہیاتا دہیان برتیاں مٹ جاتی ہیں تب فقط دہیہ برتی کو سمادہی کال کہتے ہیں - اور چت بھی اس طرح اچل ہو جاتا ہے جس طرح ہوا کے بغیر دیپک - گیتا میں بھی اسی طرح لکھا ہے -

سوال - جو وقت سمادہی میں گذرتا ہے - اس کا انبھو کسطرح ہوتا ہے ؟

جواب - جب سمادہی قایم نہیں رہتی جس طرح سکھوپت اوستہا کا گیان جاگرت میں ہوتا ہے -

سوال - جب برتی برہم کا سروپ ہو جاتی ہے - تو جو برتیاں بعد میں ہوتی جاتی ہیں اُن کو اکاگر کون کرتا ہے -

جواب - اس میں تین کارن ہوتے ہیں - ایک پُرشارتھ دوسرا ابھیاس - تیسرا پُوربہ کرم -

سمادھی کال کا پھل کیا ہے

دنیا کا آدیعنی شروع کوئی نہیں اور نہ جیو کا۔ اس لئے جیو کے کئے ہوئے وہ کرم جو لا انتہا جمع ہو گئے ہیں سمادھی کے لگانے سے تمام کے تمام ناش ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یوگی پُرش سمادھی کی تعریف میں سمادھی کو دہرم کی بارش کرنے والا بادل کہا کرتے ہیں۔ گویا سمادھی کے لگانے سے جب تمام طرح کی باسناؤں کا ناش ہو جاتا ہے۔ پھر پُن پاپ کا کارن بھی کوئی نہیں رہتا۔ اس صورت میں تتومسی مہاواک میں جب کوئی پرتی بندھ نہیں رہتا۔ تب اُس سے اپروکھش گیان حاصل ہو جاتا ہے۔

پروکھش اور اپروکھش گیان

جو جو پاپ اور پُن جان بوجھ کر کئے گئے ہیں۔ اُن کو پروکھش گیان اسطرح جلا دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو آگ۔ اور جب اپروکھش گیان ہو جاتا ہے۔ تو اگیان جو سنسار کا کارن ہے چت سے اس طرح ناش ہو جاتا ہے۔ جس طرح روشنی سے اندھیرا۔ گرنتھ پرتیک تت بیبیک سماپت ہوا۔ اگر کوئی پُرش اُسے اکاگر چت ہو کر بچارے تو جلد پرم پد کو حاصل کر لیتا ہے۔ فقط

گرنتھ پنچ بھوت ببیک

بھوتوں کے یعنی عنصروں کے ببیک اور بچار کرنے سے ست اور ادوتی رُوپ برہم کا گیان ہو جاتا ہے۔ **آکاش** - اس میں صرف شبد کا گُن ہے - جیسا کہ کسی جگہ زور کے ساتھہ چوٹ مار دیجاوے - تو اُسکی گونج خلا میں بھر جاتی ہے اور پھر اُسکی آواز دور تک سُنائی دیتی ہے - **بایُو** - اس میں شبد اور سپرش دونوں گُن پائے جاتے ہیں - مثلاً جب زور کی ہوا چلتی ہے - تو اُس میں سُرانا سا آواز آتی ہے - یہی اُس کا سپرش گُن ہے - مگر اُس کا ایسا سپرش نہ سرد کہلاتا ہے اور نہ گرم - آگ میں شبد سپرش اور رُوپ تین گُن پائے جاتے ہیں - بھک بھک ہو کر جو آواز سُنائی دیتی ہے وہ اُس کا شبد گُن ہے - سپرش گرم اور روپ پرکاش ہے - **جل** میں شبد - سپرش - روپ اور رس چار گن ہوتے ہیں - گرل گرل یا چرل چرل سی آواز اُس میں شبد گُن ہے - اور سپرش اُسکا سرد اور روپ سفید ہے - اور رس یعنی ذایقہ میٹھا ہوتا ہے - **پرتھوی** میں شبد - سپرش - روپ - رس - گندھ پانچ گن ملے ہوئے ہیں - کڑ کڑ سی آواز شبد گن ہے - اور سپرش کٹھن سا روپ نیلا وغیرہ اور رس یعنی ذایقہ تلخ - ترش وغیرہ قسم کا ہے - اور گندھ یعنی بُو پانچواں گُن ہے -

سوال - الگ الگ پانچوں عنصروں کے گن جتنے کہ تھے بیان ہو چکے ہیں - مگر یہ جاننے کے لئے کہ جس ذریعہ سے اُن کا گیان ہوتا ہے وہ ذریعہ کیا کیا

ہیں۔ اب اس کا بیان ہونا چاہیئے۔

جواب۔ گیان اندرے پانچ ہیں۔ اور وہی ہر ایک کے گیان کا ذریعہ ہیں۔ اندرے بظاہر دیکھنے میں استھول معلوم ہوتے ہیں یعنی شکل والے۔ مگر حقیقت میں ان کی شکل کوئی نہیں۔ یعنی سروپ سے سوکھشم ہیں۔ اب ان کے سوکھشم سروپ کو جاننے کے لئے سوائے اس کے کہ ان کے افعال کو دیکھا جاوے اور کوئی طریقہ ان کے گیان کا نہیں ہے۔ افعال بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک اندرونی اور دوسرے بیرونی۔ بیرونی افعال سے مراد یہ ہے۔ کہ آنکھہ روپ کو اور ناک اندرا بُو کو قبول کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ گویا جس طرح سے یہ ثابت ہے۔ کہ گیان اندرول کے بغیر کوئی بیرونی افعال ظاہر اور ثابت نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے اندرونی بھی۔ پس اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب آنکھہ اندرا روپ دیکھنے کا کام کرتا ہے اسی کام سے آنکھہ اندرے کا گیان ہو جاتا ہے۔ اور بُو کو قبول کرنے سے ناک اندرے کا گیان۔ اور پھر اسی طرح سے اندرونی افعال سے ہی گیان اندروں کی پہچان ہو جاتی ہے۔ مثلاً جب کان کو بند کیا جاوے تو آواز شنائی دیتی ہے۔ اور جب پیٹ میں کھانا جاوے تو اُس سے سپرش معلوم ہو جاتا ہے۔ اور جب آنکھہ کو بند کیا جاوے تو اندھیرا۔ اور جب کھانے کے بعد ڈکار لینے کا موقع ہو۔ تو اُس سے ذایقہ اور بُو دونوں کا گیان ہو جاتا ہے۔

کرم اندروں کا فعل

منہ ہاتھہ پاؤں گُدا یعنی مقعد اور عضو تناسل یہ پانچ کرم اندرے ہیں۔ مُنہ

سے بات چیت ہاتھوں سے پکڑنیکا اور پاؤں سے چلنے کا کام ہوتا ہے۔
اور مقعد سے مادہ خارج ہوتا ہے۔ اور عضو تناسل سے پیشاب۔ گویا دنیا کی
تمام قسم کے کاروبار خواہ وہ متعلق کھیتی کے ہوں خواہ بیوپار کے وہ سب
کے سب کرم اندروں کے متعلق ہیں۔ گیان اندرے جن کا ذکر پہلے کیا گیا
ہے اور کرم اندرے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان کا روپ استھول نہیں
ہے۔ یعنی ہاتھ اندر ہاتھوں سے الگ اور سوکھشم روپ ہے اور پاؤں اندرا
پاؤں سے الگ ہے۔ گویا ہاتھ پاؤں وغیرہ کرم اندرے اور آنکھ کان وغیرہ
گیان اندرے جن کی شکل دیکھتے ہیں استھول دکھائی دیتے ہیں۔ اور بذات خود
اندرے نہیں ہیں۔ فقط اندروں کے رہنے کا مقام ہے۔ اب یہ جاننا چاہئے
کہ من بھی ایک اندرا ہے جو دسوں اندروں کے علاوہ ہے۔ اِس لئے اِسے
گیارہواں اندرا کہتے ہیں۔ اور اس کے رہنے کا مقام ہردے کنول ہے۔
جسے انتھہ کرن بھی کہا جاتا ہے۔ چونکہ من کا کوئی فعل بشرطیکہ وہ بیرونی ہو
اندروں کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے من کا اندروں کے ساتھ
تعلق بنا رہتا ہے۔ مگر اس لحاظ سے کہ جب کوئی کام کسی اندرے کے ذریعہ کیا
جاوے۔ وہ اس کا مطلب سمجھنے سے عاجز ہوتا ہے۔ یعنی من کے شامل
ہوئے بغیر کوئی اندرا بھی ایسا نہیں ہے جو بذات خود کسی بات کی حقیقت
کو جان سکے۔ اس لئے من کو جس میں تمیز کا کام پایا جاتا ہے۔ اسے
دسوں اندروں کا راجہ کہا جاتا ہے۔ اور اندروں کو اس کے ماتحت۔

من کا گنوں سے بدل جانا

جب ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے۔تب ویراگیہ۔کہشما۔اودارتا اور سنتوکھ وغیرہ کے کام ہوتے ہیں۔اور جب رجوگن کے ماتحت ہوتا ہے۔تب کام اور کرودھ وغیرہ کے اور جب تموگن کا وقت آتا ہے تب سُستی اور خواب کی حالت بیں زیادہ تر غافل رہتا ہے۔ست گن کی حرکت سے نتیجہ پُن کا اور رجوگن سے پاپ کا ہوتا ہے۔مگر تموگن کی حرکت سے کچھ بھی نتیجہ نہیں ہوتا۔یعنی جسقدر وقت تموگن میں صرف ہوتا ہے وہ لا حاصل اور کسی مطلب کا نہیں ہوتا۔غرض متذکرہ بالا طریقہ میں جسے یہ خودی ہوتی ہے کہ تمام افعال کا کرنیوالا میں آپ ہی ہوں اُسی کو جیوآتما کہتے ہیں۔شبد اور سپرش وغیرہ گنوں سے ملے ہوئے وہ تمام افعال اور سوکھشم اندرے جن سے کہ وہ افعال جانے جاتے ہیں۔اُن سب کا کارن پانچوں بھوت ہی ہیں۔اگر کوئی یہ اعتراض کرے۔کہ سوکھشم اندرے تو دکھائی نہیں دیتے اس لئے وہ بھوتوں کا کارج نہیں ہیں۔تو اسکے جواب میں فقط یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس بات کا پرمان شاستروں میں موجود ہو اس میں اور اعتراض کو گنجایش کیا ہے۔پس یہ تمام دنیا جہانتک وید و شنید میں آتی ہے وہ تمام پانچوں بھوت اور تینوں گُن کا ہی کارج یعنی فعل ہے۔اسکی تائید میں چہاندوگیہ اوپنشد کے پرمان کو دیکھنا چاہئے جہاں یہ پایا جاتا ہی کہ جب اودہالک نے سویت کیتو کو سمجھایا تو فقط یہ کہکر کہ یہ جگت جو نظر آتا ہے جگت کے ہونے سے پہلے فقط ادوتی رُوپ برہم تھا +

سوال۔ یہ جگت کہکر لفظ (دیہہ) سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ جو جو بات کسی انمان کے دوارا ثابت ہوتی ہے یا کسی شاستر کے دوارا یا من سمیت گیارہ اندروں کے دوارا۔ وہی سب کچھہ لفظ (دیہہ) سے مراد ہے +

سوال۔ ادوتی روپ برہم کا سروپ کیا ہے؟

جواب۔ جس میں سجاتی وجاتی اور سوے گت بھید پایا نہیں جاتا۔ مثلاً ایک درخت کے ساتھہ دوسرا درخت اُس کے سجاتی بھید کو ظاہر کرتا ہے۔ برہم سے الگ دوسرا برہم اور نہیں ہے۔ اس لئے اس کا کوئی سجاتی برہم نہیں ہے۔ جس طرح پتھر اور درخت کی قسم میں وجاتی بھید پایا جاتا ہے اس طرح بھی برہم میں بھید نہیں ہے۔ کیونکہ برہم میں جگت کبھی ہُوا ہی نہیں۔ یا جس طرح ایک تخم سے درخت اپنی شاخ ٹہنیوں اور پتوں میں پھیلا ہُوا اپنے سوی گت بھید کو ظاہر کرتا ہے برہم اس طرح سے بھی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نردیو ہے۔ ناستک لوگ جو (یعنی مراد بُدھ مذہب سے ہے) جگت اوتپتی کی پہلی حالت کو است روپ یعنی شون مانتے ہیں۔ برہم کی صفات کو سُنکر اسطرح گھبرا جاتے ہیں جس طرح سمندر میں ڈوبے ہوئے کی آنکھیں۔ کیونکہ ادوتی رُوپ برہم کو جاننے کے لئے نربکلپ سمادھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے اسپرش یوگ بھی کہتے ہیں۔ مگر بھید بادی لوگ اُسے نہایت خوف کی جگہ خیال کرتے ہیں۔ جیساکہ سوامی گوڈپاد آچاریہ نے بھی لکھا ہے۔ کہ جس طرح کسی ویران جگہ میں یعنی خالی جنگل میں کوئی چیز بھی خوف دکھلانیوالی نہیں ہوتی

مگر نادان لوگ اُس سے نہایت خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بھید بادیو کو نربکلپ سمادھی سے خوف رہتا ہے۔ اور سوامی شنکراچارج نے بھی بھید بادیوں کی نسبت اس طرح لکھا ہے کہ وہ لوگ خالی باتوں ہی باتوں میں چتر کہلانے والے ہیں۔ اور اچنت بستو سے نہایت بھولے بھٹکے رہتے ہیں اور وید اور شاستروں کو نہ جان کر آتما کو شون بیان کرتے ہیں۔ چونکہ اُن کے مت میں آتما کو شون کہا گیا ہے۔ اس لئے شون میں جو اعتراض ہو سکتے ہیں۔ بطور سوال و جواب کے اُسے درج کرتے ہیں۔

سوال۔ آتما شون ہے؟

جواب۔ لفظ (شون) سے مراد نیستی اور لفظ (ہے) سے مراد ہستی کی ہے اس لئے نیستی اور ہستی یعنی دونوں متضاد لفظ ایک موقع پر استعمال نہیں ہو سکتی جیساکہ اندھیرا اور روشنی یکجا نہیں ہو سکتے۔

سوال۔ یہ اعتراض آپ کے بچن میں بھی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جو جگت اوتپتی کے بعد نظر آتا ہے آپ یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ وہ پہلے تھا ہی نہیں۔ پس جب اُس کا ہونا تسلیم کرو گے تب اُسکو ست کہنا پڑیگا۔ اور ست مان کر اس میں دو اعتراض ہو جاتے ہیں۔ اول یہ کہ جگت جو سروپ سے متھیا ہے اگر وہ اوتپتی سے پہلے بھی موجود تھا تو اُس کا ست کے ساتھ کوئی سمبندھ یعنی تعلق ضرور ہوگا۔ اگر اس بات کو مان لیا جاوے کہ ست کا است سے تعلق ہے تو یہ اسی طرح ناممکن ہو جاتا ہے جیساکہ کوئی یہ کہے کہ اندھیرے کا روشنی سے تعلق ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے

کہ اگر است جگت کا ست سے تعلق نہیں تو پھر یہ ضرور ہے کہ جگت اپنے روپ سے آپ ست بھی ہے اور است بھی ہے۔ مگر اسکو تسلیم کرنے سے بھی وہی اعتراض آتا ہے۔ یعنی ایک ہی چیز ست است دو رُوپ کبھی نہیں ہوسکتی؟

جواب - ہمارے بیان کرنیکا یہ مطلب ہی نہیں کیونکہ اگر ہم یہ بیان کرتے کہ برہم اور جگت دو ہیں۔ اور دونوں میں جو بھید ہے وہ سچا بھید ہے۔ تب یہ اعتراض بھی ہوسکتا ہے۔ مگر یہاں تو یہ کہا گیا ہے۔ کہ نام روپ جگت کا بھید برہم میں کلپنا ماتر بھید ہے۔ اور ایسے بھید کا کارن بھی برہم نہیں مایا ہے۔ پس اگر آپ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ نام روپ جگت کلپنا ماتر ہے۔ مگر برہم میں نہیں شُون میں ہے۔ تو اس سے ہمارا بھی اتفاق ہے کیونکہ صرف بیان کرنیکا فرق ہے۔ مطلب وہی ہے۔ یعنی جگت کا کارن مایا ہے +

سوال - اگر نام روپ جگت کا بھید آپ نے کلپت بھید سمجھا ہے۔ تو برہم بھی ایک نام ہے۔ گویا برہم خود کلپت اور است ہے؟

جواب - یہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو شے فقط کلپنا ماتر ہوتی ہے۔ وہ آپ سے کسی جدا پدارتھ میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیپ میں روپا کی کلپنا۔ اسلئے نہ برہم کی کلپنا برہم میں ہوسکتی ہے اور نہ جگت میں۔ کیونکہ جگت خود کلپنا ماتر ہے۔ اور نہ شُون میں۔ کیونکہ شُون کوئی بستو نہیں ہے۔ پس برہم کی نسبت کلپنا کا سوال پیدا نہیں ہوسکتا +

سوال - ادوتی روپ برہم میں کال یعنی زمانہ کوئی نہیں ہے - مگر آپ کے اس بیان کرنے سے کہ جگت کی پیدائش سے اول کیول ست برہم تہا - لفظ اول سے زمانہ ثابت ہوجاتا ہے ؟

جواب - دوئی کے بغیر اُپدیش نہیں ہوتا - اس لیئے زمانہ کا اعتراض اُٹھانا فضول ہے - البتہ ادوبت حالت میں نہ کوئی زمانہ ثابت ہوتا ہے اور نہ کوئی اُپدیش کے سُننے والا جیساکہ بششٹ جی نے بھی فرمایا ہے - کہ ادوتی روپ برہم جو نسچل اور گہرا ہے - اُس میں نہ تو پرکاش ہے اور نہ اندھیرا - اور نہ کوئی نام اور روپ جگت ہے - اور نہ نام روپ کو دور کیئے بغیر یعنے متھیا جاننے بغیر کوئی اُسے پراپت ہوسکتا ہے +

سوال - (نیائیک) تمام جگت کو متھیا بیان کرنے سے اکاش بہی متھیا ثابت ہوگا جو حقیقت میں متھیا نہیں ہے - اس لئے اس کا کیا جواب ہوسکتا ہے ؟

جواب - جس طرح چاروں بھوتوں کو متھیا جانکر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آکاش باقی ست رہ جاتا ہے - حالانکہ اسکی کوئی دلیل نہیں - اسی طرح آکاش کو بھی متھیا مان لیا جاوے - تو کیا یہہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ جہاں آکاش بہی نہیں وہاں ست روپ برہم رہجاتا ہے -

سوال - آکاش سے مراد خالی وستو کی ہے جو جگت کے پدارتھوں بغیر بھی ظاہر دکھائی دے رہا ہے - اسلیئے چاروں عنصروں بغیر آکاش کا سمجھہ میں آنا مشکل امر کسی طرح بھی نہیں +

جواب۔ نیائیک مت کے مطابق تو آکاش دکھائی دینے والا پدارتھ نہیں ہے۔ پھر اُس کا دکھائی دینا کیوں بیان کرتے ہو۔ اور جگت کے پدارتھوں بغیر یا تو اندھیرا نظر آتا ہے یا چاندنا۔ پھر آکاش جو نظر آتا ہے وہ کیا کچھ نظر آتا ہے؟

سوال۔ کیا کسی شے کے نہ دکھائی دینے سے اُس شے کا ابھاؤ ہو سکتا ہے؟ بالفرض اگر مان بھی لیا جاوے تو آپ کے مت کے مطابق برہم کا بھی ابھاؤ ہو جاویگا۔ کیونکہ وہ بھی دکھائی دینے والا پدارتھ نہیں ہے؟

جواب۔ اگرچہ برہم دکھائی دینے والا پدارتھ نہیں ہے تاہم جسے اُسکا نسچے ہوتا ہے اُسے اُس کا انُبھو بھی ہوتا ہے۔ یہی اُس کا دیکھنا ہے +

سوال۔ پھر شُون کا کیوں کھنڈن کرتے ہو؟ کیونکہ چُپ چاپ ہو کر بیٹھنے سے سوائے شُون اور کسی بات کا انُبھو نہیں ہوتا۔ یہی اُس کا دیکھنا ہے۔

جواب۔ یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کیونکہ چُپ چاپ کے معنی سمادھی کے ہیں اور سمادھی کی تعریف یہ ہے کہ اُس وقت کسی بات کا بھی گیان نہیں رہتا۔ پھر شُون کا انُبھو کس طرح ہو سکتا ہے +

سوال۔ سمادھی کے وقت برہم کا گیان بھی نہیں ہوتا۔

جواب۔ جس طرح اور پدارتھوں کا گیان من کی برتی دوارا ہوتا ہے برہم کا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سوے پرکاش ہے۔ اس لئے اُس کے پرکاش کے لئے برتی کی ضرورت نہیں۔ شُون جس کے معنی کچھ بھی نہیں۔ وہ چُپ چاپ یعنی سمادھی کے لگانے سے کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے۔ یعنے نہیں ہو سکتا۔ اور چیتن آتما تو مایا کے سنکلپ بغیر بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ

من کے سنکلپ بغیر ساکھشی آتما کا ہوناان بھو ہو رہا ہے +

سوال - مایا کسے کہتے ہو؟

جواب - انربچنی کو - جو فقط اپنے فعل سے یعنی اپنے کارج سے معلوم ہو جاتی ہے - مگر مایا شکتی اگرچہ برہم کی شکتی ہے - تاہم بھی وہ اُس سے جُدا پائی جاتی ہے - جیساکہ آگ اور اُس میں جلانا آگ کی شکتی ہے - اور وہ آگ سے جُدا ہے - غرض شکتی کا سروپ شکتی والے سے جدا رہتا ہے - اسی طرح برہم سروپ سے ست ہے - اور مایا یعنی اُسکی شکتی سروپ سے ست نہیں ہے +

سوال - (نیائیک) اس بات سے ہمکو بھی اتفاق ہے - کہ شکتی والے کا سروپ شکتی سے الگ ہوتا ہے - مگر اس بات سے کہ شکتی سروپ سے انربچنی ہے - اتفاق نہیں ہے - اس لئے ہم ست سے جُدا اُسے شون یعنی خلا کہتے ہیں؟

جواب - شون بمعنی خلا گویا شون کو آپ نے بھی مایا کا فعل سمجھا ہے - اسلئے مایا کو شون نہیں کہہ سکتے - یعنی نہ مایا کو شون کہا جا سکتا ہے اور نہ اشون - گویا جسے نہ ست کہا جاوے - اور نہ است - اُسے خود بخود یہی کہنا پڑیگا - کہ وہ انربچنی ہے - شرتی پرمان سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے -

شرتی ارتھ - یعنی اُدپتی سے پہلے جگت نہ ست تھا - اور نہ است - فقط اندھکار یعنی اگیان روپ تھا - اگیان اور مایا ایک ہی بات ہے - بدیں صورت مایا میں جو جو شکتی پائی جاتی ہیں وہ مایا کی نہیں - کیونکہ مایا میں شکتی چیتن کے سمبندھ بغیر نہیں ہوتی - اس لئے مایا کے سمبندھ سے برہم کے

دو روپ نہیں ہو سکتے۔ یعنی وہ فقط ادوتی روپ ہے۔ جیساکہ پُرش اپنی طاقت کے سبب دو نہیں ہو سکتا۔ فقط ایک ہی ہے +

سوال۔ ہم شکتی کو جُدا خیال کرتے ہیں۔ اور انسان میں بھی انسان کی شکتی کو جُدا پاتے ہیں۔ کیونکہ شکتی یعنی طاقت کے بڑھ جانے سے انسان کی زندگی بڑھ جاتی ہے۔ اور اسکی کمی سے زندگی کم ہو جاتی ہے ؟

جواب۔ زندگی بڑھانے میں خود شکتی اس بات کا کارن نہیں ہے بلکہ شکتی کے کام +

سوال۔ اس طرح بھی برہم میں جدائگی آسکتی ہے ؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ شکتی کا فعل ست کبھی نہیں ہوتا +

سوال۔ کیا شکتی روپ مایا برہم کے کسی ایک حصہ میں بیاپک ہے ؟ یا برہم میں تمام جگہ ؟

جواب۔ اس سوال کے اُٹھانے سے آپکا مطلب کیا ہے ؟

سوال۔ مذکورہ بالا بیان میں ہمیں دو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ اگر مایا برہم کے تمام علاقہ میں بیاپک ہے۔ تو مُکت پُرش شدہ برہم کے ساتھ کس طرح ابھید ہو سکتا ہے۔ دویم یہ کہ اگر مایا اُس کے کسی حصہ میں بیاپک ہے تو برہم جو دیس رہت کہلاتا ہے اُسے دیس والا کہنا پڑیگا ؟

جواب۔ دیس اور کال کی جو کلپنا کیجاتی ہے وہ کلپنا مایا ماتر ہے۔ یعنی حقیقت میں برہم دیس والا نہیں ہے۔ البتہ سمجھانے کے طریق میں جیساکہ شُرتی اور سمرتی اور پُرانوں میں لکھا ہُوا ہے۔ اُس کا بیان کرتے ہیں۔

مایا برہم کے ایک حصہ میں ہے تمام میں نہیں۔ جسطرح گھڑا مٹی کے کسی ایک حصہ میں ہوتا ہے تمام میں نہیں۔ یعنی جہاں ریتلی زمین ہوتی ہے وہاں نہیں ہوتا۔ ایک شرتی میں جگت کو چوتھائی حصہ میں اور دوسری میں دسویں حصہ میں۔ اسی طرح گیتا اور بیاس سوتروں میں بھی برہم کو جگت سے بہت بڑا بتلایا ہے۔ غرض ایسی تحریروں سے نتیجہ یہ نہیں ہے کہ برہم اسقدر اور جگت اسقدر ہے۔ نفقا یہ کہ برہم میں مایا بیشمار شکلوں کو دکھلا رہی ہے۔ جس طرح ایک دیوار پر بہت سی تصویروں کے ہونیکا باعث ایک رنگ ہی ہوتا ہے +

سوال۔ آہر اروپ برہم میں جسقدر یہ دنیا نظر آتی ہے اگرچہ وہ مایا کارن سے نظر آتی ہے تاہم اُسکی پیدایش کو سلسلہ وار بیان کرو۔ تاکہ برہم کی ہستی پر بخوبی غور ہو سکے +

جواب۔ سب سے اوّل آکاش کی کلپنا ہوئی۔ مگر وہ بھی نام روپ سے خالی نہیں ہے۔ یعنی آکاش ایک پول کا نام ہے اور شبد اُس کے گُن کا۔ مثلاً خلا یعنی آکاش جو ہمیں ظاہرا دکھائی دیتا ہے۔ لفظ (ہے) سے مراد ست برہم کی ہے جسکی تشریح کتاب کے شروع میں بھی کی گئی ہے۔ غرض آکاش کے ہونے سے دو امور ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یعنی آکاش سے مراد پول کی اور ہے سے مراد ست روپ برہم کی۔ گویا پول یعنی آکاش ست روپ برہم میں کلپنا ماتر ہے مگر عام خیال اس کے برعکس پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر کوئی ستتا کو آکاش کی ستتا بیان کرتا ہے نہ کہ ستا میں آکاش۔ اسلئے اسکو اُلٹا بھرم کہتے ہیں۔ گویا جس مایا شکتی نے ست روپ برہم میں آکاش کی کلپنا کرائی ہے۔ اُسی نے یہ مغالطہ

بھی کرادیا کہ ستا میں آکاش نہیں ہے بلکہ آکاش کی ستا ہے اور پھر یہانتک کہ پنڈت لوگوں میں نیائیک مت والوں کو بھی مغالطہ ہو رہا ہے۔ اسلئے بطور سوال وجواب کے نیاہئے مت کی تردید بیان کیجاویگی۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

سوال۔ کس طرح کلپنا روپ آکاش اور برہم میں جدائگی پائی جاتی ہے؟

جواب۔ اول تو یہ کہ آکاش اور برہم کا نام بھی الگ الگ ہیں اور اُن کا گیان بھی الگ الگ۔ اور دوسرا یہ کہ آکاش کو نہ تو بایو میں بیاپک دیکھتے ہیں اور نہ آگ میں۔ یعنی آکاش آپ سے جُدا کسی پدارتھ میں بیاپک نہیں ہے۔ مگر ست رُوپ آتما سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ پس ایسے گیان کو بھید گیان کہتے ہیں۔ یعنی پدارتھوں سے جدا جاننے والا گیان۔ اور بباعث اس امر کے کہ وہی سب جگہ بیاپک پایا جاتا ہے سب کا ادھشٹان بھی ہے۔ اور آکاش بھی اُسی کے سہارے پر ہے۔ اور اُسی میں کلپت یعنی ست سے جدا کچھ بھی نہیں ہے +

سوال۔ آکاش ست سے جدا اور پول روپ ہے؟

جواب۔ ست سے جدا جو کچھ نظر آتا ہے وہ ست کبھی نہیں ہو سکتا یعنی است ہوتا ہے۔ اور است یعنی کچھ نہیں +

سوال۔ بانجھ عورت کا پوُتر است کی مثال میں آسکتا ہے۔ مگر آکاش نہیں کیونکہ وہ ظاہرا دکھائی دیتا ہے؟

جواب۔ اس موقع پر است سے مراد متھیا کی ہے۔ اس لئے مایا کو انربچنی کہتے ہیں

سوال۔ آکاش اور ستا اکٹھے پائے جاتے ہیں۔ اس سئے ان میں فرق کیوں بتلاتے ہو؟

جواب - نیائیک مت میں جاتی اور دربیہ کو جو اکٹھے رہنے والے ہیں - جدا جدا بیان کیا گیا ہے - جیسا کہ جیو اور جسم کو جُدا جُدا - حالانکہ وہ اکٹھے رہنے والے ہیں - گویا آپ اپنے مت کی خود تردید کرتے ہو +

سوال - نیائیک مت کے حوالہ سے تو بیشک ہم قایل ہو جاتے ہیں - مگر دل میں اس بات کا کہ آکاش اور ستا الگ الگ ہیں یقین نہیں آتا!

جواب - اِس کا باعث یا یہ ہے کہ دل اعتراضوں سے خالی نہیں رہتا - یا یہ کہ چیت کو ایکاگر ہونے کی یعنی دل کو یکسو ہونے کی عادت نہیں ہوتی ہے - دل کا یکسو ہونا تب تک دشوار امر ہوتا ہے جبتک دھیان لگانے کی عادت نہ کیجاوے - اور اعتراض تب تک رفع نہیں ہوتا جبتک شاستر پرمانوں اور معقول دلیلوں کو بغور نہیں لیا جاوے - غرض جب خیالات یکسو ہو جاتے ہیں - تب یہ گیان خود بخود پیدا ہو جاتا ہے کہ چیتن اور آکاش ایک نہیں ہو سکتا - اور یہ بھی کہ چیتن ست روپ ہے اور آکاش اُس میں متھیا - بلکہ یہانتک کہ جو لوگ آکاش کو ست مانتے ہیں اُن کی طرف دیکھکر حیرانی محسوس ہوتی ہے +

سوال - اگر مایا برہم کے کسی حصہ میں بیاپک ہے تو کیا آکاش جو مایا سے پیدا شدہ ہے مایا کے برابر بیاپک ہے - یا اُسکے کسی حصہ میں؟

جواب - اُس کے کسی حصہ میں اسی طرح بایو آکاش کے کسی حصہ میں اور آگ بایو کے کسی حصہ میں وغیرہ وغیرہ +

سوال - جس طرح آکاش کی بابت ببیک کیا گیا ہے - بایو اور آگ کی بابت بھی ہونا چاہئے؟

جواب - بایو میں اجتماع بھی تین صورتوں کا ہے - اور اُس کے فعل بھی تین قسم کے ہیں - مثلاً ایک فعل اُس میں سرد گرم ہو جانیکا ہے - دوسرا تیز رَو چلنے کا تیسرا اشیاء کو سوختہ کرنیکا - اور تینوں کا اجتماع فقط یہ کہ ست پن - متھیاپن اور شبد گُن سے بایو ملی ہوئی ہے - اب اگر ببیک اور وچار کے ذریعہ سے دیکھا جاوے تو بایو بذات خود کوئی شے ثابت نہیں ہوتی - کیونکہ اُس میں ست پن برہم کا ہے - متھیاپن مایا کا اور شبد آکاش کا +

سوال - ایک طرف آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ آکاش کسی اور بھوت میں بیاپک نہیں ہے - اس لئے دونوں میں کس کو راست سمجھنا چاہیئے ؟

جواب - دونوں کو - کیونکہ آکاش میں شبد یعنی آواز اور پول یعنی خلا دونوں روپ پائے جاتے ہیں - پول روپ یعنی خلا سے وہ کسی اور میں بیاپک نہیں ہے - اور شبد روپ سے سب جگہ +

سوال - جس طرح بایو کا روپ ست برہم سے جدا پایا گیا ہے اُسی طرح مایا سے کیوں جدا نہیں ہے - حالانکہ برہم کی طرح مایا کا بھی کوئی روپ نہیں ہے ؟

جواب - جس طرح بایو متھیا ہے اسی طرح مایا بھی - مایا کارن اور بایو اُس کا کارج ہے - اس صورت میں دونوں میں جدائگی کبھی نہیں ہو سکتی +

سوال - مایا اور بایو باوجود متھیا اور کارن کارج ہونے کے بھی مایا اروپ ہے یعنی اُسکی کوئی شکل نہیں ہے - اور بایو روپ والا - اسلئے یہ اختلاف کس لئے ہے

جواب - اس سوال کا اب موقع نہیں ہے - کیونکہ بچار ست اور اسست کی چلی ہوئی ہے - اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بایو میں جو ست پن ہے جس سے

مراد برہم کی ہے۔ اور باقی سب کلپنا ماتر۔ اسی طرح (آگ) کی کلپنا بایو میں ہوئی ہے۔ کیونکہ آگ بایو سے دس حصہ کم ہے اور آگ میں پرکاش اور گرمی اُس کا اپنا سروپ ہے۔ اور ست پن برہم کا۔ متھیاپن مایا کا اور شبد آکاش کا ہے۔ اور (جل) جو آگ کے دسویں حصہ کے برابر ہے اُسکی کلپنا آگ میں کی گئی ہے۔ جل میں اُس کا اپنا گُن رس یعنی ذائقہ ہے اور شبد آکاش کا سپرش بایو کا اور روپ آگ کا۔ پرتھوی میں گندھ اوسکا اپنا روپ۔ شبد آکاش کا۔ سپرش بایو کا اور روپ آگ کا اور رس جل کا ہے۔ مگر خود جل سے دس حصہ کم ہے۔ اس لئے اُسکی کلپنا جل میں کی گئی ہے۔ اور ست پن اور متھیاپن بشرح صدر۔ لہٰذا انسان کو واجب ہے کہ تمام بھوتوں میں جو کچھ کہ اُن کا روپ اور اُن کی کریا دکھلائی دیتی ہے اُسے متھیا جان کر چھوڑ دیوے اور فقط اُن میں ست تتو کا ان بھو کر لیوے۔ برہمانڈ جس میں چودہ لوک کی آبادی ہے اُس تمام آبادی کے لحاظ سے زمین اُس سے دس گُنا زیادہ ہے +

سوال۔ جو سلسلہ اوپر بیان کیا گیا ہے اُس میں کوئی شاستر پرمان بھی ہے یا نہیں

جواب۔ پُرانوں میں اسی طرح لکھا ہے۔ چونکہ تمام سلسلہ جو کہ بیان کیا گیا ہے برہم میں کلپنا ماتر ہے۔ اس لئے چودہ لوک اور اُسکی آبادی کو جب ست برہم سے جدا اور متھیا جان لیا جاوے تو ادویت سروپ برہم میں کوئی ہانی یعنی کمی واقع نہیں ہوتی اور نہ اُس بُدھی کا جو برہم میں لگی ہوئی ہے کبھی ناش نہیں ہوتا ہے +

سوال۔ جب اسّت پداتھوں کو ست نسچے کیا جاوے تو کیا وہ سروپ سے ناش ہو جاتے ہیں؟

جواب۔ نہیں فقط اُس سمجھہ کا ناش ہو جاتا ہے جو اسّت یں ست ہو رہی تھی۔
سوال۔ آپ برہم کو ست اور ادوتی روپ بتلاتے ہیں۔ مگر سانکھ اور نیائے مت والے ایسا نہیں مانتے۔ پھر آپ اونکی رائے کا کھنڈن کیوں نہیں کرتے ہو
جواب۔ بوہارک بھید یعنی دنیاوی کاروبار میں جو ایک دوسرے کو الگ الگ جاننا چاہئے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اسلئے ان متوں کے کھنڈن کی ضرورت نہیں
سوال۔ نیایک اگر بھید یعنی دویت مت کسی پرمان کے ذریعہ ثابت ہوتا ہو تو کیا آپ پھر بھی اُسے قبول نہیں کرینگے؟
جواب۔ اس موقعہ پر ہم اور کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھتے سوائے اسکی کہ جس طرح آپکو ادویت مت سے نفرت آتی ہے ہمیں دویت سے رہتی ہے
سوال۔ اس قسم کے جواب سے حاصل کیا ہوتا ہے۔ یعنی یہ جواب بمعنی جواب ہے
جواب جسقدر دویت مت سے نفرت کیجاوے ادویت میں بشواس زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو جیون مُکتی اور بدیہ مُکتی کا کارن ہے۔ اور یہی اس میں پرم لابھ ہے۔ اور اسکی تائید گیتا پرمان سے ہی ہوتی ہے۔ یعنی لکھا ہے کہ اسے ارجن ہم نے جو اُپدیش برہم گیان کا کیا ہے۔ اگر اُسے کوئی آدمی انت کال میں بھی جان لیوے تو وہ برہم کو پراپت ہو جاویگا +
سوال۔ انت کال سے کیا مراد ہے؟
جواب۔ عام لوگ تو اُس وقت کو انت کال تصور کرتے ہیں جب جسم سے پران الگ ہو جاویں۔ اور گیانی لوگ اُس وقت کو جب اُن کی نظر میں سوائے ستی روپ برہم کے باقی تمام جگت ناش روپ معلوم ہوتا ہے۔

اگرچہ معنے اول بہی غلط نہیں ہیں۔ مگر جس مہاپُرش کی نظر میں سوائے برہم کے باقی تمام کچھہ ہیچ نظر آتا ہے اُسکے پران خواہ بحالت بیماری یا کسی اور طرح نکل جائیں اُسکو پھر جنم یعنی آواگون نہیں ہوتا +

سوال۔ پران نکلنے کے وقت ہوش وحواس قایم نہیں ہوتے پھر اُسکو کوئی گیان بہی نہیں رہ سکتا۔ اس لیئے اُسکا دوسرا جنم بھی ضرور ہوگا؟

جواب۔ گیان کا ناش کبھی نہیں ہوتا جیساکہ طالبعلم جو رات کے وقت سوجاتے ہیں۔ صبح اُٹھکر اُن کا علم ناش نہیں ہوتا۔ اسی طرح جو گیان شاستر پرمانوں سے حاصل ہوچکا ہے اُس کا ناش نہیں ہوتا۔ اور شاستروں میں ویدانت شاستر کا پرمان مقدم ہے۔ گرنتھ بہوت ببیک جو برہم گیان کی پراپتی کا کارن ہے۔ ایک سو نو شلوک میں سماپت ہُوا +

پانچوں کوش ببیک

کوشوں کے ببیک سے گوپھا میں استت برہم کا گیان ہوجاتا ہے +

سوال۔ گوپھا کسے کہتے ہو؟

جواب۔ جسم اور جسم کے بیچ پران اور پرانوں میں من اور من کے بیچ بدھی اور بدھی میں انندمئی کوش ہے۔ اس تمام کا نام گوپھا کہا گیا ہے۔ جس سے مراد پانچوں کوش کی ہے +

اَن مئی کوش

آن یعنی غلہ سے جسم کی پرورش ہوتی ہے - اور غلہ سے بیرج یعنی نطفہ کی صورت بھی بنجاتی ہے - اور پھر نطفہ سے تشکل جسم - اس لئے جسم کو آن مئی کوش کہتے ہیں +

سوال - جسم کو آتما کس لئے نہیں مانتے ہو؟

جواب - اس لئے کہ اس سے شانتی پراپت نہیں ہوتی - مثلاً جو جو تکالیف اور آرام جسم کے تعلقات سے پیدا ہوتے ہیں اگر وہ کسی کرموں کا پھل نہیں ہیں یعنی سابقہ جنموں کا - تو دل میں سوائے بیقراری کے شانتی کس طرح آسکتی ہے - اور آیندہ نیک کاموں کی ضرورت کس طرح محسوس ہو سکتی ہے جبکہ موت کے بعد جسم کچھہ بھی نہیں رہتا - اس لئے جسم آتما نہیں ہے +

پران مئی کوش

پران بھی جو پون روپ سے تمام جسم میں بھرا ہُوا ہے آتما نہیں ہے - کیونکہ سروپ سے جڑھ ہے - یعنی چیتن نہیں ہے +

من ومئی کوش

جسم کے بیچ جیسے یہ خودی رہتی ہے - کہ یہ میرا لڑکا ہے اور یہ میری استری ہے - اوسی کو من کہتے ہیں - مگر وہ بھی آتما نہیں - کیونکہ سروپ سے جڑھ ہے +

بگیان مئی کوش

چیتن کے عکس بسمیت بدھی کو گیان مئی کوش کہتے ہیں۔ مگر وہ بھی آتما نہیں ہے۔
کیونکہ سکھوپت میں اُس کا ناش اور جاگرت میں اُدبھی ہو جاتی ہے +

سوال۔ من اور بدھی جو ایک ہی انتہ کرن کے فعل کا نام ہے اُس سے دو کوش کس طرح
بیان کئے گئے ہیں؟

جواب۔ دونوں کے فعل الگ الگ ہیں۔ یعنی جب سنکلپ بکلپ پیدا ہونے لگتے
ہیں اُسے من اور جب کسی بات میں یقین ہو جاتا ہے اُسے بُدھی کہتے ہیں +

آنند مئی کوش

جاگرت کی حالت میں جہاں کرمن اور پاپوں کا پھل پراپت ہوتا ہے۔ اُسی بھوگتی
بھوگتے جب پھل ختم ہو جاتے ہیں جاگرت سے سکھوپت کی حالت ہو جاتی ہے۔
اور چت کی برتیاں جن میں چیتن کا عکس شامل رہتا ہے فوراً بیرونی کاموں سے
ہٹ کر اودیا میں چلی جاتی ہیں۔ اسی کا نام آنند مئی کوش ہے۔ مگر وہ بھی آتما نہیں۔
کیونکہ سکھوپت کی حالت ہر وقت قایم نہیں رہتی +

سوال۔ اگر کوئی بھی کوش آتما نہیں ہے تو آتما کوئی بستو ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اور
کوئی دکھائی نہیں دیتا؟

جواب۔ سکھوپت کی حالت میں جب چیتن کا عکس اودیا میں پڑتا ہے وہی آتما ہے
اور وہی ہر وقت قایم رہتا ہے اور اُسی سے تمام کوشوں کا انبھو ہو رہا ہے اور گیان
سروپ ہے اس لئے اُس کے جاننے کے لئے نہ تو کسی اور گیان کی ضرورت ہے
اور نہ کسی غیر گیان سے اُس کا گیان ہو سکتا ہے +

مثال۔ جس طرح سے کہانڈ سے بہت قسم کے پدارتھ میٹھے ہو سکتے ہیں مگر کھانڈ کسی پدارتھ سے بھی میٹھی نہیں ہوتی۔ اسی طرح آتما سے ہی تمام کوشوں کا گیان ہوتا ہے اور اسکی تائید میں نہ صرف دلیلوں سے اسکی تائید ہوتی ہے بلکہ شرتی کے پرمانوں سے بھی۔

شرتی ارتھ:۔ آتما سوینگ جوتی روپ ہے اور جگت اتپتی سے پہلے اور بعد وہی پرکاش دے رہا ہے۔ **اور شرتی**:۔ کہ جس آتما کے باعث تمام جگت کا گیان ہوتا ہے اوسکو اور کس سبب سے جان سکتے ہیں۔ یعنی اُسکا گیان اُسی سے ہوتا ہے غیر سے نہیں۔ **تیسری شرتی**:۔ کہ وہی تمام پدارتھوں کو جان رہا ہے۔ مگر اُس کے جاننے والا اُس سے غیر کوئی نہیں۔ غرض جس پرش کو ایسے گیان سروپ آتما کا گیان نہیں ہوتا اُسے شاستر دوارا اور کس طرح گیان حاصل ہو سکتا ہے۔ یعنی نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے انسان کو انسان نہیں بلکہ مٹی خیال کرو اور گیان سروپ آتما جو کسی غیر گیان کا وِشی نہیں ہے اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں اُسے جان سکتا ہوں تو اُس کا قول اس مانند بیہودہ سمجھو جس طرح کوئی بولتا بولتا یہہ بیان کرے کہ میرے مُنہہ کے اندر زبان نہیں ہے۔ پس گیان روپ آتما کو جاننے کے لئے خلاصہ بیان یہ ہے سمجھو کہ تمام بستوؤں میں جو اُن کا الگ الگ گیان بنا ہُوا ہے بستوؤں کو تیاگ کر اُن میں فقط گیان ماتر کو ایک گیان خیال کرو۔ اور سمجھو کہ اوسی سے مراد گیان سروپ آتما کی ہے۔ اسی طرح پانچوں کوش کو تیاگ کر ساکھشتی آتما کو اپنا سروپ جانو۔ اور یہ مت خیال کرو کہ پانچوں کوش کے تیاگ سے اپنا آپ فقط شون بمعنی کچھ نہیں۔ اس لحاظ سے کہ اگر کسی کو اپنے آپ میں ہی مغالطہ ہو جاوے تو اُس کا تصفیہ اور کہاں سے ہو سکیگا۔ بلکہ قدرتاً اپنے ناش

کی خواہش کسی کو نہیں ہوتی پھر اپنا آپ شُون کس طرح ہو سکتا ہے۔ شرتی پران کے حوالہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ یعنی لکھا ہے کہ جو است وادی یعنی ناستک آتما کو نہیں مانتا وہ اپنے کو آپ ناش کرتا ہے۔ اور **شرتی**:۔ کہ جو برہم کو است روپ جانتا ہے وہ اپنے کو آپ ناش کرتا ہے +

سوال۔ برہم کیسا ہے؟

جواب۔ جس میں ایسا اور ویسا دونوں لفظ نہ آسکیں۔ کیونکہ آنکھ سے نظر آنیوالی چیز کو ایسا اور دور فاصلہ کی چیز کو ویسا کہہ سکتے ہیں۔ آتما جو فقط اپنے گیان سے آپ پرکاشتا ہے یہی دلیل اُس کے سوے پرکاش ہونی کی ہے۔ یعنی وہی ست گیان اور اننت سروپ ہے ست کی تعریف یہ ہے۔ کہ جسکا خود کبھی ناش نہ ہوتا ہو پس جو منتہی وہی تمام ناش روپ پدارتھوں کا ساکھشی ہو سکتا ہے۔ چونکہ ساکھشی بغیر کبھی کوئی ناش نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسا ساکھشی ست روپ آتما ہی ہے۔

مثال۔ جس طرح تمام گھڑون کے ناش کرنے سے آکاش کا کبھی ناش نہیں ہوتا اسی طرح تمام جگت کے ناش ہونے سے آتما کا کبھی ناش نہیں ہوتا +

سوال۔ آتما کے باقی رہنے کا ایک خیال ہی خیال بنا ہُوا ہے ہمارے نزدیک تو تمام سرشٹی کے ناش ہونے سے کچھ باقی نہیں رہتا ہے؟

جواب۔ آپکے اور ہمارے درمیان فقط بیان کرنیکا اختلاف ضرور ہے۔ مگر مطلب ایک ہی ہے۔ کیونکہ جہاں آپ نے یہ سمجھا ہے کہ باقی کچھ نہیں رہتا۔ یہی وہ ہے۔ یعنی آپ کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہے اور ہم کہتے ہیں وہ برہم ہے۔ اس لئے اُس کا ناش نہیں ہے۔ شرتی پوران سے اُسکی تائید ہوتی ہے۔ شرتی ارتھ۔ کہ جگت کے

ناش ہونے کے بعد آتما قایم رہتا ہے اِس لئے سوائے آتما۔ کے تمام جگت ماتر تیاگ کے لایق ہے۔ کیونکہ است روپ ہے +

سوال۔ ست اور گیان روپ کے بعد آتما کے اننت روپ ہونے کا بیان کرو

جواب۔ بیاپک روپ آتما میں کسی دیس یعنی ملک کی حد مقرر نہیں ہے۔ اسی لئے وہ لامحدود ہے۔ یعنی اننت روپ ہے۔ چونکہ وہ سب کا اپنا آپ ہے اسلئے کسی چیز سے وہ الگ نہیں ہے۔ اور اُس کا خاتمہ نہیں ہے۔ بدیں وجہ بھی اُس کا انت نہیں آتا یعنی وہ اننت روپ ہے اور ہمیشہ قایم بنا رہتا ہے۔ ہمیشگی کے لحاظ سے بھی وہ اننت روپ ہے۔ کیونکہ اُس میں کال یعنی زمانہ کوئی نہیں ہے گویا دیس اور کال یا جگت کے پدارتھ جو کچھ کہ نظر آتے ہیں برہم میں کلپنا ماتر ہیں واستو میں نہیں۔ اس لئے بھی وہ اننت روپ ہے +

سوال۔ جیو اور ایشور بھی جو اُپادھی کے سبب کلپت کہلاتے ہیں اُونکی اُپادھی کو بیان کرو!

جواب۔ شکتی اوپادھی سے ایشور اور کوشوں کی اوپادھی سے جیو ہوتا ہے بلکہ شکتی جو چیتن کے عکس سے ملی ہوئی چیتن کی مانند ہو رہی ہے گو نظر نہیں آتی مگر تمام انتظام اُسی سے قایم رہتا ہے۔ ورنہ پانچوں بھوت جو ایک دوسرے کی ضد میں ہیں کبھی قایم نہ رہتے۔ گویا اُپادھیوں کے ملاپ سے جیو اور ایشور سچ ہوتے ہیں ورنہ کوئی جیو اور ایشور نہیں۔ جیسا کہ بیٹا اور پوتا کے لحاظ سے باپ اور دادا کہلا سکتے ہیں۔ ورنہ کوئی باپ اور دادا نہیں ہے۔ گرنتھ کوش ببیک ترنالیس اشلوک میں سماپت ہوا جسکی بچار سے ببیک کے مطابق بنی رہتی ہو وہ جنم سے رہت اور برہم روپ ہے

دویت ببیک

اس ببیک میں جیو اور ایشور کی سرشٹی کو کہ وہ کس طرح سے الگ الگ پائی جاتی ہے
بیان کیا گیا ہے (سوئے تا ستر اوپنشد) مایا جگت کا اُپادان کارن ہے اور چیتن
نمت کارن اور پھر یہ لکھا ہے کہ جگت اوتپتی سے پہلے آتما تھا۔ رگ وید کی شرتی
کہ ایشور نے ہی جگت بنانیکی خواہش کری۔ اور پھر اپنے ارادے مطابق اوسکی
رچنا کی گئی۔ تیتترے اوپنشد کی شرتی۔ کہ آکاش۔ بایو۔ اگنی اور جل اور پرتھوی اور
تمام قسم کی ادویات اور غلہ اور تمام اجسام یکے بعد دیگرے برہم سے پیدا ہوئے
ہیں۔ پھر اُس میں دوسری شرتی ہے کہ میں ایک سے بہت اور پرجا روپ ہو جاؤں
چھاندوگیہ کی شرتی ہے کہ اس جگت کی پیدائش سے اول ست برہم تھا۔ پھر اُسکی
خواہش سے جگت بنایا گیا۔ یعنی آگ اور جل اور پرتھوی کو بنایا گیا۔ مانڈوک
شرتی۔ کہ جس طرح آگ سے چنگاریاں یکبارگی نکل آتی ہیں اُسی طرح برہم سے
جگت۔ برہدارن شرتی۔ کہ اوتپتی ہونے سے پہلے نہ جگت کا نام تھا اور نہ روپ
مگر اوتپتی کے بعد اُس کا نام بھی ہو گیا اور روپ بھی۔ گویا بیراٹ روپ کے اندر منو
سے کیڑے تک تمام سرشٹی کا جوڑا جوڑا یعنی نر اور مادہ بن گیا۔ اور پھر وہی پرماتما
جیو روپ ہو کر تمام اجسام میں داخل ہو گیا۔ جیو سے مراد پران دھاریوں کی ہے

سوال۔ ایشور نے جب آپ ہی جگت کو بنایا ہے تو پھر اُس کا پرویش یعنی سرشٹی
میں داخل ہو جانا کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب۔ جس طرح آفتاب سے بارش ہو کر اُسی پانی کے اندر آفتاب کا عکس آ جاتا ہے

اُسی طرح برہم سے جگت پیدا ہو کر اُس میں برہم کا عکس چلا جاتا ہے اُسی کو جیو پرویش کہتے ہیں ✢

جیو کا سروپ اور ایشور کی سرشٹی

لنگ شریر اور انتہ کرن بالمعنی ایک ہی ہیں۔ چیتن برہم جو اُس کا ادھشٹان یعنی آسرا ہے انتہ کرن میں اُسکا عکس لازمی طور پر ہوتا ہے۔ گویا جہاں تینوں کا ملاپ ہے اُسی کو جیو کا سروپ کہتے ہیں۔ اور چیتن شکتی جس میں جگت بنانے کی طاقت موجود رہتی ہے اُس میں ایک اور طاقت بھی شامل رہتی ہے۔ جو موہ کی طاقت ہے۔ مگر موہ شکتی جیو پر غالب ہوتی ہے ایشور پر نہیں اس لئے موہ سے گھرا ہؤا جیو نہایت ناطاقت اور شوک کی حالت میں رہتا ہے ✢

جیو سرشٹی

برہ داران میں لکھا ہے کہ پرجاپتی جیو نے اپنی تمام سرشٹی کے واسطے سات قسم کی خوراک کو بنایا ہے۔ یعنی چاول اور گندم وغیرہ تمام قسم کا غلہ انسان کیلئے۔ اور پورن ماشی۔ اور اماوس کا روز دیوتاؤں کے لئے دودھ جیوانات کے لئے اور من اور پران اور گفتگو خود پرجاپت کے لئے ✢

سوال۔ ساتوں قسم کی خوراک جو پرجابت نے بنائی اس میں جیو سرشٹی کیا ثابت ہوتی ہے؟

جواب۔ ایشور سرشٹی میں جیو سرشٹی بھی شامل ہے۔ یعنی جیووں کے کرم اور اُنکی اُپاسنا کے بل سے ایشور سرشٹی کا سروپ بنتا ہے اور جیو اُسے بھوگنے والا۔ گویا سرشٹی کو ایشور کا کارج اور جیو کا بھوگ سمجھنا چاہئے۔ جیسا کہ ایک کنیا کا شریر

اوسکے پتا کا کارج اور پتی کا بھوگ ہوتا ہے۔یعنی ایشور سرشٹی کی رچنا مایا برتی سے اور جیو سرشٹی کی رچنا من برتی سے ہوتی ہے ٭

سوال۔ جیو سرشٹی کو اور مفصل بیان کرو!

جواب۔ جیو سرشٹی دُکھ کا کارن ہے۔ اور ایشور سرشٹی میں دونوں باتیں نہیں ہیں یعنی نہ دُکھ اور نہ سُکھ۔ مثلاً ایشور سرشٹی کے لحاظ سے منی ایک وہ پدارتھ ہے جسے حاصل ہوجاتی ہے اوس کے لئے آنند کا کارن اور جسے تلاش کرنے پر بھی حاصل نہو اوسکے لئے رنج اور افسوس کا باعث ہو جاتی ہے۔ مگر گیانی لوگ جو اُس کے حاصل ہونے اور نہ حاصل ہونے میں توجہ تک نہیں دیتے اُن کے لئے وہی منی نہ کبھی آنند کا کارن ہوتی ہے اور نہ کبھی افسوس کا گویا ایک منی کے اندر جو تین طرح کی کلپنا اوٹھائی جاسکتی ہے اُسی کو جیو سرشٹی کہتے ہیں۔ اور وہ دُکھ کا کارن ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بذات خود منی یا تو سب کے لئے آنند کا کارن ہوتی یا سب کے لئے افسوس کا۔ یعنی اُس کا سب پر مساوی اثر ہوتا پس اس دلیل سے ثابت ہے کہ ایشور سرشٹی نہ کسی کے لئے دُکھ کا کارن ہوتی ہے اور نہ سُکھ کا۔ **ایک اور مثال**۔ جس طرح ایک عورت کا جسم اوس کے باپ کی نظر میں لڑکی اور بھائی کی نظر میں ہمشیرہ اور خاوند کی نظر میں عورت۔ بیٹے کی نظر میں والدہ غرض کسی کی نظر میں مامی اور کسی کی نظر سے ماسی دکھائی دیتی ہے۔ اگر حقیقت میں یعنی ایشور سرشٹی کے لحاظ سے اگر وہ والدہ ہوتی تو ایک کی والدہ کبھی نہ ہوتی۔ بلکہ تمام سرشٹی کی۔ پس ایشور سرشٹی کے لحاظ سے فقط عورت کا جسم بنا ہے۔ اور جیو سرشٹی کے لحاظ سے تمام قسم کا رشتہ الگ الگ ہے

اور وہ متھیا کلپنا ماتر ہے۔ اسلئے اوسکو منومئی سرشٹی کہتے ہیں +

سوال ۔سپن کی حالت میں سپن سرشٹی اور منوراج کے وقت میں منومئی سرشٹی ہوسکتی ہے۔ مگر جاگرت کے پدارتھ منومئے سرشٹی نہیں ہو سکتے!

جواب ۔منوراج کے وقت من کا فعل جسم کے اندر اور جاگرت کے وقت باہر ہوتا ہے یہی منوراج اور جاگرت میں بھید یعنی فرق رہتا ہے۔ مگر جن جن پدارتھوں کو من باہر ہوکر دیکھتا ہے اُن کے آکار یعنی شکلوں کو اپنے بیچ داخل کر لیتا ہے۔ جسطرح پگلی ہوئی دھات جس سانچہ میں پڑے اُسی کی شکل ہو جاتی ہے۔ یا دیپک کا پرکاش جس جگہ میں داخل ہو اُسی کے آکار یعنی برابر ہو جاتا ہے۔ اس لیئے جاگرت او منومئے سرشٹی میں کوئی بھید نہیں ہے۔ البتہ پدارتھ دو قسم کے پائے جاتے ہیں۔ یعنی اندرونی اور بیرونی۔ اندرونی کا پرکاش ساکھشی آتما سے ہوتا ہے اور بیرونی کا آنکھوں سے +

سوال ۔جس طرح ایشور سرشٹی میں جیو سرشٹی کا ہونا ثابت کیا گیا ہے اُسی طرح سے یہ بات کہ ایشور سرشٹی کبھی دُکھ کا کارن نہیں ہوتی ہے اور جیو سرشٹی میں سراسر دُکھ بھرا ہُوا ہے کسی مثال کے ذریعہ بھی ثابت ہونا چاہیئے۔

جواب ۔اول انوے وتریک جس سے اس بات کا نیم پایا جاوے کہ دُکھ کا کارن محض جیو سرشٹی ہوتی ہے اُسکو بیان کرتے ہیں اور پھر چند مثالوں کو مثلاً جیو سرشٹی کا ہونا بندھن کا کارن ہے اِسے اَنوے کہتے ہیں اور جہاں جیو سرشٹی نہیں ہے وہاں بندھن بھی کوئی نہیں۔ اِسے وتریک کہتے ہیں گویا اَنوے وتریک سے اس بات کا نیم ظاہر ہوتا ہے کہ بندھن کا کارن سوائے

جیوسرشٹی کے اور کوئی نہیں۔ مثال۔ جیسا کہ سُپن کی حالت میں جو سرشٹی نظر آتی
ہے وہ فقط جیوسرشٹی ہے۔ اور وہی بندھن کا کارن۔ اور بحالت سکھوپت یا سمادھی
جہاں کہ جیوسرشٹی کا ابھاو ہوتا ہے کوئی کلیش بھی نہیں ہوتا۔ مثال۔ جیسا کہ کسی
نے یہ کہا ہے کہ ایک شہر کے دو آدمی جو اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں گئے
ہوئے تھے اور اُن میں سے ایک کا انتقال ہو گیا تھا۔ مگر یہ خبر کہ فلاں شخص مر گیا ہے
متوفی کے باپ کو نہ پہنچی بلکہ اُس شخص کو جسکا کہ بیٹا ہنوز زندہ تھا۔ اِس خبر کے
غلط طور پر ظاہر ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ باپ جس کا بیٹا ابھی تک زندہ ہے غم کی صورت
میں نظر آتا ہے۔ اور دوسرا شخص جس کا کہ بیٹا حقیقت میں فوت ہو گیا ہے۔ اُسکے
چہرے پر ملال نہیں ہے۔ باعث اس کا اور کچھ نہیں۔ فقط یہی ہے کہ جس کے
چہرہ پر ملال نظر آتا ہے وہ فقط اُس کے منومئی خیالات سے۔ پس ظاہر ہے کہ
جیوسرشٹی دکھ دایک ہے۔ اور ایشور سرشٹی میں دُکھ اور سُکھ دونوں پائے نہیں جاتے
سوال۔ اگر آپ نے باہر کے پدارتھوں کو چھوڑ کر فقط منومئی سرشٹی کو ہی جیوسرشٹی
سمجھا ہے تو آپ کے مت اور بودھ کے مت میں کیا بھید سمجھنا چاہئے؟
جواب۔ بہت بڑا بھید ہے۔ کیونکہ بودھ مت میں جو پدارتھ باہر نظر آتے ہیں وہ
بھاش ماتر ہیں اور باہر کا عکس آیا ہوا ہے۔ اسلئے ہمنے بیرونی پدارتھوں کا فسلی
تیاگ نہیں بتلایا۔ اگرچہ اُن کا پھل دکھ یا سکھ کچھ بھی نہیں ہوتا۔
سوال۔ اگر منومئی سرشٹی دکھ کا کارن ہوتی ہے تو من کو روک لینے سے دُکھ کا
ناش بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اور اُپائے کی یعنی برہم گیان کی ضرورت کیوں بتلائی
جواب۔ یوگ کی حالت میں ضرور برتیاں رک جاتی ہیں۔ مگر یوگ۔ بہ جوڑنے

پر پھر من کا وہی حال ہو جاتا ہے۔ اس لئے اصل پھل گیان بغیر حاصل نہیں ہوتا
سوال۔ کیا ایشور سرشٹی کے ناش کئے بغیر بھی یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ برہم ایک
ہے؟ یعنی ادوتی روپ۔
جواب۔ سرشٹی کے ناش سے کچھ مطلب نہیں ہوتا فقط اُسے متھیا جاننے سے
اگر اُس کے ناش سے مطلب ہوتا تو پرلے کال میں ہر کوئی گیانی ہو سکتا ہے۔ غرض
نہ ایشور سرشٹی کا ناش ہو سکتا ہے اور نہ یہ بات کہ گیان کا ہونا گویا سرشٹی کا ناش کرنا
ہے اور نہ وہ دکھ کا کارن ہے۔ جیو سرشٹی بھی دو قسم کی ہے۔ ایک کو شاستری اور
دوسری کو اشاستری سرشٹی کہتے ہیں۔ **شاستری**۔ جیو اور برہم کے بچار کرنے کا
نام شاستری سرشٹی ہے۔ اس لئے واجب ہے کہ جبتک انسان کو گیان حاصل نہیں
ہوتا تب تک وہ جو عمل کرے وہ شاستر کی ہدایت کے ہرگز برخلاف نہو۔ مگر جب گیان
ہو جاوے پھر سب کو چھوڑ دیوے۔ جیسا کہ شُرتی نے بھی آگیا دی ہے۔ **شُرتی**
ارتھ۔ عقلمند آدمی کو واجب ہے کہ جب وہ بار بار گرنتھوں کو پڑھکر پرماتما کو جان
لیوے تب تمام گرنتھوں کو اس طرح چھوڑ دیوے جس طرح کھانا پکاکر اُسے آگ
کی ضرورت نہیں رہتی۔ **دوسری شُرتی**۔ عقلمند انسان گیان اور وگیان کے
واسطے گرنتھوں کو پڑھے۔ اور پھر اُن کو اسطرح چھوڑ دیوے جس طرح چاولوں کو
نکال کر اُسکے توہ کو پھینک دیا جاتا ہے۔ **تیسری شُرتی**۔ اُس برہم کو جان کر
پھر اُسی کے دھیان میں مستغرق ہو جاوے۔ اور زیادہ تر شاستروں کو نہ پڑھے: تاکہ
من اور بانی کو ناحق کی تکلیف نہ ہو۔ **چوتھی شُرتی**۔ کہ پرماتما کو جانکر اور تمام قسم کی
گفتگو کو چھوڑ دیوے۔ **پانچویں شُرتی**۔ عقلمند کے لئے یہی واجب ہوتا ہے کہ

وہ اپنی گفتگو کو من میں ابھاو کر دے۔ اس طرح سے کئی شرتیوں میں لکھا ہوا ہے +
اشٹاستری سرشٹی بھی دو قسم کی ہے۔ ایک کا نام منوراج سرشٹی اور دوسری کا نام کام کرودہ سرشٹی ہے۔ اور گیان حاصل کرنے والے کے لئے دونوں کا تیاگ دینا لکھا ہے۔ کیونکہ شرتیوں کی ہدایت مطابق اسی کو گیان حاصل ہوتا ہے۔ جو اپنے حواسوں کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔ اور گیان ہونے کے بعد اگر کام کرودہ کا کوئی حصہ باقی بھی رہ جاوے۔ تو پھر اُسے بھی جیون مکتی حاصل کرنے کی غرض سے چھوڑ دیوے۔

سوال۔ اگر کام کرودہ کا چھوڑ دینا فقط اس لئے ہوتا ہے کہ اُس سے جیون مکتی حاصل ہو جائے تو اُسکے چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اصل مدعا فقط یہ ہوتا ہی کہ کسی نہ کسی طرح پرمکتی حاصل ہو جائے۔ اور وہ کام کرودہ چھوڑے بغیر بھی ہو سکتی ہے

جواب۔ کیا آپکے دل میں یہ خواہش بنی ہوئی ہے کہ کسی طرح سورگ حاصل ہو جائے یا دوبارہ پھر جنم ہو؟

سوال۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جو سورگ میں جاتا ہے اُسکے دل میں راگ دویش برابر بنا رہتا ہے +

جواب۔ پھر کام کرودہ چھوڑنے کا کیوں خیال نہیں کرتے۔ کیا اس سے راگ دویش نہیں ہوتا؟

سوال۔ اگر فقط اسقدر استعمال رکھا جاوے جس سے بھوگوں کا پھل بخوبی اُٹھایا جا سکے تو پھر کام کرودہ سے راگ دویش بھی کبھی نہیں ہو سکتا +

جواب۔ اگر کوئی انسان اپنے اصلی روپ کو حاصل کر کے بھی کام کرودہ کا استعمال نہ چھوڑے تو پھر اُسکا کھانا اور پہننا بھی خواہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو اسکی اپنی مرضی مطابق

ہوجائیگا +

سوال - پھر اس طرح کرنے سے ہرج کیا واقع ہوتا ہے؟

جواب - فقط یہ کہ کتا اور رتت دینا دونوں کے افعال میں کوئی تغیر نہیں ہوتا +

سوال - مجھے اس طرح ہو جانے سے بھی کوئی تکلیف دکھائی نہیں دیتی!

جواب - آرام حاصل کرنے یا تکلیف ہونے کا ذریعہ محض کام کرودہ وغیرہ افعال ہُوا کرتے ہیں اور وہ خواہ بحالت اگیان کئی جاویں۔ خواہ بحالت گیان کیونکہ ایسے افعال سے مذمت ضرور ہوتی ہے اور گیانی ہو کر بھی جب کوئی اپنی مذمت سُنے گا اُس کے دل کو تکلیف ضرور ہوگی۔ اور جب تکلیف ہوگی گیان کا پھل رایگاں جائیگا۔ پس ان افعال کو جن سے کُتّا اور سُوٗر کی برابری پائی جاوے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور کام کرودہ وغیرہ افعال کو جو دہرم بدّھی کے متعلق ہیں تیاگ کروہ آچرن اختیار کرنا چاہیئے۔ جو مانند دیوتاؤں کے پایا جاوے +

سوال - کام اور کرودہ کا تیاگ کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب - پدارتھوں میں جو جو کلیش یعنی دُکھ پائے جاتے ہیں اُن کا بچار کرنے سے مگر ایسے وچار ویدانت شاستر بغیر حاصل نہیں ہوتے +

سوال - کیا سوراج کے تیاگ کی بھی ضرورت پائی جاتی ہے؟

جواب - سب سے اوّل اسی کے تیاگ کی ضرورت ہے۔ اور وہی تمام کلیشوں کا مُول کارن ہے۔ جیسا کہ گیتا میں اسکی بابت نہایت مفصل اُپدیش پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ منوراج دوارا کسی نہ کسی پدارتھ میں خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر جب وہ خواہش مضبوط ہو جائے تب اُس شئے کی تلاش میں کوشش اُٹھانی پڑتی ہے

اور کوشش کے وقت اگر کوئی ہارج ہو جاوے تو اُس پر غصہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر غصہ سے موہ یعنی غفلت اور غفلت سے اپنے آپ کی یاد نہیں رہتی۔ گویا بُدھی کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور پھر کسی طرح بھی آواگون کے چکر سے الگ نہیں ہوتا +

سوال۔ منوراج یعنی خیالات کو روکنے کا کوئی علاج ہوسکتا ہے؟

جواب۔ ہوسکتا ہے۔ مگر پانچ قسم کے ابھیاس سے (۱) تت کا گیان (۲) بُدھی کے دوش جاننے سے (۳) ایکانت یعنی تنہائی میں رہنے اور اونگ کار کے جاپ سے (۴) سوے بکلپ سمادھی لگانے سے (۵) نربکلپ سمادھی سے۔ اس طرح سے جب خیالات پیدا ہونے بند ہو جاتے ہیں۔ تب من کی حالت گونگے کی طرح چپ چاپ ہو جاتی ہے۔ یعنی من اپنی حرکت سے ٹھیر جاتا ہے۔ جیسا کہ بششٹ جی نے بھی کہا ہے۔ کہ اے رام جب تمکو یہ گیان ہو جاویگا کہ جگت جو نظر آتا ہے وہ تینوں زمانوں میں کبھی ہوا ہی نہیں ہے تب یہ جان لینا کہ من کی مل دور ہو گئی ہے۔ اور من پرم نربان کو پراپت ہوا ہے اسی کو انند کا کارن کہتے ہیں۔ اور اگر بچاروان یعنی گیانی کی بُدھی کسی وقت دکھشیپ میں بھی ہو جاوے تو اُسے فوراً ابھیاس کے بل سے پھر قایم کر لینا چاہئے۔ کیونکہ جن پرشوں کی بدھی دکھشیپ سے بچی رہتی ہے اُسکو برہم وتیا نہیں بلکہ برہم سروپ سمجھنا چاہئے مُنی لوگ بھی اسی طرح سے بچارتے ہیں۔ کہ گیان اور اگیان دونوں کو چھوڑکر جو کیول ایک سروپ ہو رہا ہے وہ آپ ہی برہم روپ ہے۔ گرنتھ دویت ببیک ۵۹ شلوک میں سماپت ہوا۔ جو اُسے بچار کر جیو سرشٹی کا تیاگ کر دیتے ہیں اُن کو جیون مکتی حاصل ہو جاتی ہے +

مہاواکیہ بیبیک

تیتریہ اوپنشد میں۔ پرگیانانگ برہم یہ واکیہ مہاواکیہ ہے (پرگیان) بمعنی جیو اور جیو سے مراد یہ ہے کہ جس باعث سے سُنتا دیکھتا اور سونگھتا ہے یا بولتا اور ذائقہ لیتا ہے اُسی سے مراد جیو کی ہے (برہم پد) سے مراد۔ یعنی جو برہما اور اندرا اور دیت میں بیاپک ہو رہا ہے۔ وہی حیوانات اور انسانوں میں یعنی وہ ہر جگہ بیاپک ہے۔ اس لئے پرگیان بھی برہم سے جدا نہیں۔ یہ دارن اوپنشد میں آہنگ برہم آسمی یہ واکیہ مہاواکیہ ہے (آہنگ پد) یعنی پری پورن روپ جو پرماتما ہے وہی ساکھشی روپ ہو کر جسم کے اندر پرکاش دے رہا ہے (برہم پد) یعنی پرماتما سُتہ روپ سے پری پورن ہو رہا ہے (اسمی پد) دونوں کو ایک ظاہر کرتا ہے۔ چھاندوگیہ میں تت تومسی مہاواکیہ ہے۔ (تت پد) بمعنی ایک ادُتی روپ برہم جیساکہ نام روپ جگت سے پہلے موجود تھا اب بھی ویسا ہی ہے۔ (توم پد) یعنی تمام اندروں کا ادہشٹان۔ (اسی) تت اور توم پد کو ایک ظاہر کرتا ہے۔ بمعنی وہ برہم تُو ہے۔ اتھرون وید میں اینگ آتما برہم یہ واکیہ مہاواکیہ ہے۔ (اینگ) بمعنی یہ سوئے پرکاش اور پرتکھش (آتما) بمعنی اہنکار وغیرہ کا ساکھشی (برہم) بمعنی تمام جگت کا ادھشٹان۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ برہم سوئے پرکاش ہے +

چتر دیپ

جس طرح کپڑے کی مثال سے کپڑے کے اندر چار اوستھا نظر آتی ہیں اُسی طرح پرماتما میں بھی چاروں اوستھا پائی جاتی ہیں۔ مثلاً۔

کپڑا	پرماتما
۱۔ستہ روپ سے سفید ہے	(۱) چیتن اُس کا ستہ روپ ہے۔
۲۔ ماو الگانے سے اُسکی دوسری اوستھا ہی۔	(۲) مایا سے ملا ہُوا انتریامی ہے۔
۳۔ اور تصویروں کا بُت بنانیسے اُسکی تیسری اوستھا	(۳) سوکھشم سرشٹی کے ابھمان سے سوتر آتما ہے
۴۔ اور بذریعہ مختلف رنگوں کے بتوں کی پوشاک پہنانا اُسکی چوتھی اوستھا ہے۔	(۴) استھول سرشٹی کے ابھمان ویراٹ آتما ہے۔

جسطرح کپڑا یعنی بستر میں تمام تصویریں بستر کے سہارے بغیر نہیں ہوتیں اوسیطرح پرماتما میں بھی تمام مخلوق یعنی برہما سے چیونٹی تک تمام سرشٹی اُسکے سہارے بغیر کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ گویا تصویروں کی پوشاک بستر کبھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ سوائے رنگ کے انکی اور کچھ اصل نہیں ہوتی۔ اسلئے اُن کو بستر آبھاش کہا جاتا ہے۔ اسیطرح پرماتما روپ بستر میں جیو کو بھی چدابھاش کہا جاتا ہے۔ اور جسطرح تصویروں میں نام اور شکل کی جدائگی فقط مختلف قسم کے رنگ لگانے سے ہو جاتی ہے اُسی طرح آواگون کے سبب چدابھاش کی شکلیں بھی الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ جیساکہ انسان کی شکل سے حیوان کی شکل۔ غرض نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح سفید بستر میں تصویروں کی پوشاک متھیا اور کلپنا ماتر ہے اُسی طرح پرماتما روپ بستر میں چدابھاش کا آواگون متھیا اور کلپنا ماتر ہے۔ یعنی ادھشٹان کو آواگون نہیں ہے +

سوال ۔ دریا اور پہاڑ کی نسبت جن میں گو چدابھاش نہیں ہوتا۔ تاہم اُن کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ پرماتما روپ بستر سے الگ نہیں ہیں۔

جواب ۔ مثال میں جسکا ذکر مقابلہ کے ساتھہ چلا آتا ہے دریا اور پہاڑ کی شکل کو

بھی برہنہ چھوڑا جاتا ہے۔ یعنی اُن پر رنگ کے نشان دیگر کسی کپڑے کی شکل نہیں بنائی جاتی اس لیئے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں +

سوال ۔ آپ جگت کا ہونا چار ابھاش میں خیال کرتے ہیں۔ اور دیگر مت والے اُسے آتما میں۔ اس اختلاف کی وجہ کیا ہے؟

جواب ۔ اوِدّیا۔ مگر وِدّیا سے اُسکی نورتی بھی ہو سکتی ہے۔

سوال ۔ وِدیا اور اوِدیا کسے کہتے ہیں؟ اور وِدیا کے حاصل ہونیکا اُپائے کیا ہو سکتا ہے

جواب ۔ جو لوگ سنسار کو ست روپ جانکر یہ خیال کرتے ہیں کہ آتما اُس سے جدا کوئی بستو نہیں ہے۔ اس سمجھ کا نام اوِدیا ہے۔ اور جو اُسکو آتما میں کلپت اور متھیا جانکر چید ابھاش کو اُس کا کارن خیال کرتے ہیں اُن کی سمجھ کا نام وِدیا ہے۔ اور اُس کے حاصل کرنیکا اُپائے سوائے اسکے کہ جیو اور جگت اور آتما کی بچار کیجاوے اور کوئی نہیں ہے

سوال ۔ ایسی بچار کرنیکا پھل کیا ہوگا؟

جواب ۔ اس سے آتما کے ست روپ ہونے کا گیان ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ کہ جیو اور جگت دونوں سروپ سے متھیا ہیں۔ یعنی ناش روپ۔ یہی اُسکا پھل ہے۔

سوال ۔ اگر یہی بات ہے تو تت وتیا یعنی گیانی پُرشوں کا کاروبار کس طرح سے ہو سکیگا

جواب ۔ کسی بستو کو سروپ سے ناش کرنیکا نام ناش نہیں ہوتا بلکہ اُسے متھیا جاننے ہے۔ کیونکہ اگر جگت کو سروپ سے ناش کر دینا مکتی کا کارن ہوتا تو سکھوپت کے وقت اور مورچھا کال میں جبکہ جگت کا ابھاؤ ہوتا ہے اُسی سے موکھش ہو جاتی۔ غرض جبتک کہ جگت کو بھول کر پرماتما کو ست روپ نہیں جانتا تب تک جیون مکتی حاصل نہیں ہوتی۔ وِدیا کے بچار میں بھی وِدیا کے دو بھید پائے جاتے ہیں یعنے

اُس سے پردکھش گیان ہی ہوتا ہے اور اپردکھش گیان ہی۔ پردکھش گیان سے تو فقط یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برہم ست ہے اور اپردکھش گیان سے یہ کہ برہم میں ہوں۔ پس جبتک اپردکھش گیان حاصل نہیں ہوتا تب تک اُسکے لئے بچار اور ابھیاس کی ضرورت رہتی ہے۔ اپردکھش گیان کی پراپتی کے لئے

آتم گیان کا بچار

آکاش کی طرح چیتن میں بھی چار طرح کا بھید پایا جاتا ہے۔

آکاش بھید	چیتن بھید
(۱) مہا آکاش (۲) اور گھڑا آکاش	(۱) برہم (۲) کوٹستہ
(۳) جل آکاش (۴) میگھہ آکاش	(۳) جیو (۴) ایشور

مہا آکاش اور گھڑا آکاش کے بیان کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کا مطلب تو ظاہرا سمجھہ میں آتا ہے۔ اور جو جل کہ گھڑا میں بھرا پڑا ہے اُس کے عکس کو جل آکاش اور جو جل بادلوں میں بھرا ہُوا ہے اُسے میگھہ آکاش کہتے ہیں۔ میگھہ آکاش کی نسبت فقط اندازہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ بادل جل کے بغیر نہیں ہوتے۔ اور جہاں جل ہوتا ہے وہاں عکس بھی ضرور ہوتا ہے +

کوٹستہ روپ

کوٹ بمعنی آہرن یعنی جو چیتن آہرن کی طرح استھرروپ ہے وہی سوکھشم اور استھول جسم کا آسرا ہے۔ جیو کا روپ۔ کوٹستہ آتما میں بُدھی کلپت ہے۔ اور بُدھی میں کوٹستہ کا بھاش یعنی عکس رہتا ہے۔ اور پرانوں کی شمولیت بھی یعنی تینوں کی مجموعی حالت کا نام جیو کا سروپ ہوتا ہے۔ اور اُسی کو آواگون ہوتا ہے +

سوال - جس طرح جیو آتما ظاہر ہے کوٹستہ کیوں ظاہر نہیں ہوتا؟

جواب - گھڑا آکاش کی طرح یعنی جس طرح گھڑا کے آکاش کو جل آکاش نے ڈھانپ رکھا ہے اسی طرح بُدھی کے پرتی بنب نے بنب روپ کوٹستہ کو ڈھانپ رکھا ہے۔ یعنی چِد ابھاش نے کوٹستہ کو۔ اِسے اَنوان ادھیاس کہتے ہیں +

سوال - اَنوان ادھیاس کسے کہتے ہو؟

جواب - جس طرح آگ سے تپا ہُوا لوہا۔ یعنی وہ لوہا بھی جو آگ سے تپا ہُوا ہے جلانیکی ویسی ہی طاقت رکھتا ہے جیسا کہ آگ۔ گویا لوہا نے آگ کو قبول کر لیا ہے۔ اور آگ نے لوہا کو۔ کیونکہ جسقدر طول عرض میں لوہا کی شکل ہوتی ہے وہی آگ کی شکل ہو جاتی ہے اور جو آگ میں جلانیکی طاقت ہے وہ لوہا میں آجاتی ہے۔ اِسے اَنوان ادھیاس کہتے ہیں۔ اسی طرح جیو بھی اپنے آواگون دھرم کو آتما میں اور آتما کی چیتن ستا کو اپنے آپ میں اِس طرح سے جانتا ہے کہ گویا جیو اور آتما کے سروپ میں کبھی علیحدگی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا کارن انادی اودّیا ہے۔ اور اُسے مول اودّیا بھی کہتے ہیں جو دو طرح کی ہے۔ یعنی آورن روپ اور وکھشیپ روپ +

سوال - آورن کسے کہتے ہیں؟

جواب - کوٹستہ کے نہ جاننے کو۔ یعنی اس قسم کے گیان کو کہ اگر کوٹستہ ہوتا تو نظر بھی آتا

سوال - جس طرح پرکاش کے روبرو اندھکار کا ہونا ناممکن ہے اسی طرح سوے پرکاش آتما میں آورن ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ گویا جب آورن ثابت نہیں ہوگا وکھشیپ جو اُس کا کارن ہے اُس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہوگا۔ بدیں وجہ وکھشیپ نورتی کے لئے شاستر کے مطالعہ کی ضرورت بھی نہیں ہے

جواب۔ یہ امر کہ میں کوٹستھ کو نہیں جانتا آپ خود تسلیم کرتے ہیں۔ لفظ نہ جاننے سے مراد اگیان کی ہے اور انبھو اُس کا ساکھشی ہے۔ اسی کا نام آورن ہے۔ اور اگر کسی کو اپنے انبھو ہونے میں یقین نہیں ہوگا تو اُس کے لئے ست وستو کا کبھی بھی نسچے نہیں ہو سکے گا +

سوال۔ خالی یہ بتلا دینا کہ انبھو ساکھشی روپ ہے دلیل کافی نہیں ہے اس لئے اُسکو اور مفصل کرو؟

جواب۔ پرکاش اندھکار کی ضد میں ضرور ہے۔ کیونکہ اس سے اندھکار کا ناش ہو جاتا ہے مگر سوے پرکاش آتما اگیان کی ضد میں نہیں ہے۔ یعنی اگر وہ اسکی ضد میں ہوتا تو اگیان کو ظاہر کون کرتا۔ اسلئے اگیان کی ضد میں گیان ہوتا ہے سوے پرکاش آتما نہیں +

سوال۔ وکھشیپ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ کوٹستھ آتما جو اودیا سے ڈھنپا ہُوا ہے تمام استھول اور سوکھشم روپ جگت اُس میں اس طرح نظر آتا ہے جس طرح سیپ میں رُوپا۔ اسی کو وکھشیپ کہتے ہیں۔

سوال۔ سیپ میں سفیدی اور چکنا پن ویسا ہی نظر آتا ہے جیسا کہ چاندی میں۔ اس لئے جیو میں اگر کوٹستھ کے برابر گُن پائے جاتے ہیں تو وہ کیا کیا ہیں۔ اور یہ بھی کہ جسطرح سیپ کی پہچان سیپ کی سیاہی دیکھنے سے ہو جاتی ہے اوس طرح جیو میں جیو کی پہچان کس طرح سے ہوتی ہے؟

جواب۔ ست پن اور اپنا آپ جو صفت آتما کی ہے ہر بستو میں اُسی کا ظہور پایا جاتا ہے اس لئے جیو بھی جب اُسی صفت کو اپنے آپ میں دیکھتا ہے تب اُسکو اہنک کا بھرم ہو جاتا ہے۔ یعنی آتما کی صفت کو اپنی صفت جانتا ہے۔ گویا جس طرح سیپ میں

رُو پا کا مغالطہ ہوتا ہے اُسی طرح جیو کو آتما میں وکھشیپ یعنی آہنگ کا۔ مگر جس وقت آتما کے آسنگ اور آنند روپ ہونیکا گیان ہو جاتا ہے اُس وقت آہنگ کا مغالطہ بھی نہیں رہتا جیسا کہ سیپ میں سیپ کی سیاہی دیکھکر رُوپا کا مغالطہ نہیں رہتا۔ اور جسطرح سے سیپ اور روپا ایک شے نہیں ہیں اُسی طرح اپنا آپ اور آہنگ کا ایک روپ نہیں ہے۔ گویا دونوں کے سروپ میں جدائگی پائی جاتی ہے۔ اور یہ بھی کہ جسطرح سیپ میں اُسکی سفیدی سامانیہ روپ سے ہے اور اُس میں آہنگ کا مغالطہ وشیش رُوپ سے چونکہ سامانیہ روپ ہر جگہ بیاپک ہوتا ہے اور وشیش کسی حصہ میں۔ اِسلیئے اُسکو تشریح کے ساتھہ بطور سوال و جواب درج کرتے ہیں۔

سوال۔ سامانیہ روپ کس طرح ہر جگہ بیاپک ہوتا ہے؟

جواب۔ مثلاً لفظ (یہ) سامانیہ رُوپ کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسا کہ یہ کپڑا۔ یہ گھوڑا۔ یا یہ مندر وغیرہ وغیرہ ہر اشیا میں لفظ یہ کا استعمال پایا جاتا ہے۔ اسی طرح لفظ اپنا آپ بھی مثلاً تم آپ چلے جاؤگے۔ ہم آپ چلے آئے ہیں۔ وے آپ چلے جائینگے وغیرہ وغیرہ مگر سیپ میں رُوپا اور اپنے آپ میں آہنگ کا مغالطہ ہر جگہ استعمال نہیں ہوتا جیسا کہ سوائے سیپ کے کپڑا یا گھوڑا کو دیکھکر روپے کا لفظ استعمال نہیں ہو سکتا۔ اسی سبب روپے لفظ کو سامانیہ نہیں وشیش کہا گیا ہے +

سوال۔ وچار کوٹستھ میں چلی آتی ہے۔ مگر آپ نے جو اپنے آپ اور آہنگ کے بھید کو بیان کرنا شروع کر دیا ہے یہ کیوں؟

جواب۔ اپنے آپ سے مراد کوٹستھ کی ہے۔ اس لئے بچار بھی وہی چلی آتی ہے۔ اور آہنگ اور کوٹستھ میں جو درحقیقت بھید تھا اُسے بیان کیا گیا ہے +

سوال- اپنا آپ اور کوٹستہ تو ایک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اپنا آپ کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ اپنا آپ تمام دیگر چیزوں سے جُدا کوئی اور ہے؟

جواب- کوٹستہ یا آتما یا اپنا آپ بالمعنی ایک ہی ہے۔ اسلیئے آتما تو دیگر تمام چیزوں سے جدا ہو سکتا ہے۔ مگر اپنے آپ سے جدا کس طرح ہو سکتا ہے +

سوال- آتما اور اپنے آپ کے ایک ہونے میں کیا دلیل ہے؟

جواب- یہ امر عام بول چال کے استعمال سے ثابت ہو جاتا ہے۔ مثلاً میری آتما کو بہت آنند ہؤا ہے یا میرے اپنے آپ کو بہت آنند ہؤا ہے۔ دونوں طرح مطلب ایک ہی ہے +

سوال- اپنا آپ تو جڑھ پدارتھ میں بھی ثابت ہوتا ہے۔ مگر آتما جس سے مُراد چیتن کی ہے وہ جڑھ پدارتھوں میں نہیں ہے۔ اس لئے اپنا آپ اور آتما ایک کس طرح ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ گھڑا آپ خالی پڑا ہے۔ یا اِس گھڑے میں آپ جل پڑا ہؤا ہے۔ وغیرہ وغیرہ جڑھ پدارتھوں میں بھی اپنے آپ کا استعمال پایا جاتا ہے؟

جواب- آتما بھی سب جگہ بیاپک ہے۔ مگر جڑھ اور چیتن کی تمیز کا کارن آتما نہیں چدآبھاش ہوتا ہے۔ یعنی جہاں جہاں چدآبھاش سے خالی جگہ پڑی ہوئی ہے اُسی کو جڑھ کہتے ہیں۔ اور جہاں جہاں وہ خود ہے اُسے چیتن مگر چیتن آتما میں چدابھاش اور جڑھ دونوں طرح کی سرشٹی بات ایک ہی ہے۔ یعنی آتما میں دونوں کلپت دکھائی دیتے ہیں +

سوال- جس طرح آتما سب جگہ بیاپک ہے اُس طرح سے لفظ (یہ) اور (وہ) بھی پھر اُسے آتما کیوں نہیں کہتے ہو؟

جواب۔ لفظ (وہ) غایب چیز کو اور لفظ (یہ) حاضر چیز کو ظاہر کرتے ہیں۔ گویا (وہ) میں (یہ) کا ابھاو ہے اور (یہ) میں (وہ) کا اور ادہشٹان کے بغیر کبھی کوئی ابھاد نہیں ہوتا۔ اسلیئے آتما ہی سب کا ادہشٹان ہے اور اُسی میں سب کا ابھاو ہوتا ہے اور آتما کا ابھاو کبھی نہیں ہوتا۔ یعنی نہ لفظ (یہ) میں اور نہ لفظ (وہ) میں اس کا ابھاو ہوتا ہے۔ مگر اگیانی پُرشوں کو جب کوئی گُن ایک دوسرے کے سدرش ایک ہی پدارتھ میں پائے جاتے ہیں۔ تب اُسی پدارتھ میں دوسرے پدارتھ کا بھرم یعنی مغالطہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سیپ میں چکناپن ہے اور روپا میں بھی اسلیئے سیپ میں روپا کی کلپنا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اپنے آپ میں آہنگ کا مغالطہ اسکو تاداتم ادہیاس کہتے ہیں۔ یعنی دونوں کا ایک روپ ہو جانا۔ مگر کارن اُس میں اگیان ہی ہے۔ اور جب گیان سے اس کا ناش ہو جاتا ہے۔ تب کارج روپ تاداتم ادہیاس گیان سے آپ ہی نہیں رہتا۔ غرض اودیا کا آورن اور تاداتم ادہیاس گیان ہونے سے اور وکھشیپ روپ اودیا چار بعد کے ناش سے ناش ہو جاتی ہے +

سوال۔ اگیان کے ناش سے کارج روپ وکھشیپ یعنی جسم کس طرح قایم رہ سکتا ہے

جواب۔ کارن کے بعد کچھ دیر تک کارج کا قایم رہنا نیایک دلیلوں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً بستر ایک کارج ہے۔ اور سُوت اُس کا کارن۔ جب سُوت کا نلش ہونے لگتا ہے تو بستر کا ناش اُس کے بعد ہوتا ہے۔ اسی طرح اول اودیا کا ناش ہوتا ہے۔ اور بعد ازآں جسم کا جو اودیا کا کارج ہے +

سوال۔ مثال کا مقابلہ درست نہیں آتا۔ کیونکہ سُوت کے ناش کے بعد بستر تو نو ثانیہ یعنی چھن گذرنے سے بھی پہلے ناش ہو جاتا ہے اور جسم تو کئی سال کے بعد؟

جواب - جیسا کارن ویسا کارج ہوتا ہے - یعنی کارن رُوپ سُوت خود تھوڑے سے عرصے سے پیدا ہُوا ہے - اسی لئے اُسکا کارج بھی جلد ناش ہو جاتا ہے - مگر اگیان میں عرصہ کا اندازہ نہیں ہے - اس لئے اسکا کارج بھی بستر کی طرح جلد ناش نہیں ہوتا بدیں صورت جواب تو دیا گیا ہے - مگر نیایک مت کی کلپنا کو ہم اعتبار کے لایق خیال نہیں کرتے کیونکہ اس میں کوئی پرمان نہیں ہوتا غرض ویدانت مت کے مطابق جیسا کہ دلیل اور شرتی پرمانوں سے بھی ثابت کیا گیا ہے یہ امر کسی طرح بھی بعید از قیاس نہیں ہے - کہ اپنے آپ اور آہنگستا میں جو یکتائی نظر آتی ہے وہ محض مغالطہ کی وجہ سے ہے - یعنی بھرم ماتر ہے - بلکہ تت وتیا پرش کا انبھو خود ہی جانتا ہے - البتہ شُرتی کے معنوں میں بڑے بڑے پنڈت بھی جاہل رہتے ہیں - اسلئے نیایک والوں کی نسبت جو اوپر بیان کیا گیا ہے ہمیں کوئی خاص بحث نہیں ہے +

سوال - شُرتی کے ارتھوں میں کیوں مغالطہ ہو جاتا ہے ؟

جواب - ایک سبب تو یہ ہوتا ہے کہ تمام شرتیوں کا اول سے اخیر تک مطالعہ نہیں ہوتا - اور دوسرا یہ کہ جب اصل مطلب تک رسائی نہیں ہوتی تو اُسی شُرتی کے غلط معنوں کو اپنے اپنے مت کا پرمان بنا لیتے ہیں - مثلاً ناستک لوگ وروچن مت کا جس کا کہ شُرتی میں ذکر پایا جاتا ہے حوالہ دیدیتے ہیں - اسی طرح کئی لوگ پران کو اور کئی اندروں کو اور کئی من کو آتما مانتے ہیں - بلکہ یہانتک کہ بودھ مت کے بھی کئی لوگ بگیان باد اور شُون باد کو شُرتی کا حوالہ دیکر اپنے مت کا ثبوت دے دیتے ہیں

سوال - بگیان باد اور شون باد کے مت کو جیسا کہ شُرتی دوارا اُسے ثابت کرتے ہیں الگ الگ بیان کرو ؟

جواب۔ بگیان بادی۔ شرتی میں آتما کو بگیان روپ لکھا ہے۔ بگیان بمعنی بُدھی اور بُدھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ یعنی ایک آہنگ برتی روپ ہے اور دوسری اونگ برتی۔ آہنگ برتی گیان روپ ہے اونگ برتی من رُوپ اور بگیان اُس کا کارن ہے۔ اسی لئے بگیان کے سوائے اور کوئی آتما نہیں۔ اور یہ بھی کہ آہنگ برتی اونگ برتی کا کارن ہے۔ کیونکہ آہنگ جو گیان روپ ہے اُس سے اوّل آپ کو جان لیتا ہے۔ اور بعد میں بیرونی پدارتھوں کو۔ یہی وجہ ہے کہ آہنگ برتی کارن روپ ہے اور اونگ برتی اُسکا کارج روپ ہے۔ پھر کہا ہے کہ آہنگ برتی چھن چھن میں ناش اور چھن چھن میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے بگیان بھی چھن بھر ہے۔ اور سوئے پرکاش ہے۔ اور وید میں بھی بگیان مئی کوش کو جیو لکھا ہے۔ پس سنسار کا دُکھ اور سُکھ بھی یعنی آواگون اسی کو ہوتا ہے۔ مگر شون بادی جو بودھ کا دوسرا شاگرد ہے وہی معترض ہے (شُون بادی) بگیان بادی نے جبکہ بودھی کو چھن چھن میں بدل جانیوالی بیان کیا ہے۔ تو وہ کسی طرح بھی آتما نہیں ہوسکتی۔ اور جبکہ وہ آتما نہیں ہے۔ تو اور کوئی چیز دکھائی بھی نہیں دیتی۔ پس شون رُوپ ہی سب کا آتما ہے۔ اور شُرتی مین بھی لکھا ہے۔ کہ اُتپتی سے پہلے جگت است روپ تہا۔ اس لئے گیان اور گیہ روپ تمام جگت شُون میں ہی کلپت ہے ÷

سوال۔ بگیان باد تو قابل اعتراض ثابت ہوچکا ہے۔ اسلئے اُسکی اور شرح کی ضرورت نہیں۔ مگر شون باد میں جو اعتراض ہوسکتے ہیں۔ اُسکو بیان کرو؟

جواب۔ شون بادی نے جو جگت کو شون میں کلپت بیان کیا ہے۔ یہی امر قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ شون کوئی بستو نہیں ہے۔ اور کلپت بستو کبھی ادھشٹان بغیر

کلپت نہیں ہوتی۔ اِسلیئے ادہشٹان رُوپ ایک آتما ہی ثابت ہے جو شُون کا بھی پرکاشک یعنی ساکھشی ہے اور وہی بگیان مئی کے اندر آنند مئی روپ سے استھت ہو رہا ہے۔ اور شُرتی میں اُسکو ست روپ سے سب جگہ بیاپک لکھا ہے +

سوال۔ بعضے مت متامتر کے لوگ آتما میں طول اور عرض کا ہونا خیال کرتے ہیں۔ مثلاً جین اور انترال مت۔ اسلیئے آپ نے اُنکی نسبت کیا رائے قایم کی ہے؟

جواب۔ اوّل ہم انترال مت کو اور پھر جین مت کی رائے کو ظاہر کرینگے۔ اور پھر اُن کے باہمی سوال و جواب کو۔ (انترال مت) آتما انو کے برابر سوکھشم ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر وہ اُن ناڑیوں مین بھی بیاپک پایا جاتا ہے جو بال کے سو حصوں میں سے ایک کے برابر ہیں۔ اس لئے وہ حد سے زیادہ لطیف ہے۔ شُرتی پرمان۔ کہ اگر ایک بال کے سو حصے اور پھر اس میں ایک حصّہ کے سو حصّے کئے جاویں تو آتما اُس ایک حصّہ کے برابر ہوتا ہی اور شُرتی۔ کہ آتما انو سے بھی انو ہے۔ اور شُرتی۔ کہ وہ آتما سوکھشم سے بھی سوکھشم ہے۔ (جین کا مت) آتما قد میں جسم کے برابر ہے۔ اور اسی لئے تمام جسموں کے بیچ جینتا بھری ہوئی ہے۔ شُرتی پرمان۔ کہ پاؤں کے ناخن سے سر تک آتما ہی بھرا ہُوا ہے + انترال کا سوال۔ کہ اگر آتما کا قد جسم کے برابر ہوتا تو سوکھشم ناڑیوں میں اُس کا پرویش کس طرح ہوتا؟ جین کا جواب۔ آتما کا پرویش اِس طرح سی نہیں ہے کہ اُسکا وجود کا وجود ہی جسم میں چلا جاتا ہے بلکہ اس طرح کہ جس طرح پوشاک کی اندر جسم کے عضو چلے جاتے ہیں۔ اُسی طرح جسم کے اندر آتما کے عضو داخل ہو جاتے ہیں۔ سوال۔ جب آتما کیڑے کے جسم میں داخل ہوتا ہے کیا اُس کا باقی وجود جو اُس میں داخل نہیں ہو سکتا باہر پڑا رہتا ہے۔ یا جب ہاتھی کے جسم میں اس کا پرویش

ہوتا ہے تو کیا ہاتھی کا بہت سا جسم خالی نہیں رہتا؟

جواب - ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب جسم کے بیچ آتما داخل ہوتا ہے اُسی جسم کے برابر اُس کا قد بھی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ دیپک کا پرکاش۔ یعنی اگر وہ گھڑے میں رکھا گیا ہے تو گھڑے کے برابر اور مندر میں رکھا گیا ہے تو مندر کے برابر +

سوال سِدھانتی - اس طرح سے تو آتما انگوں والا اور کم و بیش ہونیوالا پایا جاتا ہے۔ پھر اُس کا ناش کیوں نہ ہو گا؟

جواب جینی - ناش ہونے سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

سوال سِدھانتی - کرموں کا پھل بھوگنے والا جیسا کہ تم مانتے ہو کون رہیگا۔ اس لئے اس خیال کو چھوڑ دو۔ یونکہ آتما میں کوئی قد نہیں ہے۔ یعنی نہ وہ انو کے برابر ہے اور نہ جسم کے۔ بس آتما کو آکاش کی طرح بیاپک سمجھو۔ اور ایسا ہی شُرتی کا مطلب ہے

جڑھ اور چیتن کے بچار میں

پربھاکر اور نیایک مت والوں نے آتما کو جڑھ اور دربیہ پدارتھ سمجھا ہوا ہے جیسا کہ اکاش جڑھ اور دربیہ ہے اور شبد گن والا۔ آتما میں گنوں کی زیادتی ہے یعنی آکاش میں ایک گن اور آتما میں آٹھ گن پائے جاتے ہیں مثلاً گیان[1]۔ اِچھیا[2] دویش[3]۔ ادم[4]۔ پن[5]۔ پاپ[6]۔ دُکھ[7]۔ اور سُکھ[8]۔ مگر جبتک کرموں انوسار من اور آتما کا سنجوگ نہیں ہوتا۔ تب تک مذکورہ بالا گن بھی ظاہر نہیں ہوتے۔ جیسا کہ سکھوپت اوستھا میں جہانکہ کرم لین روپ ہوتے ہیں۔ کوئی دُکھ اور سُکھ وغیرہ گن بھی نہیں پائے جاتے۔ غرض جب آتما گیان والا ٹھیرا۔ تب تمام قسم کی خواہش بھی پیدا ہو جاتی

ہے۔ جس سے پُن اور پاپ کے کرنے اور اس کا پھل بہو گنے والا ہو جاتا ہے۔ بلکہ اسی طرح کرموں کے پھل کو پرلوک میں بھی جا بھوگتا ہے۔ مگر پرلوک میں جانیوالا آتما نہیں ہوتا فقط من کرموں انوسار چلا جاتا ہے۔ کیونکہ سب کا آتما سب جگہ بیاپک ہے۔ اسلیئے جیسے کرم ہوتے ہیں ویسے لوک میں من چلا جاتا ہے۔ اور وید کا تمام کرم کانڈ حصّہ بھی اسی کی تائید میں ہے +

جواب ویدانتی - سکھپت اوستھا میں جہاں کہ دُکھ اور سُکھ کا ابھاو ہوتا ہے۔ اسے آنندمئی کوش کہتے ہیں کیا آپ اسی کو آتما سمجھتے ہیں؟

نیا یک - بیشک۔ ہم کیا آپ خود بھی اسی کو آتما سمجھتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے بگیان مئی کے اندر آنندمئی کا ذکر کیا تھا +

ویدانتی - آنندمئی کوش کے بیچ اگیان بھی شامل ہے۔ آپ نے فقط اسی کو آتما سمجھا ہے حقیقت میں مراد چیتن سے ہے!

بھٹ کامت - آتما نصف تو جڑھ ہے اور نصف چیتن۔ کیونکہ پُرش کا یہ بیان کرنا کہ میں جڑھ روپ ہو کر سو گیا تھا۔ اس میں دونوں حالتیں پائی جاتی ہیں۔ یعنی جڑھ رُوپ اور جڑھ کو جاننا یعنی چیتن رُوپ۔ گویا آتما دونوں روپ سے ملا ہوا ہے اور شرتی پرمان بھی ہے کہ چیتن روپ گیان کا کبھی ابھاو نہیں ہوتا۔ اسلئے سکھوپت اوستھا میں جبکہ اُس کا کسی طرح ابھاو نہیں ہے وہ جڑھ اور چیتن دونوں رُوپ سے پرکاش دے رہا ہے۔ جیسا کہ ٹٹانا جانور میں دونوں طرح کا روپ دکھائی دیتا ہے

سانکھ کامت - آتما انس روپ نہیں ہے۔ یعنی تقسیم شدہ نہیں ہے۔ اور چیتن رُوپ ہے۔ اور جسقدر بھاگ اُس میں جڑھ کا پایا جاتا ہے وہ بھاگ یعنی

حصّہ پرکرتی ہے +

سوال نیایک - پرکرتی اُس میں کیوں شامل رہتی ہے؟

جواب - اس کے بھوگ اور موکھش کے لئے - کیونکہ وہ بکاروں سے ملی ہوئی ہے اور تینوں گنوں سے بھی گویا چیتن اور پرکرتی ایک روپ ہوئے ہیں - اسلیئے جبتک کہ اُن کا گیان نہیں ہوتا بندہ اور موکھش بھی بنا ہُوا ہے یعنی کوئی دکھی اور کوئی سُکھی نظر آتا ہے - اور یہی دلیل آتما کے الگ ہونے کی بہی ہے - کیونکہ اگر سب کا آتما ایک ہوتا تو ایک کے سُکھ سے تمام سُکھی اور ایک کے دُکھ سے تمام دُکھی ہو جاتے **شُرتی پرمان** - کہ مہتت سے پرے ابگیت ہے - یعنی پرکرتی - اور **شُرتی** - کہ آتما آسنگ ہے - پس شُرتیوں سے بھی پرکرتی اور آسنگ رُوپ آتما کا جدا جدا ہونا ثابت کیا گیا ہے +

ایشر نے بچار میں

پاتانجل - پرکرتی چیتن کے نزدیک ہو کر اُسکی ستا کو حاصل کرتی ہے اور ستا سے ملی ہوئی جیووں سے الگ رہتی ہے - **شُرتی** - کہ وہ پردہان اور جیو کا پتی ہے -

برہ دارن میں اُسی کو انتریامی رُوپ لکھا ہے - پانچ کلیش رہت کو پُرش بمعنی ایشر کہتے ہیں - یعنی کرم اور کرموں کے پھل سے یعنی دُکھ اور سُکھ سے جو الگ ہے وہی ایشور ہے اور وہی چیتن رُوپ اور جیو کی طرح آسنگ ہے - اور سب کا پریرک ہے - کیونکہ اُسی سے تمام جگت کا انتظام قایم رہتا ہے - **شُرتی پرمان** - کہ بایُو اور آگ - چاند اور سورج سب اُسی کے خوف میں کام دے رہے ہیں +

ویدانتی - ایشور بھی آسنگ ہے اور جیو بھی پھر دونوں میں تمیز کس طرح ہوتی ہے؟

جواب۔ دُکھ اور سُکھ کا ہونا جیو کا دہرم نہیں - انتہہ کرن کا ہے۔ مگر جیو اسے اپنا مانتا ہے [illegible] لیئے اُن کے پہل کو بھوگتا ہے اور ایشور اُنہیں اپنے نہیں مانتا۔ اِس لیئے اُسے کوئی [illegible] کلیش بہی نہیں ہوتا +

نیایک۔ پاتانجل کی رائے سے ہمارا اسقدر اختلاف ضرور ہے کہ وہ آسنگ روپ میں پریرنا بھی مانتا ہے اور ہم نہیں مانتے۔ کیونکہ آسنگ ایشور میں نت گیان اور نت اِچھیا اور نت پریتن تین گُن پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ایشور کو جو پُرش کہا گیا ہے وہ بھی اِسی لیئے کہ اُس میں متذکرہ بالا تینوں گُن ہمیشہ رہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ شُرتی نے بہی اُسے ست کام اور ست سنکلپ لکھا ہے +

ہرن گربھ اُپاسک۔ ایشور میں نت اِچھیا وغیرہ گُن ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ نت اِچھیا کے ہونے سے انتظام قایم نہیں رہ سکتا۔ مثلاً جب اُس میں بارش ہونیکی خواہش ہوگی تو لگاتار بارش ہوتی رہیگی۔ یعنی سلسلہ بارش ختم نہیں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اِس لیئے ہرن گربھ سے ہی مراد ایشور کی ہے۔ اور تمام سوکھشم شریروں کا ابھمانی وہی ہے۔ یعنی مجموعہ عناصر لطیف کا۔ اور اُسکی تعریف میں اودگیت برہمن کا پرمان ہے۔ جہاں مفصل بیان کیا گیا ہے +

سوال۔ کیا شریروں کے ابھمان سے وہ جیو نہیں کہلائیگا؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ کرم کے ابھمان سے جیو ہوتا ہے۔ شریروں کے ابھمان سے نہیں

بیراٹ بادی۔ لنگ شریر کوئی بہی نہیں ہے۔ یعنی استہول جسم بغیر اور کچھہ دکھائی نہیں دیتا۔ اِس لیئے بیراٹ رُوپ کے سوائے اور کوئی ایشور نہیں ہے۔ اور سہسر ا پرکھا سے اُس کا پرمان مل سکتا ہے +

برہما او پاسک - بیراٹ کا رُوپ ایشور نہیں ہوسکتا - کیونکہ اگر ہاتھ پاؤں کی زیادتی سے مراد ہوتی - تو بہت قسم کے کیڑے مکوڑے بھی ایسے پائے جاتے ہیں - مگر وے ایشور نہیں کہلاتے - اسلئے برہما کے سوائے اور کوئی ایشور نہیں ہے - اور وہ چار مکھوں والا ہے - اور بیٹا کی خاطر اُسکی اوپاشنا ویدمیں لکھی ہے +

ویشنومت - برہما ایشور نہیں ہے کیونکہ وہ بشن کے نابھ سے پیدا ہُوا ہے وغیرہ وغیرہ بیشمار مت ہیں - اور جُدا جُدا سروپ سے ایشور کو مانتے ہیں - مگر مختلف متوں کے ہونے کا باعث یہی ہے - کہ شرتی ارتھوں میں پورن بچار نہیں ہوتی - یعنی مدعا فہمی نہیں ہوتی +

سوال - کیا بھید بادیوں میں کوئی مت ماننے لایق ہے - یا نہیں ؟

جواب - بھید یا ابھید باد سے کچھہ مطلب نہیں ہے - مگر جس بچار کے ہونے سے کسی مذہب کے ساتھہ بھی عداوت نہیں ہوتی - وہی مت اور مذہب اچھا ہی ورنہ کوئی مت اچھا نہیں - اور ایسے بچار سے مراد بھی تت بچار کی ہے - جو دلیل اور وید پرمان سے بھی بخوبی ثابت ہے - مثلاً شرتی میں مایا کو جگت کا اُپادان کارن اور چیتن کو نمت کارن لکھا ہے - جس سے تمام جگت پورن ہو رہا ہے - گویا اس واکیہ یعنی کلام سے کسی مت کو بھی مخالفت نہیں ہے - اسی طرح ناپنی اونشد میں مایا کو تموگن والی کہا ہے - اور انہو سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے - شرتی میں مایا کی دو شکتیاں بیان کی گئی ہیں - یعنی جڑھ روپ اور موہ رُوپ - موہ روپ سے بدھی ناقص ہو جاتی ہے - اور جڑھ روپ سے مراد گھڑا وغیرہ پدارتھوں کی ہے - چونکہ شاستر کے بچار سے مایا کو انربچنی لکھا ہے - اور مایا دو طرح سے اپنے روپ کو

دکھائی دیتی ہے۔ یعنی اگیانی کو ست روپ ہوکر اور موکھشو کے لئے انربچنی روپ ہوکر۔ لہذا اُسے ذیل میں درج کرتے ہیں ÷

انربچنی کے بچار میں

جس طرح بستر کے لپیٹ دینے سے بستر کی تمام تصویریں بند اور اُسے کھولدینے سے تمام ظاہر ہوجاتی ہیں۔ اسی طرح جگت کے ظاہر اور پوشیدہ ہونے میں اسکا کارن ایک مایا ہی ہے اور کوئی نہیں۔ مگر وہ جگت کو ناش یعنی خالی کردینے کی قوت نہیں رکھتی ہے۔ اسلیئے مجبور ہے۔ یعنی مختار نہیں ہے۔ اور جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ آسنگ روپ چیتن کو اسی نے سنگی بناکر دکھا دیا ہے تو اس لحاظ سے اسے مجبور نہیں کہہ سکتے۔ یعنی خود مختار کہنا پڑتا ہے۔ اور شُرتی پرمان سے اسکی تائید بھی ہوتی ہے۔ یعنی لکھا ہے کہ مایا نے ہی اپنے آپ میں عکس کو لیکر جیو اور ایشور کو بنا دیا ہے گویا آسنگ کو سنگی بنا دیا ہے ÷

سوال۔ اگر مایا شکتی چیتن کو جگت بنا سکتی ہے تو چیتن کے وکاری ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ اور بدیں صورت کوٹستھ بھی کوئی نہیں ہے۔

جواب۔ اس بیان سے کوٹستھ کا ناش ہونا نہیں ثابت ہوتا۔ بلکہ یہ کہ مایا کی طاقت ایک ایسی طاقت ہے جس کے سبب ناممکن امور بھی ممکن دکھائی دیتے ہیں۔ اور مایا میں ایسی طاقت سته سدھ ہے۔ یعنی آپ سے آپ ہے۔ **مثال**۔ جیسا کہ آگ میں گرمی اور جل میں پتلاپن اور پتھر میں کٹھورپن آپ سے آپ ہے اسی طرح مایا شکتی مایا میں آپ سے آپ ہے۔ اس لئے جبتک کہ اسکی حقیقت سی

ناواقف رہتے ہیں وہ اسچریہ رُوپ یعنی تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے۔ اور جب اُسے
جان لیا جاتا ہے وہ خود ناش ہو جاتی ہے۔ مثلاً ہم مایا کی حرکات سے واقف رہتے
ہیں۔ اسلیئے ہمیں کبھی بکلپ پیدا نہیں ہوتی اور دنیا یک لوگوں کی طرح جو لوگ جگت کو
ست مانتے ہیں یعنی مایا کی حرکات سے ناواقف رہتے ہیں اُنہی کو بیشمار طرح کی بکلپ
پیدا ہوتی ہیں۔ پس مایا کی بحث میں جو بکلپ بھی پیدا ہوتی ہیں اونہیں بھی چھوڑ
دو اور اُس کے دور کرنے کا جلد اوپائے کرو۔

سوال ۔ جبتک یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کا ثبوت کیا ہے اوسکے دور کرنے کا۔ یعنی اُسکے
توڑنے کا اوپائے کیا ہو سکتا ہے؟

جواب ۔ اُسکے سروُپ کے جاننے میں تو بڑے بڑے پنڈت بھی عاجز رہتے ہیں۔
حالانکہ دنیا جو مایا کا فعل ہے وہ ظاہرا دکھائی دیتی ہے۔ مگر نہ اُسے کوئی ست بیان
کر سکتا ہے اور نہ است۔ بالفرض اگر کوئی جگت کی بوستھا کو یعنی جگت ہونے کے
سلسلہ کو بیان کرنیکا قصد بھی رکھتا ہے تو ہم یہ سوال کرینگے۔ کہ نطفہ اور جسم کے
ہونے میں اول سلسلہ کس طرح سے ہوُا ہے۔ اور پھر یہ کہ نطفہ کی حالت میں جب
عضو یعنی انگ تیار ہونے لگتے ہیں تو وہ کس طرح سے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اُس
میں جیتن ستا کیونکر داخل ہو جاتی ہے؟

جواب میں سبھاوبادی ۔ نطفہ کی شکل سے عضوؤں کا بن جانا نطفہ کے سبھاؤ
میں داخل ہے۔

سوال ویدانتی ۔ اس بات پر یقین ہونے کی اگر کوئی وجہ ہے تو بیان کرو۔
جواب ۔ (الوئے وتریک سے) کیونکہ جہاں بیرج ہوتا ہے وہاں اُسکے انگ بھی

ہوجاتے ہیں۔جہاں نہیں ہوتا وہاں نہیں نکلتے +

ویدانتی ۔یہ بھی غلط جواب ہے۔کیونکہ بانجھہ یعنی عقیمہ عورت میں نطفہ کسی شکل کو قبول نہیں کرتا۔اسلیئے غور کرنے سے بخوبی روشن ہوجائیگا کہ کہاں نطفہ اور کہاں اُس سے انسان کی شکل۔یعنی کچھہ سمجھہ میں نہیں آئیگا کہ یہ کس طرح سے پھیلاو پھیل جاتا ہے۔علی ہذالقیاس تخم بوہڑ سے درخت بوہڑ کا ہونا وغیرہ وغیرہ۔غرض جب غور کرتے کرتے کچھہ بھی سمجھہ میں نہیں آئیگا۔تو لاچار قایل ہوکر یہی کہنا پڑیگا۔کہ جوکچھ کہ دنیا نظر آتی ہے وہ سب مایا ماتر ہے۔ اور نہ اُسکے سلسلہ کا ہونا کہ کس طرح ہؤا بیان میں آسکتا ہے۔اور نہ ہم اُسکے بیان کرنے میں دعویدار ہوتے ہیں۔اور بعض لوگ جو دنیا کے آغاز کو کہ کس طرح سے ہؤا دعوے کیساتھہ بیان کرنا چاہتے ہیں کھنڈن گرنتھ میں پنڈت ہرکھہ عرنے اُن کو خوب جواب دیا ہے۔غرض جگت کے پدارتھ جو اچنت رچنا روپ ہیں یعنی کسی طرح بھی جانے نہیں جاتے۔اُس کا کارن فقط مایا کو سمجھو۔اور اسی بات کو سمجھہ میں لاؤ۔یعنی یقین میں لاؤ۔

سوال۔کس طرح سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مایا جگت کا کارن ہے ؟

جواب۔سکھوپت اوستھا سے۔کیونکہ اُس میں جاگرت اور سُپن سرشٹی دونوں کا ابھاو ہوتا ہے۔اس لئے وہی اوستھا بیج رُوپ اوستھا ہے۔اور کارن روپ جیسا کہ تخم کے بیچ تمام درخت پوشیدہ ہے اور اُسی سے ظاہر ہوجاتا ہے۔اسیطرح سکھوپت اوستھا تخم روپ ہے۔اور وہی جاگرت و سُپن دونوں طرح کی سرشٹی کا کارن ہے اور اُسی کو آنندمئی کوش اور ایشور بھی کہتے ہیں +

سوال۔کہاں آنندمئی کوش اور کہاں سرنگیہ ایشور ؟

جواب۔مایا روپ کارن میں جیو کی تینوں حالتیں بدل جاتی ہیں۔اسلیئے جیو جب

سکھوپت کی حالت کو پراپت ہوتے ہیں اُن کے ہردے کی تمام باسنا سکھوپت اوستھا میں یعنی تخم روپ اوستھا میں چلی جاتی ہے۔ اور وہاں جمع ہو کر مانند ایک بڑے بادل کے ہو جاتے ہیں۔ اُس صورت میں جبکہ چیتن کا عکس اُس میں پڑتا ہے۔ اُسی کو ایشور کہتے ہیں۔ گویا تمام کے ہردے کی باسناؤں کو جان لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اُسے انتریامی روپ کہتے ہیں ✦

سوال۔ اس میں کوئی پرمان بھی ہو سکتا ہے؟

جواب۔ مانڈوک اوپنشد کا یعنی اُس میں آنندمئی کوش کو سب کا ایشور بتلایا ہے۔ اور مایا میں اوس بات کا تعجب بھی نہیں ہو سکتا کہ آنندمئی کوش سرب گیہ ایشور کیونکر ہو سکتا ہے

سوال۔ پانچوں کوشوں میں سے کوئی کوش بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر آنندمئی کوش کی جس سے مراد ایشور کی ہے کیوں پرتکش نہیں ہوتا؟

جواب۔ جس طرح باسنا ہوے میں جمع رہتی ہیں اور اُن کا سروپ پرتکھش کبھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح وہ وگیان مئی وغیرہ کوشوں میں ظاہر دکھائی نہیں دیتا۔ مگر اُس کا ہونا کوشوں میں کیا تمام جگت میں پایا جاتا ہے اور تمام طرح کی سرشٹی کو وہی طاقت دے رہا ہے۔ بلکہ برہ دارن اوپنشد میں بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ✦

ایشور ہی جگت کا اُپادان کارن ہے

جیسا کہ بستر کا کارن سوت اور وہ اُسی میں بیاپک بھی ہے ✦

سوال۔ سوت کیطرح جبکہ تمام بستوؤں کا کارن الگ الگ موجود اور دکھائی دیتا ہے پھر ایشور کو سب کا اُپادان کارن کیوں کہا گیا ہے؟

جواب - اگر کارن اور کارج میں وچار پیدا ہو جاوے تو اس سوال کا جواب خود بخود حاصل ہو جاتا ہے - مثلاً سوت اور سوت کا کارن اُسکے نازک روم ہیں - پھر اُن کا کارن اُن سے سوکھشم پرمانوں روپ - غرض سوکھشم سے سوکھشم جہانتک کہ وچار کا آخیر انجام ہے اُسی کو ایشور کہتے ہیں - کیونکہ جو پرمانوں سوکھشم سے سوکھشم یعنی یہانتک ہیں کہ دکھائی بھی نہیں دیتے - پھر اُن کو کوئی انسان کس طرح بنا سکتا ہے - گویا اس دلیل سے بھی ظاہر ہے کہ سوائے ایشور کے اور کوئی کارن نہیں ہو سکتا - اور جس طرح سوت بستر کا روپ ہو کر بستر سے جدا نہیں ہے اُسی طرح بستر بھی سُوت سے جدا کچھ نہیں ہے - اس مثال سے ایشور جگت روپ پایا جاتا ہے اور جگت ایشور روپ - اور جس طرح سُوت کے سکوچ سے یعنی اُسکو لپیٹ لینے سے بستر اکٹھا ہو جاتا ہے اور کھول دینے سے پھیل جاتا ہے - اُسی طرح سے ایشور میں جگت بھی - یعنی نہ سوت کی طرح بستر خود مختار ہے اور نہ ایشور کی طرح جگت - ایشور کے خود مختار ہونے میں گیتا کا پرمان - کہ ایشور جو سب کے دل میں مقیم ہے وہی تمام جیووں کا پریرک ہے یعنی ستا دینے والا - **مثال** جسطرح پنگھوڑے کو پھرانے والا کوئی اور انسان ہوتا ہے - اسی طرح جسم میں ایشور جسم کا پھرانے والا ہے - گویا جسم کو مانند پنگھوڑے کے اور آہنکار کو اُس کا سوار اور شُبھ اشُبھ کرموں کو پنگھوڑے کی گردش اور ایشور کو اُس کے گھُمانیوالا سمجھو - بلکہ دریودھن کے قول سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اُس نے کہا ہے - کہ میں دھرم کو بھی جانتا ہوں اور ادھرم کو بھی مگر میری توجہ جب ہوتی ہے ادھرم میں ہوتی ہے - اس لئے میں جانتا ہوں - کہ میرے دل کے اندر پریرنا کرنے والا کوئی اور دیو موجود ہے *

سوال - اگر تمام کاموں کا ہونا ایشور کے اپنے اختیار میں رہتا ہے تو کسی کام کے

لئے بھی اپنی اپنی کوشش کرنا فایدہ مند نہیں ہے بلکہ لاحاصل ہے +

جواب - یہ اعتراض بھی نہیں آسکتا - کیونکہ پرشارتھ روپ یعنی کوشش بھی وہی آپ ہے

سوال - پھر اُسے پریرک کیوں کہتے ہیں ؟

جواب - پریرنا لفظ سے مراد آسنگ برہم کی ہے جسے جانکر موکھش حاصل ہو جاتی ہے

شرُتی کا پرمان - کہ چاند اور سورج دیوتا اُسی ایشور کے خوف میں حکم کے تابع رہتے ہیں - اِس لئے وہ جگت سے الگ ہے یعنی اسنگ پایا جاتا ہے - اور انتریامی رُوپ ہے - اسی طرح یاگولک نے بھی گارگی کو سمجھایا ہے کہ چاند اور سورج کی گردش اوسی پرماتما کے خوف سے جاری رہتی ہے - پھر اور شرُتی - کہ پرماتما ہی سب کے بیچ ہوکر سب کا پریرک بنا ہُوا ہے - پس وہی ایشور تمام جگت کا کارن رُوپ ہے - اور مانند اُن تصویروں کے ہے جو ایک بستر پر بنی ہوئی ہیں - اور تمام جگت کو اپنے آپ میں لپیٹ لیتا ہے اور پھر اپنے وجود سے ظاہر بھی کر دیتا ہے - مگر جگت کی پیدایش اور فنا میں جیووں کے کرم لازمی ہوتے ہیں - یعنی حقیقت میں کرموں کے سبب ہی جگت کی اوتپتی اور ابھاؤ ہوتا ہے +

سوال - اوتپتی اور ابھاؤ سے مراد کیا ہے ؟

جواب مثلاً دن اس کا نام اوتپتی ہے اور رات کا نام ابھاو - جاگرت اوستھا اوتپتی ہے - اور سکھوپت اُس کا ابھاو - آنکھوں کا کھول دینا اوتپتی - اور بند کر لینا ابھاو ہے - وغیرہ وغیرہ - غرض جگت کے اوتپتی اور ابھاو ہونے میں جو شکتی پائی جاتی ہے وہ اسی قسم کی ہے - کیونکہ نہ تو اُس میں کوئی آرنبھ باد ہے - جیسا کہ نیایک لوگ مانتے ہیں اور نہ پرنام باد ہے - جیسا کہ سانکھی مانتے ہیں +

سوال - ایک ایشور دو طرح کی سرشٹی کا اُپادان کارن کس طرح ہو سکتا ہے - یعنی جڑھ کا بھی اور چیتن کا بھی ؟

جواب - مایا کے سبب سے تو جڑھ سرشٹی کا کارن ہے اور خود چدابھاش ہے - اسلئے جیووں کا یعنی چیتن سرشٹی کا بھی +

سوال - اس طرح سے سوریشر اچاریہ کی رائے اور آپکی رائے میں بہت بڑا اختلاف ہو جاتا ہے - کیونکہ آپ نے تو مایا والے کو اور اُس سے شدہ برہم کو جگت کا اُپادان کارن بتلایا ہے ؟

جواب - جس طرح جیو اور گوشت میں بہ سبب اسکے کہ ان دونوں میں الوان ادھیاس بنا ہوا ہے اور اُن کی جدائگی معلوم نہیں ہوتی اُسی طرح ایشور اور برہم میں بھی کوئی بھید نظر نہیں آتا - اس لئے مغالطہ پیدا ہو جاتا ہے +

سوال - آپ کس طرح سے جانتے ہیں کہ ایسے مہاپُرش کو یعنی (سوریشر اچاریہ) کو مغالطہ ہو گیا تھا ؟

جواب - شرتی کے معنوں پر غور کرنیسے - مثلاً شرتی میں لکھا ہے کہ ست اور گیان اور اننت روپ جو برہم ہے اُسی سے پانچوں بھوت پیدا ہوئے - اور اُسی سے تمام قسم کی ہوویات اور غلہ اور جسم - گویا اس شرتی کے معنوں سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جگت کا اُپادان کارن ایشور نہیں ہے بلکہ شدہ برہم - مگر جب شرتیوں کو اوّل سے آخیر تک بغور دیکھا جاوے تو ایشور اور برہم میں جو الوان ادھیاس کے سبب مغالطہ بنا ہوا ہے - وہ دُور ہو جاتا ہے مثلاً بعض بعض شرتیاں بطور حوالہ کے جن سے بیان مذکورہ کی تائید ہوتی ہے ذیل میں درج کرتے ہیں - ۱ - شرتی - ست چت اور اننت روپ برہم من اور

بانی کا وشئے نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شُدہ برہم جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے کیونکہ وہ اسنگ ہے۔ ۲۔ شُرتی۔ جگت کی پیدائش مایا والے سے ہوئی ہے یعنی ایشور سے۔ ۳۔ شُرتی سکہ آنندمئی رُوپ جو ایشور ہے اُسی کی اس خواہش سے کہ میں ایک سے بہت ہو جاؤں جگت کی پیدائش ہوئی۔ کہ آنندمئی سے ہرن گربھ ہو گیا یا یہ کہنا چاہیئے۔ کہ سکھوپت کی حالت سے سُپن کی حالت میں ہو گیا۔ اور پھر ہرن گربھ سے بیراٹ روپ یعنی سُپن کے بعد جاگرت رُوپ +

پیدایش کے بیان میں

بعضوں کی رائے ہے کہ دنیا کی پیدائش سلسلہ وار ہوئی ہے جیسا کہ باپ کے بعد بیٹا اور بیٹے کے بعد پوتا۔ اور بعضوں کی رائے میں یہ کہ جو کچھہ ظہور ہوا ہے وہ بغیر کسی سلسلہ کے ہوا ہے۔ یعنی ایک بار ہی سب کچھہ ظاہر ہو جاتا ہے جیسا کہ سپن کی حالت میں جو سرشٹی نظر آتی ہے وہ کبھی کبھی سلسلہ وار اور کبھی بغیر سلسلہ کے۔ مثلاً بعض دفعہ یہ نظر آتا ہے کہ باپ اول موجود ہے اور بیٹا اُسکے بعد پیدا ہوا ہے اور کبھی یہ کہ جس وقت باپ دکھائی دیتا ہے بیٹا بھی اُسی وقت موجود ہوتا ہے۔ ہرن گربھ اور بیراٹ دونوں کی الگ الگ سرشٹی میں چند مثالیں درج کی جاتی ہیں۔ ہرن گربھ سے مُراد سوکھشم سرشٹی کی ہے۔ اور بیراٹ سے مراد استھول کی۔ سوکھشم سرشٹی مانند سایںگ کال (غروب آفتاب کے بعد) اور استھول مانند مدھیان کال کے (بوقت ۱۲ بجے دن کے) ہے۔ سوکھشم سرشٹی مانند سادی تصویروں کے اور استھول مانند رنگدار تصویروں کے ہے۔ سوکھشم سرشٹی مانند اُس کھیت کے ہے جو ابھی پھٹنے لگا ہے۔ اور استھول مانند پکا کھیت کے

بیراٹ روپ سرشٹی کو گیتا کے گیارھویں ادھیائے میں بھی مفصل بیان کیا ہے۔ اور سہسر اپرشامیں بھی۔ خلاصہ بیان یہ ہے کہ آنند مئی کوش روپ ایشور۔ اور ہرن گربھ۔ اور بیراٹ۔ اور برہما۔ بشن۔ شو۔ اندر۔ اگنی۔ گنیش۔ بھیروں۔ میرال۔ مارکا دیوی۔ یکھش۔ راکھش۔ برہمن۔ چھتری ویش۔ شودر۔ گائے۔ گھوڑا۔ مرگ پکھشی۔ گرڑ۔ پیپل۔ بوہڑ وغیرہ وغیرہ تمام درجہ بدرجہ ایشور ہی ہیں۔ اور اُن کی پوجا اور پھل بھی اُن کے درجہ مطابق ویسا ہی ہے۔ مگر تمام جیو اور ایشور یعنی جڑھ اور چیتن جو کچھ کہ نظر آتا ہے ادوتی روپ برہم میں سپن کی طرح نظر آتا ہے اسلئے موکھش بغیر گیان کے نہیں ہوتی +

سوال۔ جبکہ جیو اور ایشور اور برہم تینوں کے سروپ میں کوئی بھید نہیں پایا جاتا تو پھر یہ کیوں خیال کرتے ہو کہ جیو اور ایشور بھی جگت کا ہی روپ ہیں۔ یعنی ہماری رائے میں وہ برہم میں سپن سرشٹی کی طرح نہیں ہیں؟

جواب۔ آنند مئی کوش کو ایشور اور وگیان مئی کوش کو جیو کہتے ہیں۔ پھر اُن کے جگت ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ اور بدیں صورت جب ایشور اور جیو دونوں مایا کے سبب کلپنا ماتر ہیں۔ پھر اُن کی سرشٹی کی بابت کہ وہ مایا کلپت ہے۔ کیا شبہ ہوسکتا ہے اور ایشور کے اُس سنکلپ سے کہ میں ایک سے بہت ہو جاؤں ہو جانے تک جو سرشٹی ہے اُسے جیو سرشٹی کہتے ہیں +

سوال۔ اگر ادوتی روپ برہم کے سوائے اور کوئی بستو بھی ست نہیں ہے۔ تو پھر جیو اور ایشور کے بچار میں اسقدر جھگڑا اور بحث کیوں کیجاتی ہے؟

جواب۔ اودیا کے باعث۔ یعنی جبتک کہ ادوتی روپ برہم کا گیان نہیں ہوتا۔

تب تک خواہ کوئی گھاس اور پتھر کا پوجاری ہو خواہ بشنو وغیرہ دیوتاؤں کا۔ وہ اودّیا جال کے اندر پڑا ہؤا ہے اور بے فایدہ ایک دوسرے کے جھگڑوں میں اپنی عمر کو گذار دیتا ہے۔ اسی طرح ناستک بادیوں سے سانکھ مت والوں تک جو جیو کے سروپ میں جھگڑا بنا رہتا ہے وہ بیہودہ جھگڑا ہے۔ اس لئے ایسے اگیانیوں کو دیکھکر جو خالی بحث میں رہنے والے ہیں ہم اپنا کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ مگر اُن پُرشوں کو دیکھکر جو اپنی موکھش کے خواہشمند پائے جاتے ہیں ہمیں یہ خیال ضرور رہتا ہے کہ اُن کو کسی نہ کسی طرح جلد سروپ کی پراپتی ہو جاوے۔ اور تت دنیا پرشوں کو دیکھکر جن کو اپنے سروپ میں پراپتی ہو چکی ہے ——— ہمیں اتی انند ہو جاتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ادوتی برہم کے ساکھشات گیان ہوئے بغیر نہ تو بدیہ مکتی حاصل ہوتی ہے اور نہ جیون مکتی۔ اس لئے گیانی پُرشوں کے بغیر تمام جیو سرشٹی کے اندر خواہ کوئی جیو بھیکھ کے مانگنے والا ہو خواہ کوئی راج سکھ کے بھوگنے والا۔ دونوں ایک مانند کے ہیں۔ یعنی کسی بھی مطلب اور مدعا کے نہیں ہیں جیسا کہ خواب کے اندر راجا اور بھیکھاری دونوں کا ہونا اکارتھ یعنی بےمعنی ہے۔ پس اُس پُرش کے لئے جسے موکھش کی اچھیا رہتی ہے یہی واجب اور لازمی ہے کہ جیو اور ایشور کے جھگڑوں کو چھوڑ کر کیول برہم کے وچار میں آسقت ہو جاوے۔ اور اُسی میں اپنے نسچہ کو قایم رکھے +

سوال۔ جیو اور ایشور کے وچار کو جبکہ نہ آپ نے چھوڑا ہے اور نہ سانکھ اور یوگ والوں نے۔ پھر ہمیں اُس کے چھوڑنے کی کیوں ہدایت کرتے ہو۔ مثلاً سانکھ مت سے جو سروپ جیو کا ثابت ہوتا ہے یوگ مت سے وہی ایشور کا ثابت ہوتا ہے۔ اور تتومسی مہا واکیہ کے وچار میں جہانکہ تت سے مراد جیو کی اور توم سے مراد ایشور

کی ہے۔ اُس وچار میں آپ نے جیو اور ایشور کا تیاگ نہیں کیا۔ پھر ادوتی روپ برہم کا گیان کس طرح ہو سکیگا؟

جواب۔ تت اور توم پد کی وچار یعنی جیو اور ایشور کی وچار سے ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جیو اور ایشور کو ست مان لیا جاوے بلکہ یہ کہ اُن کی وچار کرتے ہوئے برہم کا گیان ہو جاتا ہے +

سوال۔ تت اور توم پد کی وچار میں بھاگ تیاگ لکھشنوں کی کیا ضرورت ہے؟

جواب۔ فقط یہ کہ جیو جو مایا کے انادی چکر میں پڑے ہوئے جیو اور ایشور میں بھید مان رہے ہیں اُن کو اصلی بھید معلوم ہو جاوے۔ مثلاً جلا کاش اور میگھ آکاش کی مثال سے سمجھ آسکتی ہے۔ یعنی جل آکاش جل کے آسرے اور میگھ آکاش میگھ کے آسرے سے ہے۔ اسی طرح سے جیو اور ایشور بھی ہے۔ یعنی انندمئی کوش ایشور ہے۔ وہ مایا کے آسرے ہے۔ اور وگیان مئی کوش جیو ہے۔ وہ بدھی کے آسرے ہوتا ہے گویا اُن کا آسرا خود کلپت آسرا ہے۔ پھر جیو اور ایشور سے کیا پریوجن ہو سکتا ہے۔

دوسری مثال۔ گھٹ آکاش اور مہا آکاش کی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس طرح گھٹ آکاش اور مہا آکاش میں کوئی بھید نہیں اسیطرح کوٹستھ اور برہم میں کوئی بھید نہیں +

سوال۔ بہرحال کچھ ہی ہو۔ تت اور توم پد کے معنی جیو اور ایشور کے ہیں جسے آپ بھی مانتے ہیں۔ پھر تعجب کی بات یہ ہے کہ سانکھ اور یوگ مت کی رائے سے آپ کا کیوں اتفاق نہیں ہوتا؟

جواب۔ کسی لکھشن بستو کے یعنی کسی مدعا کے ظاہر کرنے میں جو جو کچھ کہ بیان کرنا

پڑتا ہے غرض اُس بیان سے نہیں ہوتی فقط مدعا سے ہوتی ہے جیساکہ ان مٹی کوش کے بیان سے جس کا ذکر ہمنے اول کر دیا ہے۔ ہماری مراد ان مٹی یعنی جسم سے نہیں تھی۔ کیونکہ وہ آتما نہیں ہے۔ اسی طرح جیو اور ایشور کے بیان کرنے کا یہ نتیجہ نہیں ہوتا کہ اُس سے سانکھہ اور یوگ مت کا کوئی مقابلہ کیا جاوے۔

سوال۔ سانکھ اور یوگ مت کے انوسار کچھہ مختصر حال بیان کرو؟

جواب۔ وہ لوگ جیو اور ایشور میں بھید مانتے ہیں۔ اور جیو جیو میں بھی اور جگت کو ست روپ مانتے ہیں ❖

سوال۔ کیا سانکھ مت کو مان کر جیو کی موکھش ہونے میں کوئی اعتراض ہوسکتا ہے؟

جواب۔ اگر کوئی آپ سے یہ بیان کرے کہ نہ بیٹا کو کبھی موت ہوتی ہے اور نہ استری کو یعنی دونوں ہمیشہ قایم رہنے والے ہیں کیا آپ اس گیان کو سچا تسلیم کرینگے؟

سوال۔ اس قسم کا گیان کہ وہ ہمیشہ زندہ رہینگے ہونا ناممکن بات ہے۔ یعنی ایسا گیان کبھی کسی کو نہیں ہوسکتا ہے؟

جواب۔ پھر یہ گیان بھی کبھی نہیں ہوسکتا کہ پرکرتی کو ہمیشہ سے ست مان کر یہ کہا جاوے کہ جیو سے اسکا کبھی بھی سنگ نہیں ہوتا۔ یعنی جیو ہمیشہ اسنگ رہتا ہے۔ اور یہ بھی کہ جیو جو ایشور سے الگ رہ کر ایشور کے اختیار میں رہتا ہے۔ یعنی آزاد نہیں رہتا پھر اسکی موکھش ہونا بھی مان لیا جاوے۔ غرض یہ بات مان کر کہ جگت الگ جیو الگ۔ ایشور الگ ہے۔ پھر جیو کو اسنگ ماننا اور جیو کا موکھش ہونا مان لینا کبھی بھی ممکن نہیں ہے ❖

سوال۔ پُرش اور پرکرتی کا سنبدھہ واستو سنبدھہ نہیں ہے فقط مایا ماتر بنا ہوا ہے

جواب - پھر سانکھی اور مایاوادی یعنی دونوں کے مت میں بھید کیا سمجھنا چاہیئے ؟

سوال - بھید ہونے کی دلیل تو ظاہر اور ثابت ہے - کیونکہ اگر سب کے آتما الگ الگ نہ ہوتے تو ایک کے دُکھ سے تمام دُکھی اور ایک کے سُکھ سے تمام سُکھی ہو جاتے مگر ایسا نہیں ہوتا ؟

جواب - مایا شکتی جسکی کہ تعریف ہیں پہلے کئی موقع پر ذکر کیا گیا ہے اُس سے کیا کچھ نہیں ہو سکتا - اور جبکہ شُرتی کا پرمان بھی موجود ہے - تو پھر اس قسم کے خیالات کو چھوڑ دینا مناسب ہوتا ہے - شُرتی کا پرمان - کہ حقیقت میں نہ کوئی بندہ ہے اور نہ کوئی موکھش اور نہ جگت کی اوتپتی ہے - اور نہ اُس کا پرلے اور نہ کوئی سادھن ہے اور نہ کوئی سادھن کے کرنیوالا - اور نہ کوئی ممُوکھشو ہے اور نہ کوئی مُکت گویا مایا کو ایک کام دھین گائے فرض کرو اور جیو ایشور کو اُس کا بچھڑا - جو دوی رُوپ دودھ کو پی رہے ہیں - دراصل وستو روپ ایک اودیت ہی ہے - اور برہم اور کوٹستھ کا بھید برائے نام بھید کہا گیا ہے - جیسا کہ گھڑآکاش اور مہا آکاش کا بھید - پس اودتی روپ برہم جیسا جگت اوتپتی سے پہلے تھا ویسا ہی اب ہے اور ویسا ہی آیندہ رہیگا - اور ویسا ہی موکھش کال میں ٭

سوال - جو لوگ جگت کو متھیا اور برہم کو ست مانتے ہیں بلحاظ اُن کے کاروبار کے انکو بھی دُکھوں اور سُکھوں میں مبتلا ہوتے اُسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح کہ ہم خود ہیں - پھر ہم میں اور اُن میں کیا تمیز ہو سکتی ہے ؟

جواب - دُکھ اور سُکھ بظاہر ایک برابر معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں اُن کا اثر گیانیوں کے دل پر ویسا نہیں ہوتا جیسا کہ اگیانیوں کے دل پر - گیانی اپنے افعال کو جن سے دُکھ اور سُکھ پراپت ہوتے ہیں پراربدھ کرموں کے اوشیہ ہونا خیال کرتا ہے - اس لیئے

وہ اُن کو بھوگتا ہُوا کلیش کو نہیں اُٹھاتا۔ اور اگیانی جسکی سمجھ گیانیوں کے خلاف ہوتی ہے اُس کا پھل بھی ویسا ہی بھوگتا ہے +

گیانی اور اگیانی کے اعتقادمیں

اگیانی کو یہ خیال رہتا ہے کہ ادوتی برہم جو نظر نہیں آتا پھر اُسکے ست ہونیکی دلیل کیا ہوسکتی ہے۔ یعنی برہم کوئی نہیں ہے۔ اور دنیا جو بظاہر نظر آتی ہے وہی ست رُوپ ہے اور اُسکے بھوگ پدارتھ بھی کسیطرح متھیا نہیں ہیں یعنی ست ہیں۔ اور گیانی جو تمام پدارتھوں کو سروپ سے متھیا جانتا ہے وہ اپنے آپکو کسی چیز میں بندھ یعنی گرفتار نہیں دیکھتا بلکہ سمجھتا ہے کہ اگیانی بھی محض بھاونا ماتر بندھا ہُوا ہے حقیقت میں اُسکو کوئی بندھ نہیں ہے

سوال۔ ادویت روپ برہم کا پرکاش کیوں نہیں ہوتا؟

جواب۔ چیتن روپ سے ہمیشہ اُس کا پرکاش رہتا ہے +

سوال۔ بیشک۔ مگر تمام جگہ میں نہیں +

جواب۔ کیا اگر کسی کو تمام جگہ چیتن کا ہونا دکھائی نہیں دیتا تو اُس سے چیتن کی ہستی کا ناش ہوجاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ جیسا کہ دویت روپ جگت بھی جو نظر آتا ہے تو تمام کا تمام کسی کو نظر نہیں آتا۔ مگر اس دلیل سے جگت کے ہونے میں کسی کو انکار نہیں ہوسکتا گویا جس دلیل سے دویت سے انکار نہیں ہوسکتا۔ پھر ادویت سے کس طرح ہوسکتا ہے

سوال۔ ادویت کے لفظ سے دویت کا ہونا آپ سے آپ ثابت ہوجاتا ہے۔ اسلیے دویت کا کھنڈن نہیں ہوسکتا؟

جواب۔ یہ اعتراض فضول ہے۔ کیونکہ جس طرح لفظ ادویت سے دویت کا گیان

ہوتا ہے اُسیطرح دویت سے ادویت کا +

سوال - دویت کا گیان چیتن سے ہوتا ہے ادویت سے نہیں ہوتا ؟

جواب - چیتن سے مراد ادویت روپ برہم کی ہے - اور وہ ست روپ ہے - گویا اِس دلیل سے سوائے اسکے کہ جگت است رُوپ اور مایا کا فعل ہے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا اس لئے جگت کو تیاگ کر ادمتی روپ برہم کا اعتقاد قایم کرو +

سوال - دویت رُوپ جگت جس کا کہ بہت عرصہ سے ابھیاس ہو چکا ہے - بار بار اسی کی یاد بنی رہتی ہے اسلئے وہ اُپائے جس سے وہ دُور ہو سکے بیان کرو +

جواب - ابھیاس ہونا چاہئے - یعنی جب دویت کی طرح ادویت کا ابھیاس ہوگا پھر دویت کا آپ سے آپ ابھاو ہو جاویگا +

سوال - ایسا ابھیاس کب تک ؟

جواب - جبتک ادویت میں نسچہ نہیں ہوتا +

سوال - کیا جب ادویت میں نسچہ ہو جائیگا پھر میری بھوک اور پیاس بھی جاتی رہیگی ؟

جواب - میں یا میری لفظ کے معنی اہنکار کے ہوتے ہیں - اور وہ انتہ کرن میں ہوتا ہے اور وہی مقام بھوکھہ اور پیاس کا ہے - گویا جبتک کہ انتہہ کرن بنا ہوا ہے - تب تک بھوکھہ اور پیاس دور نہیں ہوتی - اس صورت سے ادویت روپ آتما میں بھوکھہ اور پیاس کا اطلاق نہیں ہو سکتا +

سوال - انتہہ کرن اور چیتن دونوں ملے ہوئے ایک روپ ہو رہے ہیں - اسلئے انتہکرن کا دہرم یعنی بھوکھہ اور پیاس آتما میں داخل ہو جائیگا +

جواب - اُنکی یکتائی کا ابھیاس جو فرضی بنا ہؤا ہے اُسے چھوڑ دو - یعنی اُن کو سروپ سے الگ الگ جانو +

سوال - پہلے باسنائیوں نے اسقدر دبا رکھا ہے کہ اُن کو الگ الگ جاننے پر بھی وہ گیان پھر قایم نہیں رہتا ؟

جواب - اسکا اُپاؤ بھی سوائے ابھیاس کے اور کوئی نہیں ہے +

سوال - جس طرح آپ نے یہ بچار کیا ہے کہ مایا اچنت رچنا روپ ہے - اُسی طرح برہم بھی ہے - کیونکہ وہ کسی چنتا میں نہیں آتا - جب دونوں کا سروپ ایک ہی ثابت ہوتا ہے - پھر اس بات میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے کہ برہم بھی مایا کا فعل ہے جیسا کہ جگت +

جواب - برہم کے روپ کو اچنت روپ نہیں کہتے بلکہ سوچنت رُوپ - کیونکہ اوسکی بابت یہ چنتا ہو چکی ہے کہ وہ نت ہے اور ست روپ ہے +

سوال - آپ نے یہ خیال کس طرح سے کرلیا ہے کہ وہ نت اور است رُوپ ہے ؟

جواب - اسلئے کہ چیتن کی اوتپتی کا انبھو کسی کو نہیں ہوتا جیسا کہ جگت اوتپتی کا انبھو چیتن کو ہوتا ہے - اور جو جگت کی اوتپتی یعنی رچنا بھی اچنت رُوپ رچنا ہے - یعنی کوئی اُسے جان نہیں سکتا - مگر اس بات کے پرتکھش انبھو ہونے میں کہ چیتن ست روپ ہے اور جگت متھیا کسی کو بھی اعتراض نہیں ہے +

گیان کے پھل وچار میں

وہ لوگ جو برہم کو ادولی روپ مانتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ برہم اپرتکھش

نہیں ہے۔ اُن کا قول ایسا بیہودہ ہے جیسا کوئی زبان سے بولتا ہو اور پھر یہ بیان کرے کہ میرے مُنہہ میں زبان نہیں ہے +

سوال - کئی لوگ ویدانت شاستر کے معنوں سے واقف ہو کر بھی مثلاً یہ کہ برہم ست اور جگت متھیا ہے۔ پھر اُن کا بشواس قایم نہیں رہتا۔ اِس میں کارن کیا سمجھا گیا ہے ؟

جواب - یہ پاپ کرموں کا سبب ہے۔ کیونکہ جب ہردا یعنی دل صاف نہیں رہتا تب ایسا ہی ہوتا ہے۔ مثلاً چارواک یعنی ناستک کیسا عقلمند شخص تھا۔ پھر اُس نے جو شریر کو آتما ہونا بیان کیا ہے اوسکی اور وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ گویا مطلب یہ ہے کہ سرنشٹھ ہونیکا کارن خالی عقل یا ودیا نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ کہ عقل اور ودیا بھی ہو اور پاپوں سے خالی دل بھی ہو۔ ایسی صورت میں جب گیان حاصل ہوتا ہے تب کامناؤں کا بھی ناش ہو کر موکھش حاصل ہو جاتی ہے +

سوال - کامنا کسے کہتے ہیں ؟

جواب - جبتک کہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آتما اور انتہہ کرن کا بھید کیا ہے۔ یعنی اُنکا الگ الگ گیان نہیں ہوتا۔ تب تک جو جو خواہشات پیدا ہوتی ہیں اُن کو کامنا کہتے ہیں۔ اور جب اُن کے درمیان بھید معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر اگر کسی قسم کی خواہش پیدا ہو بھی جاوئے۔ تو اُس سے کلیش پراپت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آتما کو آسنگ رُوپ جان کر چیت اور آتما کی ایکتا رُوپ جو گرہ بنی ہوئی تھی وہ ٹوٹ جاتی ہے یعنی کُھل جاتی ہے

سوال - جب چیت کی گرہ کُھل جاتی ہے تو پھر کامنا ہونیکا باعث کون رہجاتا ہے ؟

جواب - پرابدھ کرم کامنا اہنکار کے بیچ رہتے ہیں (مراد انتہہ کرن سے ہے) جیسا کہ بیماری جسم کے بیچ یعنی جسم کے بغیر نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ آتما کو کسی کامنا کے

سبب بندھ پراپت نہیں ہوتی +

سوال۔ جبکہ چت کی گرہ نہیں کھُلتی ۔۔۔ تب بھی آتما کو کوئی بندھ ہونا ثابت نہیں کیا گیا۔ پھر اس بیان سے لابھ کیا ہُوا ؟

جواب۔ جب اس بات پر یقین قایم ہو جاتا ہے تو اسی کا نام چت کی گرہ کھُلنا کہتے ہیں جو اگیانیوں کو نصیب نہیں ہے۔ پس جسے ایسا یقین ہو گیا ہے وہی مکت رُوپ ہی اور جسے نہیں وہ مکت بھی نہیں ہے۔ اور گیانی اگیانی کا بھید بھی فقط یہی ہے۔ یعنی جاننے اور نہ جاننے کا۔ گیتا میں اسکی تعریف اسطرح سے لکھی ہے کہ تت وتیا پُرش جسکی کہ چت گرہ کھلی ہوئی ہے وہ دُکھ اور سُکھ کے موقع پر سَم یعنی ایک جیسا رہتا ہے +

سوال۔ ہم ایسے پُرش کو تعریف کے لایق خیال نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کسی کام کے لایق بھی نہیں رہتا +

جواب۔ کیا آپ نے گیان کو ایک بیماری خیال کر لیا ہے ؟

سوال۔ ایسا ہی سمجھا ہے !

جواب۔ تب آپکی عقل ہنسی کے لایق ہے۔ اور اس حالت میں گیانی کی نسبت جو چاہے وہی کہہ سکتے ہو +

سوال۔ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ وہ فضول نہیں کہا۔ کیونکہ جڑھ بھرت بھی گیانی تھے۔ اور اُن کی یہی حالت تھی۔ یعنی وہ کسی کام کے لایق نہ رہے تھے !

جواب۔ سب سے مقدم شُرتی کا پرمان ہونا چاہئے۔ مثلاً شُرتی میں لکھا ہے کہ کھانا یا دیکھنا یا بولنا وغیرہ کام جن پر کہ گیانی پُرشوں کا عمل برابر رہتا ہے۔ اُس سے اُن کے وچار میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور جڑھ بھرت کی کریا جو خراب ہوئی تھی وہ محض اس لئے

کہ شاید تعلقات کے جاری رکھنے سے پھر موہ پیدا ہو جاوے ۔ یعنی اُن کو موہ کے پیدا ہو جانیکا خوف بنا رہتا تھا اور ہمر تیوں دوارا بھی سمبندھ دوش یعنی تعلقات کے ہو جانے سے نتیجہ دُکھ کا اظہار ہے ۔ اور تعلقات سے چھوٹ کر نتیجہ سُکھ کا ہونا پایا جاتا ہے ۔ اسلئے اگر کسی کو نت سُکھ یعنی جیون مکتی کی خواہش ہو گی تو اُس کے لئے تعلقات کا چھوڑ دینا لازمی امر ہوگا ۔ گویا اگیانی یعنی بیوقوف لوگ جو نہ شاستر کو اور نہ شاستر کے مدعا کو سمجھہ سکتی ہیں وہ بہت طرح سے اپنے کمینہ پن کو نکالا کرتے ہیں ۔ پس اُن کے خیالات سے توجہ ہٹا کر اپنے وچار میں قایم رہنا چاہئیے ✣

وچار کی حد کہاں تک ہے

سوال ۔ نت وتیا پُرشوں میں جو گیان ۔ ویراگ اور اُپراما کے گُن پائے جاتے ہیں اُن سب کا الگ الگ کارن اور کارج اور سروپ جیسا کہ ہے بیان کرو ؟

جواب ۔ (ویراگ) جب بھوگ پدارتھوں میں دُکھ درشٹی پیدا ہو جاتی ہے ۔ یعنی جب انسان کے دل میں لذت محسوسات ہیچ ہو جاتی ہیں وہی درشٹی ویراگ کا کارن ہے اور جب پدارتھوں میں اُن کے تیاگ کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اسی کو ویراگ کا سروپ کہتے ہیں ۔ اور جب کسی پدارتھ کے لئے بھی کسی کے روبرو عاجزی نہیں ہوتی اسی کو ویراگ کا کارج یعنی فعل کہتے ہیں ۔ (گیان) شرون اور منن اور ندھیاسن کا ہونا گیان کا کارن ہے ۔ اور بستو کو الگ الگ جان لینا کہ یہ ست ہے اور یہ است ہے گیان کا سروپ ہے ۔ اور پھر اُس شے میں جس کا کہ گیان ہو چکا ہے مغالطہ کا نہ ہونا گیان کا فعل کہلاتا ہے ۔ (اُپراما) اس میں یم اور نیم یعنی چوری ۔ اہنسا ۔ جھوٹ

وغیرہ کا نہ ہونا اور پوتر ہو کر رہنا اُپرامتا کا کارن ہے اور بُدھی کا استھر ہو جانا یعنی ٹھیر جانا اُپراستا کا سروپ ہے اور پھر دنیاوی کاروبار میں کسی طرح کا دخل نہ دینا اُپرامتا کا پھل ہے۔

سوال - اگر کسی کو تینوں گُن پراپت نہ ہوں - یعنی کسی میں ایک اور کسی میں دو گُن پائے جاویں تو پھر اُس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے ؟

جواب - فقط گیان سے تو بدیہ مُکتی کا پھل اور گیان بغیر باقی گنوں سے کسی اعلےٰ لوک کی پراپتی - اور جہاں تینوں گُن جمع ہو جاتے ہیں اُسے جیون مُکتی - اور سمجھنا چاہیئے کہ ایسے پُرش کے پُنوں کا کوئی شمار نہیں ہے +

سوال - گیان وغیرہ تینوں گُنوں کا آخیر درجہ یعنی حالت کہاں تک خیال کی گئی ہے ؟

جواب - جسم کی طرح آتما کو پرتکھش یعنی ظاہر جاننا حد گیان کی ہے - اور برہم لوک کے سکھوں تک جسقدر پدارتھ بھرے ہوئے ہیں اُن کو تنکے کے برابر جاننا حد ویراگ کی ہے - اور سکھوپت کی مانند جگت کو بھول جانا حد اُپرامتا کی ہے - نت وتیا پُرشوں کے کام جو بظاہر مختلف نظر آتے ہیں اُس کا سبب فقط پرالبھد کرم ہوتا ہے - یعنی گیان میں کوئی بھید نہیں ہوتا - اور نہ اُن کے موکھش میں - گرنتھ چتر دیپ جو ۲۹۰ شلوک میں سماپت ہوا اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ چیتن روپ بستر میں جگت کارن مایا کے سبب مانند تصویروں کے نظر آتا ہے - اِسلئے جگت تیاگ کے اور چیتن گرہن کے لایق ہے

تریتی دیپ

اِس دیپ کے شروع میں جو شرتی لکھی ہوئی ہے اگر اُس کے لفظی معنوں کو دیکھا جاوے تو بہت تھوڑے الفاظ لکھے ہوئے ہیں - مگر بغور دیکھا جاوے تو مقصد اُس میں

راز پوشیدہ رکھا ہوا ہے کہ گویا تمام دیپ اُسی ایک شرتی کی تفصیل میں بیان کیا گیا ہے
شرتی ارتھہ "کہ اگر کوئی منش آتما کو جان لیوے کہ یہ پُرش میں ہوں - تو اُسکے لئے
پھر ایسی کوئی کامنا نہیں رہتی جسکے کہ لئے وہ اپنے کو آپ کشٹ میں ڈالے" + مایا میں
جو چیتن کا عکس شامل رہتا ہے وہی جیو اور ایشور کی اوتپتی کا کارن ہے - گویا اُن کا اصل
کارن مایا ہے - اسلئے ایشور کے سنکلپ سے اُس کے پرویش ہونے تک تمام ایشور سرشٹی
اور جاگرت سے موکھش اوستھا تک تمام جیو سرشٹی ہے - اور کیول مایا کلپت ہے - یعنی
کلپنا ماتر سے جدا کچھ نہیں +

سوال - شرتی میں جہاں یہ لکھا ہے کہ یہ پُرش میں ہوں اُس سے کس پُرش کی مراد پائی
جاتی ہے ؟

جواب - کوٹستھہ آتما جو کہ اسنگ اور چیتن روپ ہے اور تمام جگت کا آسرا روپ ہے
وہی بسبب الوان ادھیاس کے بدھی کے ساتھ ملا ہوا سروپ سے ایک نظر آتا ہے - اسلئے
اُسی کو جیو یعنی پُرش کہتے ہیں +

سوال - ہمارے خیال میں پُرش لفظ کے معنی بیان کرنے کے لئے چدابھیاش کا ذکر کرنا
کافی معلوم ہوتا ہے - پھر کوٹستھہ کا کیوں نام لیا گیا ہے ؟

جواب - موکھش کے لحاظ سے - کیونکہ موکھش فقط چدابھاش کو نہیں ہے - یعنی بھرم جو
بندھ کا کارن ہے ادھشٹان کے بغیر کبھی نہیں ہوتا - اسلئے ادھشٹان روپ کوٹستھہ کا ذکر
کرنا لازمی تھا - پس مجموعی حالت کو جس کا کہ بیان کیا گیا ہے جیو کہتے ہیں - اور جبتک اُسے
سوکھشم اور استھول سریروں کا ابھمان یعنی خودی رہتی ہے تب تک آواگون کے دُکھوں کو
بھوگتا رہتا ہے - اور جب وہ اپنے بھرم کو مغالطہ جان کر تیاگ دیتا ہے - تب وہ اپنے

آپ کو یہ جان لیتا ہے کہ میں چیتن رُوپ اور آسنگ ہوں ؛

سوال ۔ لفظ آسنگ میں لفظ (میں) کا استعمال نہیں ہو سکتا ۔ یعنی اس طرح سے بیان نہیں ہو سکتا کہ میں آسنگ ہوں ؟

جواب ۔ لفظ میں کا استعمال تین موقعہ پر ہوتا ہے ۔ یعنی جب اگیانی پُرش جیسے جسم کیساتھ الوان ادھیاس بھار رکھتا ہے وہ جب کسی کام کو کرتا ہے تو اُسوقت اُسکی مراد لفظ میں سے اپنے جسم سے ہوتی ہے ۔ اور گیانی جو جانتا ہے کہ کوٹستہ اور چد ابھاش دونوں کا رُوپ ایک نہیں ہے ۔ وہ (میں) کا استعمال مانند اگیانی کے نہیں کرتا ۔ مثلاً جب وہ اپنے کاروبار میں مشغول ہو کر کوئی کام کرتا ہے اُس وقت (میں کرتا ہوں) اُسکی مراد چد ابھاش سے ہوتی ہے ۔ اور جب سب کاموں سے اپنے آپکو جُدا خیال کرتا ہے تب اُسکا یہ قول کہ میں آسنگ ہوں اُس وقت اُسکی مراد کوٹستہ برہم سے ہوتی ہے ؛

سوال ۔ میں لفظ کی تفصیل تو ہو چکی ۔ مگر اب یہ بتلادیں کہ یہ گیان کہ میں آسنگ رُوپ ہوں ۔ کسے ہوتا ہے ۔ یعنی چد ابھاش کو یا کوٹستہ کو ؟

جواب ۔ چد ابھاش کو ۔ کیونکہ گیان اگیان دونوں اُسی میں رہتے ہیں ؛

سوال ۔ چد ابھاش جو سروپ سے کوٹستہ نہیں ہے ۔ اور اسنگ بھی نہیں ہے ۔ وہ کس طرح سے کہہ سکتا ہے کہ میں آسنگ روپ ہوں ؟

جواب ۔ جب چد ابھاش کو یہ گیان ہو جاتا ہے کہ میں اُسی کا عکس ہوں اور متھیا ہوں یعنی کچھ بھی نہیں ہوں تب کوٹستہ آتما کو اپنا روپ خیال کر لیتا ہے ۔ اور پھر یہ کہنے کا کہ میں آسنگ ہوں مستحق ہو جاتا ہے ؛

سوال ۔ چد ابھاش جو خود متھیا ہے تو اُسکا ایسا گیان بھی متھیا گیان ہوگا ؟

جواب - اس سے ہمارا بھی اتفاق ہے - یعنی جس طرح رسّی میں سانپ کا گیان متھیا ہی اسی طرح سانپ کا خوف بھی متھیا ہے +

سوال - پھر متھیا گیان سے سنسار نورتی کیونکر ہو سکیگی ؟

جواب - متھیا بھرم کا ناش متھیا گیان سے ہوتا ہے - جیسا کہ سُپن کا کُتا سپن کی لاٹھی سے دُور ہوتا ہے اور طرح سے نہیں - یعنی چدابھاش رُوپ جو منش ہے اُسی کا واستو روپ کوٹستھ ہے اور جو سنشے ببرپیہ سے رہت ہو چکا ہے وہی اپنے آپکو جان لیتا ہے کہ میں کوٹستھ روپ ہوں - جیسا کہ شرتی میں بھی لکھا ہے - کہ سنشے ببرپیہ رہت پُرش بودھوان ہوتا ہے - یعنی گیانی - اسی کی تائید میں سوامی شنکراچاریہ نے بھی لکھا ہے - کہ جسطرح اگیانی پُرش کو اپنے جسم کے گیان میں کوئی سنشے اور ببرپیہ نہیں ہے اُسی طرح اگر اُسے آتما کا گیان ہو جاوے تو اُس گیان کو سنشے ببرپیہ گیان کہتے ہیں - اور پھر یہ لکھا ہے کہ ایسا پُرش اگر موکھش کی خواہش نہ بھی کرے تب بھی وہ مُکت رُوپ ہی ہے +

سوال - شرتی میں آہنگ پد کا ذکر کہ یہ پُرش مَیں ہوں پایا جاتا ہے - جسکے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ آتما کا گیان اپرد کھش ہے - مگر ہمکو اُس کا اپرد کھش نہیں ہُوا ؟

جواب - آتما کے اپرد کھش ہونے میں کوئی وجہ شک کی نہیں ہے - کیونکہ وہ سیئے پرکاش ہے - مگر پرد کھش اور اپرد کھش یعنی گیان اور اگیان دونوں کا ادھشٹان آتما ہی ہے - اسلئے اُن کی بچار سے آتما کا اپرد کھش ہونا بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے لہٰذا ذیل میں ایک مثال درج کیجاتی ہے - یعنی دس اشخاص ندی سے تیر کر ندی کے پار جا ٹھیرے اور بدیں خیال کہ مبادا کوئی ڈوب نہ گیا ہو اُن کی شمار شروع کی گئی - مگر شمار کنندہ نے جو خود دسواں شخص تھا اپنے کو آپ شمار نہ کیا - اِس مغالطہ کی وجہ سے اُن کو یہ خوف پیدا ہو گیا

کہ ہم میں سے ایک شخص ندی میں ڈوب کر مر گیا ہے۔ حالانکہ دسم پُرش اپنے بغیر نو آدمیوں کو روبرو دیکھ رہا تھا۔ گویا جہالت کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو دسم پُرش خیال نہیں کرتا تھا۔ جہالت بمعنی اگیان۔ اگیان میں آورن اور وکھشیپ بھی ہوتے ہیں جس سے کہ دسم پُرش گھرا ہوا تھا۔ آورن یہ تھا کہ میں دسم نہیں ہوں یعنی اگر ہوتا تو نظر بھی آتا۔ اور وکھشیپ یہ تھا کہ دسم پرش کے ڈوب جانے کے فکر میں روتا اور پیٹتا تھا۔ غرض ایک مسافر نے جب اُنھیں اِس فکر میں مبتلا بیٹھے ہوئے دیکھا تو سبب دریافت کرکے اُن کی جہالت کو معلوم کر لیا۔ اور کہا کہ تم کچھ فکر مت کرو۔ دسم پُرش تم میں موجود ہے۔ اِس بات کو سُنتے ہی اُن کو یہ یقین تو آگیا کہ دسم مرا نہیں ہے۔ مگر ابھی تک اُس کا پرتکھش نہیں ہُوا۔ اِس لئے اُسکو پرکھش گیان کہتے ہیں۔ ازاں بعد اُس نے دسم پُرش کو شمار کرا کر ثابت کر دیا کہ دسم تم آپ ہی ہو جسے شمار نہیں کرتے تھے۔ اِس طریق سے اُسے دسم کا اپرکھش گیان ہو گیا۔ گویا آنند کی پراپتی اور دُکھ کا ناش ہو گیا۔ مذکورہ بالا مثال سے دسم پُرش میں سات اوستھا دکھلائی گئی ہیں جو حقیقت میں چدابھاش کی ہیں +

ساتوں اوستھا کا نام اور کیفیت

اگیان۔ آورن۔ وکھشیپ۔ پرکھش گیان۔ اپرکھش گیان۔ شوک ناش اور آنند۔

۱۔ (اگیان) جبتک کہ دنیاوی فکروں میں پڑا رہتا ہے تب تک کوٹستھ کو نہیں جانتا اسی کا نام اگیان اوستھا ہے +

۲۔ (آورن) اس قسم کے خیالات کہ کوٹستھ آتما کوئی نہیں ہے اگر ہوتا تو نظر بھی آجاتا

آورن اوستھا ہے +

۳-(وکھشیپ) تمام افعال کے کرنے اور بھوگنے والا جو سوکھشم اور استھول شریر ہے - وہی میں آپ ہوں +

۴-(پردکھش گیان) کسی کے اُپدیش سے جب کوٹستھ آتما کے ہونیکا گیان ہو جاتا ہے تب اُسے پردکھش اوستھا کہتے ہیں +

۵-(اپردکھش گیان) بچارتے بچارتے جب یہ جان لیا جاوے کہ میں آپ ہی کوٹستھ ہوں اُسے اپردکھش گیان کہتے ہیں +

۶-(شوک ناش) بمعنی دُکھوں کا ناش یعنی کرنے اور بھوگنے والے کاموں سے جو جو بکلپ پیدا ہوتے ہیں وہ تمام اپردکھش گیان سے ناش ہو جاتے ہیں - اسی لئے اُسے دُکھ ناش اوستھا کہتے ہیں +

۷-(انند) جب اس بات کو جان لیا جاوے کہ جو کچھ کرنا تھا وہ کیا گیا ہے یعنی اب کوئی کام کرنے کے لایق نہیں رہگیا - گویا سب طرح سے ترپتی حاصل ہو گئی ہے - اِسی کو آنند اوستھا کہتے ہیں +

چدابھاش کو ہی بندھ ہوتی ہے اور اُسی کو موکھش مگر بندھ کا کارن اوسکی تین اوستھا ہیں - یعنی اگیان - آورن - اور وکھشیپ +

سوال - وکھشیپ جو چدابھاش کی تیسری اوستھا ہے وہ اُسکی اوستھا کسی طرح بھی نہیں ہوسکتی - کیونکہ وہ اوستھا چدابھاش رُوپ ہی ہے - اور چدابھاش یعنی وکھشیپ روپ جسم جو اگیان اور آورن کا کارج ہے اگیان اور آورن کبھی اُسکی اوستھا نہیں ہوسکتے

جواب - چدابھاش جبتک کہ پیدا نہیں ہوتا سوکھشم روپ سے اپنے کارن میں

موجود رہتا ہے۔ جیساکہ تلوں میں تیل یعنی وہ تلوں میں پہلے سے موجود رہتا ہے۔ اسی دلیل سے اگیان اور آورن اسکی اوستھا ہو سکتے ہیں +

سوال۔ اس جواب سے کچھ تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اگیان۔ آورن اور وکھشیپ تینوں اوستھا برہم میں کلپنا ماتر ہیں۔ اس لیئے اُسی کی اوستھا ہو سکتے ہیں۔ البتہ جب چدابھاش ظاہر ہو جاتا ہے اُسکے بعد کی چاروں اوستھا چدابھاش کی اوستھا ہیں +

جواب۔ کلپت کے لحاظ سے تینوں کیا بلکہ ساتوں اوستھا اور تمام جگت برہم میں کلپنا ماتر ہے۔ اس لئے پھر کوئی اوستھا بھی چدابھاش کی اوستھا نہیں ہے +

سوال۔ ایک دلیل سے چدابھاش خود بھی چدابھاش کی اوستھا ہو سکتا ہے۔ یعنی چدابھاش تو یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے کلیش دور ہو گئے ہیں اور مجھے انند حاصل ہو گیا ہے۔ مگر برہم نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے چدابھاش سمیت پانچوں اوستھا چدابھاش کی اوستھا ہیں اور گیان اور آورن برہم کی +

جواب۔ جس دلیل سے پانچوں اوستھا چدابھاش کی ہیں اُسی دلیل سے ساتوں اُسی کی ہیں۔ کیونکہ نہ برہم یہ کہہ سکتا ہے کہیں اگیانی ہوں اور نہ یہ کہ مجھے خبر نہیں گویا اگیان اور آورن اوستھا ہی جسے برہم کی کہتے ہیں۔ برہم کی نہیں ہیں +

سوال۔ پراچین آچاریوں نے تو اگیان کو برہم کے آسرے ہونا بیان کیا ہے مگر آپ اُسے چدابھاش کے آسرے خیال کرتے ہیں۔ اس تفاوت میں کیا دلیل ہو سکتی ہے

جواب۔ تفاوت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ برہم سب کا آسرا روپ ہے۔ مگر اس میں کسی اوستھا کا ابھمان یعنی خودی نہیں ہوتی جیساکہ چدابھاش کو ہوتی ہے۔ اس لئے تمام اوستھا چدابھاش کی اوستھا کہلاتے ہیں +

باقی چاروں اوستھا کا بیان

چاروں اوستھا موکھش کا کارن ہیں۔ پروکھش گیان سے برہم کے نہ جاننے کا آورن ناش ہوجاتا ہے اور برہم ہونے کا یقین۔ اور اپروکھش گیان سے برہم کا پرکھش ہوجاتا ہے۔ پھر اُس حالت میں وکھشیپ کا ناش ہوکر شوک نورلی اور پرم آنند کی پراپتی ہوجاتی ہے +

سوال۔ جس شرتی تما دیپ کے شروع میں حوالہ دیا گیا ہے۔ اُس میں اسقدر معنی نظر نہیں آتے جسقدر کہ آپ نے بیان کر دیئے ہیں +

جواب۔ شرتی میں دو اوستھا کا ذکر تو بظاہر نظر آتا ہے۔ یعنی شوک۔ نورتی اور گیان گیان چونکہ دو طرح کا ہے۔ اس لئے اوستھا دو سے تین ہوجاتی ہیں +

سوال۔ دونوں طرح کا گیان اور اُس کا سروپ کیا ہے ؟

جواب۔ برہم جو سوے پرکاش ہے جب اُس کے ہونے کا یقین بدھی کے دوارا ہوجائے اُسے پروکھش گیان کہتے ہیں۔ اور جب اس کا جان لینا پرتکھش ہوجائے اُسی کو اپروکھش گیان کہتے ہیں۔ مگر پروکھش گیان بھی یعنی جو گیان کہ ظاہر انہیں ہے وہ بھی مانند بھرم گیان کے نہیں ہے۔ یعنی واستو گیان ہے +

سوال۔ اپروکھش وستو کا اپروکھش گیان نہ ہونا جیسا کہ وستو کا واستو سروپ بنا ہوتا ہے اُسکا ویسا نظر نہ آنا اگر بھرم گیان نہیں ہے تو اور کیا ہے ؟

جواب۔ پروکھش گیان سے مراد اُس گیان کی ہے کہ وہ شے جس کا کہ گیان ہوا ہے سروپ سے تو ست ہو۔ مگر ہو بہو دکھائی نہ دے سکے۔ جیسا کہ دسم پرش کو جب یہ

گیان ہوا تھا کہ دسم مرا نہیں ہے۔ یہی پردکھش گیان تھا۔ یعنی ادہی دسم کا پرتکھش تو نہیں تھا۔ مگر دسم کے زندہ ہونیکا جو یقین تھا وہ سچا تھا۔ شرتی کا پرمان کہ جگت اوتپتی سے پہلے ست روپ تہا گویا اس قسم کا واکیہ پردکھش گیان کی دلیل ہے۔ اور تتومسی مہا واکیہ ہے کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ تو برہم ہے اپردکھش گیان کہلاتا ہے اور یہ بہی کہ پردکھش گیان سے ہی اپردکھش گیان ہو جاتا ہے +

سوال۔ پردکھش سے اپردکھش گیان کس طرح سے ہو جاتا ہے؟

جواب۔ آوانتر واک سے پردکھش گیان اور مہاواک سے اپردکھش گیان ہوتا ہے دونوں میں بھید صرف یہ ہے کہ شرتی دوارا جس واک سے فقط ایک کا روپ ظاہر ہو اُسے آوانتر واک اور جس سے دونوں کا ایک روپ ظاہر ہوا سے مہاواک کہتے ہیں۔ مثلاً تیتر ے اوپنشد میں اس طرح سے لکھا ہے کہ ایک دفعہ بھر گو رشی نے اپنے پتا سے جسکا کہ نام ورن تھا برہم کا سروپ دریافت کیا۔ تو اُس نے یہ جواب دیا کہ جس میں جگت کی اوتپتی اور ابھاو ہوتا ہے وہی برہم ہے یہ واک گویا اوانتر واک تھا۔ جس سے بھرگو کو پردکھش گیان ہو گیا۔ مگر جب اُس نے پردکھش جاننے کیلئے اپنے آپ کو بچارنا شروع کیا تو ست چت آنند کے لکھشنوں سے یہ جان لیا۔ کہ آتما انند سروپ ہے۔ گویا اوسے پردکھش سے اپردکھش گیان ہو گیا۔ اور چھاندوگ اوپنشد میں بہی اسی طرح سے لکھا ہے کہ اندر جو کئی بار برہما کے پاس اُپدیش کے لئے جاتا رہا۔ سبب اسکا یہی تہا کہ وہ پردکھش کے بعد اپردکھش کو حاصل کرنا چاہتا تہا۔ یعنی اول مرتبہ اُسے یہ اُپدیش ہوا کہ برہم نت ہے اور پاپ رہت ہے۔ گویا یہ واک اُس کے لئے پردکھش گیان کا کارن تہا۔ اور آخر ش اُس نے اس بات کو پرتکھش بچار لیا کہ برہم

جو جاگرت اوستھا کا ساکھشی ہے وہی سُپن کا اور وہی سکھوپت کا ساکھشی ہے۔ ایترے اوپنشد کا پریان کہ جگت کی اوپتی سے پہلے کیول آتم روپ تھا۔ اِس واک سے پردکھش گیان اور پرگیان برہم یعنی جیو برہم روپ ہے۔ اس مہاواک سے اپردکھش گیان ہوتا ہے۔ آوانتر واک اور مہاواک کے بیان میں واک پرتی گرنتھ کے چند شلوک کا ترجمہ ذیل میں درج کیا گیا ہے جو مصنّفہ سوامی شنکراچاریہ ہیں۔ آہنگ پد اور توم پد سے مراد جیو کی ہے۔ یعنی جو چیتن کہ انتہ کرن سے ملا ہُوا ہے اُسے جیو کہتے ہیں اور اُسکا گیان بھی اپردکھش گیان ہے۔ اور تت پد جس سے مراد ایشور کی ہے توم پد سے اُسکا بھید نہیں ہے۔ یعنی تت اور توم پد دونوں سے مراد ایک ہی ہے۔ اور گیان میں بھی یعنی توم پد جو جیو ہے اُسکا گیان اپردکھش ہے۔ اور تت پد جو ایشور ہے اُس کا گیان پردکھش ہے۔ تت پد کی تشریح یعنی ایشور مایا اوپادھی والا اور جگت کا کارن ہے۔ اور سربگ وغیرہ گنوں والا اور ست روپ ہے۔ پس جبکہ جیو میں ایسے گُن پائے نہیں جاتے تو بعض پُرشوں کو تتومسی مہاواکیہ کے ارتھوں میں بھرم ہو جاتا ہے۔ یعنی بجائے اسکے کہ وہ ایشور تو ہے اُن کو یہہ ارتھ معلوم ہوتے ہیں کہ اُس کا تو داس ہے۔ مگر ارتھوں کی ایسی غلطی بھاگ تیاگ لکھشنوں سے بخوبی صاف ہو جاتی ہے جیسا کہ یہ وہ دیوت ہے اسی طرح سے وہ ایشور تو ہے۔

تت اور توم پد میں ایکتا بچار

توم پد کی صفت سے جیو کا گیان سروپ ہونا ظاہر ہے۔ کیونکہ وہ چیتن سے ملا ہُوا ہے۔ اور یہ بھی کہ سب کو اوسکا اپردکھش گیان ہوتا ہے۔ گویا توم پد میں گیان سروپ اور اپردکھش گیان دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔ اور تت پد کی صفات میں یہ کہ وہ

اودوے اور آنندروپ ہے۔ دونوں پدوں کا بچار اس طرح سے ہوسکتا ہے کہ جو بستو اپروکھش یعنی ظاہر اور گیان سروپ ہے (یہ اشارہ چیتن ماتر سے ہے) وہی اودوے اور انندروپ ہے۔ اور جو اودوے اور انندروپ ہے وہی اپروکھش ہے اور گیان سروپ ہے۔ جب اس طرح سے بچار پراپت ہوجاتی ہے تو توم پد یعنی جیو میں یہ بُدھی کہ میں برہم نہیں ہوں اُس بُدھی کا ناش ہوجاتا ہے۔ اور تت پد کے بیچ جو اپروکھش پن کا ابھاو تھا اُس کا ناش ہوکر تت پد کا اپروکھش ہوجاتا ہے۔ گویا نتیجہ یہ ہوا کہ تت اور توم پد جو دونو ایک ہی ہیں اسکے معنی یہ ہوئے کہ برہم ایک اور آننداور گیان سروپ ہے۔ اور وہ سدا اپروکھش ہے +

سوال۔ جو گیان کہ شبد کے دوارا ہوتا ہے وہ اپروکھش کبھی نہیں ہوتا۔ اسلئے مہاواکیہ بھی ایک شبد گیان ہے۔ پھر وہ اپروکھش گیان کس طرح سے ہوسکتا ہے۔ یعنی کان کے بجائے آنکھ کا کام کس طرح سے دیسکتا ہے؟

جواب۔ مہاواک سے اپروکھش گیان کا ہونا کہ کس طرح سے ہوتا ہے بخوبی بیان کیا گیا ہے۔ مگر جو لوگ کہ پنڈت ہوکر بھی اس میں شک لاتے ہیں اُن کی شاستر ودیا ہنسی کے لائق ہے +

سوال۔ طنز کے طور پر شاستر کا جواب دیدینا اور بات ہے۔ مگر دلیل تو کوئی نہیں۔ جیساکہ ہم بیان کرسکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہدینا کہ سورگ لوک کوئی لوک ہے۔ اُسے شبد گیان کہتے ہیں۔ اسی طرح مہاواک کا بیان کردینا بھی شبد گیان ہے۔ پس دونوں طرح کا بیان جبکہ شبد گیان ہے پھر یہ کس طرح سے ہوسکتا ہے کہ سورگ کا گیان پروکھش گیان ہے اور مہاواک کا گیان اپروکھش گیان ہے؟

جواب - گفتگو کے تمام الفاظ ایسے نہیں ہوتے - البتہ بعض بعض جیسا کہ دسم پُرش تُو ہے اسی طرح سے وہ ایشور تُو ہے - کیا ان کے معنوں سے اپروکھش گیان نہیں ہوتا

سوال - جیو کا اپروکھش گیان انتہ کرن اُپادہی کے باعث ہوتا ہے - مگر ایشور جو اُپادہی سے رہت ہے اُسکا نہیں ہوسکتا +

جواب - ایشور اُپادہی رہت نہیں ہے - کیونکہ اُسکی اُپادہی مایا کہلاتی ہے - اور جبتک کہ اُپادہی بنی ہوئی ہے جیو کی موکھش بھی سمجھ ماتر موکھش ہے - یعنی بدیہ مکتی تب ہوگی جب اُپادہی کا ناش ہو جاویگا - اسلئے اُپادہی کے لحاظ سے جیسا جیو ویسا ایشور - یعنی اُن کے سروپ میں واستو کوئی بھید نہیں ہے جیسا کہ قیدیوں میں سونے اور لوہے کی بیڑی کا فرق ہوتا ہے - مگر قید کے ہونے میں کوئی بھی فرق نہیں ہے - گویا اوپادہی کے لحاظ سے بھی دونوں میں کسی کو فضیلت نہیں - اور اگر واستو سروپ کو دیکھا جاوے تو دونوں کا سروپ ایک ہی ہے - یعنی کوئی بھید نہیں - کیونکہ بھید اُپادہی کے ہونے سے ہوتا ہے +

برہم کی ہستی کا اُپدیش بطور سوال و جواب

اگر برہم کا دہیان یا وچار کرنا ہو تو دو طرح سے ہوسکتا ہے اول یہ کہ برہم سے جدا جو کچھ کہ دکھائی دیتا ہے وہ سروپ سے ہے ہی نہیں - دویم یہ کہ جہانتک نام اور روپ جگت دکھائی دیتا ہے اُس میں ست چت آنند کا لکھشن پایا جاتا ہے - گویا برہم کسی جگہ سے بھی خالی نہیں ہے +

سوال - جبکہ برہم سے جُدا کچھ بھی نہیں ہے تو پھر یہ گیان کہ میں برہم ہوں کسطرح سے ہوسکیگا - گویا کہ اہم لفظ کو بھی چھوڑنا پڑیگا ؟

جواب - یہ بات بھاگ تیاگ لکھشنوں سے سمجھ میں آسکتی ہے - یعنی جب انتہ کرن اُپادھیوں کو چھوڑ دیا جاوے تو چیتن ماتر سب میں ایک ہی ہے جسکا کہ تیاگ نہیں ہوسکتا اور لفظ دیں) کا واستو مقام بھی وہی ہے - اسلیئے یہ کہنے کا کہ میں برہم ہوں اعتراض نہیں ہوسکتا ÷

سوال - برہم جو سوے پرکاش ہے جب اُپادہی نہ رہے تو کونسی برتی رہ جاتی ہے - جو اوسے وشئے کریگی کہ میں برہم ہوں ؟

جواب - اُپادہی کے تیاگ کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انتہ کرن رُوپ اُپادھی جسم سے خارج ہو جاتی ہے اور برتی کوئی نہیں رہتی بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو جو برتیاں چدابھاش سے ملی ہوئی کام دیتے ہیں اُن سب کا تیاگ ہو جاتا ہے - گویا چدابھاش کو چھوڑکر برہم کو وشئے کرتی ہیں ÷

سوال - اس میں کوئی دلیل ہونی چاہیئے ؟

جواب - چدابھاش اور برتیوں کا فعل بچارنے سے جواب سمجھ میں آسکتا ہے مثلاً جبتک کسی شے کی طرف توجہ نہیں ہوتی یعنی چیت برتی اوس پدارتھ میں داخل نہیں ہوتی - خواہ وہ پدارتھ سامنے کیوں نہ پڑا ہو نظر نہیں آتا ہے گویا برتی کے بغیر - پدارتھ کی موجودگی میں پدارتھ کا نظر نہ آنا دلیل اس بات کی ہے کہ پدارتھ اگیان یعنی آورن کی صورت میں پڑا رہتا ہے اور جب برتی اوسکا آکار ہو جاتی ہے - یعنی اُس پدارتھ میں داخل ہو جاتی ہے تب وہاں آورن کی حالت نہیں رہتی اسکو برتی کا فعل کہتے ہیں - اور جہاں جہاں کہ برتی پہنچ جاتی ہو چدابھاش بھی اُس میں شامل ہوتا ہے - کیونکہ برتی بغیر بھاش کے کبھی نہیں ہوتی - اس لئے جس پدارتھ کا کہ برتیوں کے

سبب اگیان دُور ہوتا ہے چدابھاش سے اُسکا گیان ہوجاتا ہے۔ یعنی جیساکہ وستو کا سروپ ہوتا ہے ویسا ہی نظر آجاتا ہے۔ گویا کہ ثابت یہ ہُوا کہ برتیوں کے دوارا پدارتھ کا آورن دور ہوتا ہے اور چدابھاش دوارا اُن کا گیان۔ مگر برہم گیان کے لئے سوائے چت برتی کے چدابھاش کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ برہم خود سوے پرکاش ہے

مثال۔ جیساکہ آورن یعنی اندھیرے کی حالت میں جب کسی پدارتھ کو دیکھنا ہوتا ہے تو اُس وقت دیپک اور آنکھ دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جبکہ فقط دیپک کو دیکھنا ہو۔ تو اور دیپک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح سوے پرکاش آتما کی گیان کے لئے چدابھاش کی ضرورت نہیں مگر چت برتی کی +

سوال۔ برتی جبکہ چدابھاش کے بغیر کبھی نہیں ہوتی پھر یہ کیوں بتلاتے ہو کہ برہم کے گیان میں چدابھاش الگ رہتا ہے؟

جواب۔ بھاش الگ نہیں ہوتا۔ فقط یہ کہ اُسکا پرکاش ناکارہ ہوتا ہے۔ جیساکہ سورج کے پرکاش کے سامنے دیپک کا پرکاش ناکارہ ہوتا ہے۔ اور اسکی تائید دو متضاد شرتیوں کے برہان سے پائی جاتی ہے۔ ایک شرتی کا ارتھ یہ ہے کہ برہم کسی گیان کا وشے نہیں ہے۔ اور دوسری کا یہ کہ اُسکو من کے ذریعہ سے جان سکتے ہیں۔ شُرتی اوّل کا مطلب تو یہ ہے کہ برہم چدابھاش کا وشے نہیں ہے اور دوسری کا یہ کہ وہ من کا یعنی من کی برتی کا وشے ہے اور اُس کا وشے کرنا فقط یہی ہے کہ اُس سے اگیان یعنی آورن دُور ہوجاتا ہے +

سوال۔ مہاواک جس سے کہ اپروکھش گیان حاصل ہوجاتا ہے جب اُس کا شرون ہوگیا۔ پھر بار بار برہم وچار یا برہم ابھیاس کی کیا ضرورت رہتی ہے؟

جواب - اگر اپروکھش گیان پختہ ہوجاوے تو اوسکی ضرورت نہیں ہوتی - مگر جبتک نہیں ہوتا برہم ابھیاس کی ضرورت رہتی ہے - جیساکہ سوامی شنکر آچاریہ نے بہی لکھا ہے یعنی جبتک کہ کسی کو بخوبی طور پر نسچہ نہیں ہوتا کہ میں برہم ہوں تب تک سم اور دم سادہنوں کے ذریعہ سے ابھیاس کو کرتا ہے +

سوال - جب سروپ کا گیان ہی ہوچکا تو پھر اس قسم کا خیال کہ ابھی تک پختہ گیان نہیں ہوا معقول خیال نہیں ہے ؟

جواب - سادہنوں کے اور برہم کے ابھیاس کی اس لئے ضرورت بیان کی گئی ہے کہ جبو جسے پرانا ابھیاس الپگ گیان کا پڑا ہوا ہے - او سے جب کبھی ایک دوسری شُرتی کے معنوں میں اختلاف نظر آئیگا یا خود شُرتی کے معنوں میں اعتراض بن جاویگا تو ابھیاس کی کمی کے سبب فوراً اپروکھش گیان کا ناش ہوجاویگا +

سوال - کیا وید میں ایسی شُرتیوں کا بہت بڑا حصہ پایا جاتا ہے جن کا کہ باہمی اختلاف ہے جیساکہ وید کا بہت سا حصہ کرم کانڈ کے متعلق پایا جاتا ہے ؟

جواب - نہیں - کیونکہ کرم کانڈ کا حصہ بہ سبب انیک طرح کی کامناؤں کے زیادہ پایا جاتا ہے - اور اُن کا اوپائے بھی الگ الگ لکھا ہے - مگر گیان کانڈ میں یعنی سروپ کے گیان میں کامنا ہی ایک ہے - اسلئے اُپدیش بھی ایک ہی ہے - یعنی مختلف اُپدیش نہیں ہے +

سوال - آپ نے تین سبب ایسے بیان کردیئے ہیں جن سے کہ گیان قایم نہیں رہتا اول یہ کہ شرتیوں کے ارتھوں میں باہمی اختلاف یعنی ایک شُرتی میں کچھ لکھا ہے - اور دوسری میں کچھ اور وہ اُس کے برخلاف - دوسرا یہ کہ شرتیوں کے معنوں میں صحیح

ہونے کا شنک۔ تیسرے الپگ گیان کا سبھاو۔ اسلئے اب اُن کا اوپائے جس سے
تینوں قسم کا اعتراض دُور ہو جاوے بیان کرو*

جواب۔ اس کا اوپائے فقط شروَن منن ندہیاسن ہے اور کوئی نہیں۔ یعنی تمام شرتیوں کو
اگر اول سے اخیر تک بچار لیا جاوے تو اُن کے باہمی اختلاف ہونیکا اعتراض دور ہو جاویگا
کیونکہ اُن کا مطلب ایک ہی ہے۔ اسی کو شروَن کہتے ہیں۔ اور بیاس جی نے بھی شاریرک
گرنتھ کے ادہیائے اوّل میں مفصل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ تمام شرتیوں کا مطلب بھی ایک
ہے اور وہ ابھید سے مطلب ہے۔ یعنی کوئی شرتی بھی ایسی نہیں ہے جس کا کہ مطلب
ایک دوسری کے برخلاف ہو۔ اور پھر اوسی کے دوسرے ادھیائے میں یہ بیان کیا ہے
کہ جس شرتی کے معنی بہت طرح کے ہو سکتے ہیں اوسی کا بار بار بچار کرنے سے معلوم ہو جاتا
ہے کہ بہت معنے نہیں ہیں۔ یعنی ایک ہی معنی ہیں۔ اور ابھید کے معنی ہیں۔ اسلئے اوسی
شرتی کو بار بار بچارنا ہی منن ہے۔ تیسرا اوپائے ندہیاسن کا ہے۔ ندہیاسن سمجھنے
چت برتیوں کو سب طرف سے روک لینا مثلاً چت میں جو الپگ گیان کا سبھاؤ
پڑا ہوا ہے۔ یعنی جسم آتما ہے۔ اور جگت ست روپ ہے۔ یہ سبھاؤ چت کے روکنے
سے پلٹ جاتا ہے۔ اور جب تک کہ تت گیان پراپت نہیں ہوتا تب تک سگن اُپاسنا
کو کرنا رہے تاکہ ندہیاسن کا ہونا پراپت ہو جائے۔ اور ویدانت شاستر میں جہاں کہیں
اوپاسنا کا ذکر آتا ہے وہ محض اسی لئے کہ کسی طرح ندہیاسن ہو جاوے۔ مگر جسکو گیان
ہونے کے بعد بھی کبھی جگت کے ست ہونیکا مغالطہ ہو جاوے۔ اوسکے لئے اوپاسنا
کی ضرورت نہیں فقط برہم کے ابھیاس کی* **برہم کا ابھیاس**۔ ہر وقت برہم کے
دھیان میں ایسا مشغول رہنا چاہیئے کہ گویا اوسے اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ یعنی

ایسا ابھیاسی خواہ مہاتماؤں کی صحبت میں بیٹھا رہے خواہ کسی اور مجلس میں اوسے
سوائے برہم کے وچار کے اور کوئی ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور جیسا ذکر کرے ویسا
اعتقاد بھی ہووے۔ کیونکہ شُرتی سے بھی یہی پرمان ملتا ہے۔ یعنی برہم کو جان کر بھی برہم کا
ابھیاس نہ چھوڑے۔ البتہ شاستروں کے بہت سے مطالعہ کرنے سے ممانعت لکھی ہے
اور وہ اس لئے کہ برہم ابھیاسی کے من اور بانی کو ناحق کی تکلیف نہ پہنچے۔ گیتا میں اسکی
تعریف یوں کی گئی ہے کہ اے ارجن جو لوگ چاروں طرف سے من کو روک کر فقط میرے دھیان
میں قایم رہتے ہیں یعنی برہم کا ابھیاس رکھتے ہیں اُن کا یوگ کھشیم میں آپ کرتا ہوں۔
یعنی اپراپت چیز کو پراپت کر دیتا ہوں۔ اور پراپت کی حفاظت کرتا ہوں۔ اسی طرح سے شُرتی
سمرتی کے دوارا یہی اُپدیش پایا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح ہو سکے چت کو آتما میں لگا رکھے
تاکہ بپریت بھاونا کا ناش ہو جائے۔

سوال۔ بپریت بھاونا کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ آتما جو جسم سے الگ ہے اُسے الگ نہ جاننا اور جگت جو متھیا ہے اوسے
متھیا نہ جاننا جیسا کہ باپ کو دشمن یا رسّی کو سانپ سمجھ لیا جاوے۔

سوال۔ دھیان کئی قسم کا ہوتا ہے۔ مثلاً بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی مورتی کا
دھیان لگاتے ہیں۔ اور بہت ایسے جو منتروں کے جاپ میں لگے رہتے ہیں۔ مگر دونوں
قسم کا دھیان بغیر وقت معینہ کے پھل دایک نہیں ہوتا۔ اسلئے اگر وقت کا نیم توڑ دیا جائے
تو ایک قسم کا گھن یعنی پاپ متصور ہوتا ہے۔ پس جس دھیان سے آپکی مراد ہے اوسکے
لئے جو بہتر ترکیب ہو سکے اوسے بیان کرو!

جواب۔ برہم ابھیاس اس سے بڑھکر اور کوئی بہتر طریقہ نہیں ہے۔ مگر ہٹ یوگ وغیرہ

سے بھی پرپریت بھاونا کا ناش ہو جاتا ہے۔ مثلاً ترپتی یعنی سیری حاصل کرنے کے لئے وقت پر (رسوئی) کھانا کھانے کے سوائے اور کوئی عمدہ ترکیب نہیں ہے۔ مگر سوائے رسوئی کے اور خوردنی اشیاء سے بھی سیری حاصل ہو جاتی ہے۔ اسلئے گو برہم ابھیاس کو سب سے فضیلت ہے۔ مگر جس طرح ہو سکے پرپریت بھاونا کا ناش کرے ✦

سوال۔ جب ہٹ یوگ وغیرہ سے بھی پرپریت بھاونا کا ناش ہو جاتا ہے۔ پھر برہم ابھیاس کو فضیلت کیوں۔ اس لئے اوسے اور مفصل بیان کرو؟

جواب۔ کرشن اور ارجن کی گفتگو سے اور وشسٹ جی کے بچن سے اس کا نرنے ہو سکتا ہے۔ مثلاً گیتا میں لکھا ہے کہ اے کرشن من جو بڑا چنچل اور بڑا پرمادی اور بڑا طاقتور ہے۔ اوسکا روک لینا ایسا مشکل ہے جیساکہ بایو کا۔ اور وشسٹ جی نے من کی تعریف میں یہہ لکھا ہے کہ تمام سمندر کا جل پی لینا اور سمیر پربت کو کُچل ڈالنا اور آگ کو کھا لینا آسان بات ہے مگر من کو قابو کرنا نہایت دشوار ہے۔ گویا ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ ایسے من کو ہٹ یوگ سے قابو میں رکھتے ہیں۔ وہ ایک قسم کی قید میں رہتے ہیں۔ اسلئے ہٹ یوگ کو برہم ابھیاس سے فضیلت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جسے برہم کا ابھیاس ہوتا ہے وہ آتما کو چیتن اور جگت کو متھیا جان کر اپنی بچار میں ہر وقت آزاد رہتا ہے۔ بلکہ پورانے اِتہاسوں کو سُن کر بھی اُسکا چیت ویسا ہی ایکاگر بنا رہتا ہے جیساکہ سُننے کے بغیر۔ یہی اُسکی فضیلت ہے۔

سوال۔ کیا اگر تت وتیا پرش کھیتی اور بیوپار کے کام میں بھی اپنی مصروفیت کو برابر جاری رکھے تو پھر اوسکے چیت کی ایکاگرتا بنی رہتی ہے۔ یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ بیوپار وغیرہ تو درکنار اگر کو شاستر یعنی شاعری اور دنیائے شاستر کا بھی مطالعہ کرے تو بھی وکھشیپ پیدا ہو جاتا ہے ✦

سوال - اگر اِس طرح سے وکھشیپ پہنچیگا تو کھانا تیار کرنے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت بھی وہی حال ہو جاویگا؟

جواب - بیشک - وکھشیپ تو ہوتا ہے - مگر وہ جلد دُور ہو جاتا ہے - یعنی جب ابھیاس میں وہ لگا رہتا ہے اوسکی سمرتی فوراً ہو جاتی ہے +

سوال - گو سمرتی جلد ہو جاتی ہے تاہم اندیشہ کی صُورت ضرور پائی جاتی ہے؟

جواب - نہیں - کیونکہ اندیشہ سروپ کے بھُول جانے سے کبھی نہیں ہوتا - البتہ بپریت بھاونا کے ہونے سے +

سوال - کیا نیائے اور کو (شاعری) شاستر کے مطالعہ میں زیادہ وقت صرف نہ کیا جاوے تو پھر بھی کوئی اعتراض ہو سکتا ہے؟

جواب - بیشک - کیونکہ اُن شاستروں کے کم مطالعہ سے بھی بہت مطالعہ کرنیکا شوق ہو جاتا ہے - اور پھر اوسی سے چت کا سبھاؤ بھی بدل جاتا ہے - پس واجب ہے کہ جب آتما کا گیان ہو جاوے - تب شاستروں کا مطالعہ چھوڑ دیوے - (شرتی میں لکھا ہے - کہ آتما کو جان کر پھر اور شاستروں کے مطالعہ سے بیفایدہ من اور بانی کو تکلیف پہنچتی ہے)

سوال - راجہ جنک وغیرہ کئی لوگ گیانی ہو چکے ہیں - کیا وہ اپنا کاروبار کرنا چھوڑ چکے تھے

جواب - جب گیان پختہ ہو جاتا ہے - پھر کسی طرح بھی کاروبار کرتے ہوئے ہرج واقع نہیں ہوتا - یعنی اوسکا ابھیاس اوسی طرح بنا رہتا ہے - کیونکہ وہ اپنے کاروبار کو کرتا ہُوا بھی خودی کے ساتھہ نہیں کرتا - یعنی اپنے سب کاموں کو پراربدھ کرم کے حوالہ چھوڑ دیتا ہے - اسلیئے راجہ جنک کو کوئی کلیش نہیں تھا +

سوال - اِس میں کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ جب گیانی اپنے کرموں کا پھل بھوگتا ہے - اوسی

کلیش نہیں ہوتا؟

جواب۔ وہ اپنے کرموں کی حقیقت کو جان لیتا ہے جیساکہ جو مسافر اپنے سفر کی حقیقت سے آگاہ رہتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کبھی بیقرار نہیں ہوتا +

گیانی کا سروپ۔ گیانی کو جب یہ یقین ہو جاتا ہے کہ جگت سروپ سے متھیا ہی تب اوسے نہ کوئی کام ست معلوم ہوتا ہے اور نہ کامنا والا پُرش اور نہ وہ شے جسکی کہ کامنا ہوتی ہے۔ غرض اُسکا چیت اس طرح کامناؤں سے خالی ہو جاتا ہے جس طرح تیل کے بغیر دیپک۔ اور پھر جن جن پدارتھوں کو بناوچار بہتر جانتا تھا جب دوبارہ اونہی کو غور کے ساتھ دیکھتا ہے تب اونہیں نہایت بدتر جانتا ہے۔ اور پھر اونہیں اس طرح سے تیاگ دیتا ہے جیساکہ اندر جال کے پدارتھوں کو +

سوال۔ جس وچار کے پیدا ہونے سے تمام پدارتھ دُکھ دائی معلوم ہوتے ہیں وہ وچار کس طرح کیجاتی ہے۔ مثلاً دولت کی بابت کہ وہ دُکھ دائی ہے آپ کیا وچار کرینگے؟

جواب۔ جب اُس کے جمع کرنیکا دل میں شوق پیدا ہوتا ہے تب ہی سینکڑوں طرح کی محنت اُٹھانی پڑتی ہے۔ اور جب جمع ہو جائے پھر اوسکی حفاظت کا فکر اور اگر کسی طرح سے نقصان ہو جائے تو پھر اُسکے نقصان ہونیکا رنج۔ اور اگر اوسکے خرچ کرنے کی ضرورت بنجائے تب بھی دل خرچ کرنے کو نہیں چاہتا۔ اس لئے دولت کی محبت پیدا کرنے میں سوائے دُکھ کے سکھ کب نظر آتا ہے۔ پس اس طرح سے جب گیانی یہ بچارتے ہیں کہ تمام قسم کے پدارتھوں میں سوائے دُکھ کے سادکچہ بھی نہیں ہے۔ تب اونہیں فوراً تیاگ دیتے ہیں۔ بلکہ یہانتک بھی کہ اگر سخت سے سخت مصیبت آجاوے تب بھی پدارتھوں کو سُکھ دائی اور اپنا سہارا دینے والا نہیں جانتے جیساکہ سخت بھوکھا

آدمی زہر سے ملا ہوا کھانا کبھی نہیں کھاتا۔ بلکہ جن جن کاموں میں پراربدھ کرم کے انوسار وہ مشغول رہتا ہے اون کو بہی بوجھ سا سمجھکر جلد تیاگ کرنے کی خواہش رکھتا ہے ٭

سوال۔ تت وتیا پُرش بھی اگر پدارتھوں کے بھوگنے میں کلیش کا ہونا خیال کرتا ہے۔ تو پھر گیان کا پھل کوئی بھی نہیں ہے!

جواب۔ اس قسم کا کلیش سنسارک کلیش نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ کہ گیانی پرش کو سنسارک سُکھوں سے جلد نفرت ہو جاتی ہے۔ یا یہ کہنا چاہیئے کہ جسطرح اگیانی کو پدارتھوں کے بھوگنے میں کسی طرح ترپتی نہیں ہوتی۔ گیانی کو نہایت تھوڑے بھوگوں سے ہو جاتی ہے۔ شرتی میں لکھا ہے۔ کہ پدارتھ خواہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو بھوگنے سے دُور نہیں ہوتا جیسا کہ آگ یعنی آہوتی اوسکی خوراک ہے جوں جوں اُسے آگ میں ڈالتے جاویں توں توں زیادہ سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ گویا گیانی جب بھوگوں کی اصلیت کو جان لیتا ہے پھر اُن سے کبھی دُکھ نہیں اوٹھاتا۔ جیسا کہ چور کے افعال سے چور کے واقفکار کو تکلیف نہیں پہنچتی۔ کیونکہ وہ خبردار رہتا ہے۔ پس جب پرش نے سنسارک بھوگوں سے خبردار ہو کر من کو جے کر لیا ہے۔ وہ ہمیشہ تھوڑے پدارتھوں میں بہت ترپت ہو جاتے ہیں۔

سوال۔ کبھی آپکی یہ رائے ہوتی ہے کہ گیانی کو بھوگوں کی باسنا اُس کے پراربدھ کرموں کے سبب پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی یہ کہ جب وہ بھوگوں کی اصلیت کو جان لیتا ہے اُن سے جلدی متنفر ہو جاتا ہے۔ گویا کوئی باسنا نہیں رہتی۔ ہماری نزدیک ہی جب پدارتھوں کی اصلیت کو جان لیا جاوے پھر باسنا ہونیکی کوئی وجہ پائی نہیں جاتی۔ اس لئے اسکو تشریح کے ساتھ بیان کرو!

جواب۔ پراربدھ کرم تین قسم کا ہے۔ ایک اِچھت۔ دوسرا انچھت۔ تیسرا پراچھت

اسی سے باسنائیں ہوجاتی ہیں۔ (اِچھت کرم) سے مراد یہ ہے کہ جس طرح سے بیمار بدپرہیزی کو اور چور اپنے عیبوں کو بُرا بھی جانتے ہیں مگر تب بھی اُن سے باز نہیں رہتے۔ جیسا کہ راجہ نل۔ رامچندر اور یدھشٹر رک نہیں سکے۔ اِسے اِچھت کرم کہتے ہیں۔ گیتا میں بھی اچھت کرم کی تعریف میں اسی طرح لکھا ہے۔ یعنی اے ارجن گیانی پُرش سکے افعال بھی اُسکے اپنے اختیار میں نہیں ہوتے۔ یعنی اُسکی پرار بھد کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ پس تمہارا یہ انکار کہ جنگ نہ ہو اور میرا یہ اصرار کہ جنگ ضرور ہو کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے جیسا پرار بھد کرم پڑا ہُوا ہے ویسا انتظام بھی ہو جائیگا +

(ان اِچھت کرم) بمعنی ذاتی خواہش کا نہونا۔ مثال میں ارجن اور کرشن کا سوال و جواب عاید ہوتا ہے۔:۔

سوال۔ اے کرشن پُرش جو اپنے ارادے بغیر ہی پاپ کرموں میں مشغول ہوجاتا ہے اس کا کارن کیا سمجھنا چاہئے۔ جیسا کہ بیل۔ یعنی بیل کا کبھی ارادہ ہل چلانیکا نہیں ہوتا تاہم اُسے ہل کے نیچے کام کرنا پڑتا ہے؟

جواب۔ اس میں اصل سبب تو پرار بھد کرم کا ہوتا ہے۔ مگر بظاہر جو صورت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ پاپوں کا کارن کام اور کرودھ ہوتے ہیں۔ اور کام کرودھ کی پیدایش کا کارن رجوگن۔ اور وہی سب کے دشمن ہیں۔ یعنی جن کرموں کو تم اگیان کے سبب کرنا نہیں چاہتے ہو۔ اگر پرار بھد کرم موجود ہے تو خواہ اُسکی خواہش نہ بھی ہو۔ تب بھی اُسکا پھل ضرور حاصل ہو جائیگا۔ اسی لئے اُسے اَن اِچھت کرم کہتے ہیں +

(پر اِچھت کرم۔ یعنی محض دوسرے کی ترغیب سے خواہش کام کی ہو جاوے۔ اسی کو پر اِچھت کرم کہتے ہیں +

سوال۔ شرتی میں تو لکھا ہے کہ آتما کو جان کر پھر کوئی کامنا نہیں رہتی۔ اِس لئے تت وتیا کو جو کامنا ہو جاتی ہے وہ کس طرح ہے؟

جواب۔ گیانی کی خواہشیں ایسی خواہشیں نہیں ہوتی جس سے اُسے آواگون یعنی تناسخ میں جانا پڑے۔ جیسا کہ جلا ہوا تخم سوائے کھانے کے کام کے غلہ بونے کے کام کا نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے گیانی کی باسنا سوائے بھوگ حاصل کرنے کے اور کسی مطلب کی نہیں ہوتی+

سوال۔ اگر گیانی کی باسنا مانند جلے ہوئے تخم کے ہیں تو اُس کے ثبوت میں کوئی دلیل بھی ہونی چاہیئے؟

جواب۔ گیانی کے خیالات میں ہر وقت اس بات کا یقین قایم رہتا ہے کہ جو شے میرے مقسوم میں نہیں ہے وہ مجھے کبھی حاصل نہیں ہوگی۔ اور جو ملنے والی ہے اُس کے لئے کوئی حارج نہیں ہوگا۔ یعنی اُسے کوئی روک نہیں سکیگا۔ اس طرح سے جب گیانی کے دل میں کسی پدارتھ کے لئے بھی کشش نہیں رہتی تب آپ سے آپ سمجھ میں آجاتا ہے کہ اب گیانی کی باسنائیں مانند جلے ہوئے تخم کے آیندہ جنم کا کارن نہیں ہیں۔ گویا گیانی کے نزدیک دنیاوی مصیبت خواہ کسی قسم کی کیوں نہو اُس کے دل میں اُس کا کوئی رنج یا افسوس نہیں ہوتا ہے۔ مگر برعکس اس کے اگیانی کے دل میں برابر حرص و ہوس لگی رہتی ہے۔ اور وہ ہر وقت اپنے مال و اسباب کو دیکھہ دیکھہ کر جسقدر اوسکی خوشی کو محسوس کرتا ہے اوسی قدر اوسکی زیادتی کے لیئے اور اوسکی حفاظت کے لئے بڑے بڑے ترددوں اور کوششوں میں لگا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی فکروں اور کلیشوں سے آزاد نہیں ہوتا۔ غرض گیانی اور اگیانی کے افعال میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہوتا۔

کیونکہ کھانا اور پہننا ہر ایک انسان کا اُن کے اپنے اپنے کرموں کے انوسار ہوتا ہے خواہ کوئی گیانی ہووے خواہ اگیانی۔ مگر گیانی جو سبب باسناؤں کے چھوڑ دینے کے پدارتھوں کو بھوگتا ہُوا بھی آزاد ہوتا ہے اور اگیانی کبھی آزاد نہیں ہوتا۔ گویا گیانی کی نظر میں دنیا کے تمام پدارتھ اندرجال اور خواب کی طرح دکھلائی دیتے ہیں +

سوال۔ جہانتک دیکھنے میں آتا ہے ہمیں گیانی اور اگیانی کے افعال میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ یعنی جس طرح دنیاوی کاروبار میں اگیانی کو الفت بنی رہتی ہے اوسی طرح گیانی کو بھی۔ پھر معلوم نہیں کہ گیانی کے خیال میں تمام جگت خواب و خیال کیوں ہو جاتا ہے

جواب۔ گیانی لوگ جب خواب کی حالت یعنی سُپن کے پدارتھوں کو بغور دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ تب اُن کو معلوم ہو جاتا ہے کہ جاگرت اور سُپن کے پدارتھوں میں کوئی بھید نہیں ہے۔ اِس لئے اگر اُن کو کسی پدارتھ کے ساتھ راگ ہو جاوے تو پہلے کیطرح کبھی نہیں ہوتا۔

سوال۔ اس طرح سے اور بھی تعجب کی بات پائی جاتی ہے۔ یعنی جو جو پدارتھ سُپن کی حالت میں پائے جاتے ہیں اگر جاگرت پدارتھوں کی حقیقت بھی وہی ہے۔ تو پھر اُن کا استعمال کیوں بنا رہتا ہے؟

جواب۔ اس کا اصل مطلب تو پراربھد کرم ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے مگر اس بات کو پھر واضح کرنے کے لئے اور تشریح بھی کی گئی ہے۔ یعنی قاعدہ یہ ہے کہ نہ کوئی پراربھد کرم گیان کی ضد میں ہوتا ہے اور نہ گیان پراربھد کرموں کی ضد میں۔ یعنی پراربھد کرم کے ہونے سے گیان کا ناش نہیں ہوتا۔ اور نہ گیان کے ہونے سے پراربھد کا ناش ہوتا ہے اور نہ یہ کہ پراربھد کرموں کا پھل ہو گنے کے سبب جگت جو متھیا ہے وہ متھیا سے کچھ اور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سپن کی اوستھا میں جو کوئی اُن پدارتھوں کو متھیا

جانتا ہے اُن کے استعمال کرنے سے وہ ست نہیں ہو جاتے +

سوال - لکھا تو یہاں تک ہے کہ تت وتیا پُرش اپنے میں آپ استھت یعنی قایم ہو جاتا ہے - اس لحاظ سے دیکھنا اور سونگھنا وغیرہ افعال کو اُس میں گنجایش نہیں ہوتی - گویا ایک طرح سے جگت کا ناش ہو گیا - پھر بھوگ پدارتھوں کا پراپت ہونا کس طرح سے ہو سکتا ہے

جواب - ایسا ہرگز نہیں ہوتا - یعنی اگر گیان سے جگت کا ناش ہو جاتا تو گویا گولک وغیرہ رشیوں کو بطور گورو کے کبھی اُپدیش کرنے کا موقع نہ ملتا - کیا وے اگیانی تھے ؟ یا انھوں نے کوئی اُپدیش نہیں کیا - غرض شُرتی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گیان کے ہونے سے جگت کا ناش یعنی ابھاو ہو جاتا ہے - بلکہ یہ کہ ابھاو ہوتا ہے - تو سکھوپت اوستھا میں یا مکت کال میں - ایسا ہی بیاس جی نے شاریرک گرنتھ میں اچھی طرح سے بیان کر دیا ہے +

سوال - میرا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ گیان سے جگت کا ابھاؤ ہوتا ہے - بلکہ یہ کہ نربکلپ سمادھی سے جہانکہ دوئی روپ جگت کا ابھاو ہوتا ہے ؟

جواب - اگر یہی بات ہے تو سکھوپت اوستھا میں بھی جگت کا ابھاد پایا جاتا ہے - پھر نربکلپ سمادھی اور سکھوپت اوستھا میں کیا فرق رہا -

سوال - وہاں آتم تت کا جاننا نہیں ہوتا -

جواب - پھر گیان بھی اسی کو کہتے ہیں - یعنی آتم دستو کے جاننے کا نام گیان ہے نہ کہ دویت کے ابھاو کا +

سوال - گیانی کی تعریف میں ہم نے تو یہی سُنا ہے کہ جو آتما کو جانتا اور دویت جگت کو نہ جانتا ہو - وہی گیانی ہو سکتا ہے ؟

جواب - اگر یہی بات ہے تو گھڑا جیسے دوی رُوپ جگت کا مطلق گیان نہیں ہوتا وہی

آدھا گیانی ضرور کہنا چاہیئے۔ بلکہ سمادھی کے لحاظ سے گھڑا ثابت گیانی سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ اوسکی سمادھی تو مچھر کی آواز سننے سے دور ہو جاتی ہے۔ اور گھڑا کی سمادھی سوٹا مارنے سے بھی دُور نہیں ہوتی۔

سوال۔ اس میں کچھ شک نہیں جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ درست ہے۔ یعنی جان لینی سے مراد گیان کی ہے اور گیان تب پیدا ہوتا ہے جب ہردے شدھ یعنی دل صاف ہو جاتا ہے ؟

جواب۔ یہی مطلب ہے۔ اس لئے چت کو صاف کرو۔ تاکہ گیان ہو جائے۔ اور پھر گیان سے جب جگت کی یہ کیفیت معلوم ہو جاوے کہ وہ اسار ہے۔ تب مانند اگیانی کے کوئی بھی خواہش پیدا نہیں ہوگی۔ شُرتی پرمان۔ ایک شُرتی میں یہ لکھا ہے کہ پدارتھوں میں الفت کرنا اگیان کی نشانی ہے۔ اور دوسری میں یہ کہ اگر گیانی کو الفت بھی ہو جائے۔ تو اُس سے اُسے ہانی یعنی نقصان نہیں ہوتا۔ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہے کہ گیانی کو جو الفت پیدا ہوتی ہے وہ برائے نام ہوتی ہے جس سے اُسکے وچار میں کوئی پرتی بند یعنی روک نہیں ہوتی۔ آدکی شُرتی میں جہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تت ونیا پُرش کسی خواہش سے بھی اپنے آپکو تکلیف میں نہیں ڈالتا۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ بھوگتا پُرش کوئی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ وہ جگت کو متھیا اور آتما کو آسنگ جانتا ہے۔

سوال۔ اس بیان سے کہ بھوگتا ہے ہی نہیں۔ بھوگتا کا نکھید ثابت ہوتا ہے۔ یعنی بھوگتا کا تیاگ۔ اور تیاگ تب ہوتا ہے۔ جب کوئی وستو موجود ہو۔ اس لئے اب یہہ بتلانا چاہیئے۔ کہ بھوگتا پُرش کون ہے جسکا تیاگ کیا جاوے ؟

جواب۔ برہ دارن کے پرمان سے پایا جاتا ہے۔ کہ عورت خاوند بیٹا وغیرہ میں جو

الفتیں پائی جاتی ہیں وہ اُن کے اپنے لئے ہیں۔ یعنی اُن میں ایک بھوگتا اور دوسرا بھوگ ہو جاتا ہے۔ اِسی سے بھوگتا پُرش کی مراد ہے +

سوال۔ اس قسم کی دریافت سے ہمارا مطلب نہیں تھا۔ یعنی سوال یہ ہے کہ آیا فقط کوٹستہ سے مراد بھوگتا پُرش کی ہے۔ یا فقط چدابھاش سے۔ یا دونوں سے ؟

جواب۔ دونوں سے۔ مگر کوٹستہ آسنگ ہے کیونکہ دُکھ اور سُکھ کی ابھمانی کو یعنی خودی کرنیوالے کو بھوگتا کہتے ہیں جو کوٹستہ نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا ہی شُرتی میں لکھا ہے۔ یعنی کوٹستہ کو آسنگ روپ۔ مگر فقط چدابھاش بھی جس میں کہ بھوگتا کا گُن عاید ہوتا ہے۔ کوٹستہ بغیر یعنی اپنے اودھشٹان بغیر کبھی نہیں رہتا۔ اس لئے فقط چدابھاش بھوگتا نہیں ہے۔ یعنی ملی ہوئی حالت میں دونوں کو بھوگتا کہا گیا ہے +

سوال۔ کوٹستہ آتما کے آسنگ رُوپ ہونے میں کوئی اور پرمان بھی پایا جاتا ہے ؟

جواب۔ بہت پرمان ہیں۔ مثلاً برہ دارن میں لکھا ہے کہ یاگولک نے راجہ جنک کے سوال پر یہ جواب دیا تھا کہ پران اور اندریے جن کا کہ سرُوپ جڑھ ہے۔ ان میں جو گیان سرُوپ ہے وہی آتما ہے۔ اور ایترے اوپنشد میں تو یہ بات صاف لکھی ہے۔ کہ چدابھاش اور کوٹستہ دونوں ملے ہوئے بھوگتا ہیں۔ اور پھر کوٹستہ آسنگ رُوپ ہے۔

سوال۔ اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ بھوگتا چدابھاش ہے۔ اور وہ متھیا ہے پھر لوگ اُسے سچا کیوں خیال کرتے ہیں ؟

جواب۔ اگیان کے سبب جو چدابھاش کی پہلی اوستھا ہے۔ اور اسی وجہ سے ایسا خیال بھی ہو جاتا ہے۔ یعنی نہ چدابھاش کو یہ گیان ہوتا ہے۔ کہ میں کوٹستہ سے جُدا ہوں اور نہ یہ کہ اوہی کی سُتا سے مجھے سُتا ملی ہے۔ بلکہ یہانتک بھی اُسے گیان

نہیں ہوتا کہ بھوگ پدارتھوں کی حقیقت کیا ہے۔ اس لئے اُنہیں ست جانکر اُن کے بھوگنے کی خواہش میں لگا رہتا ہے۔ یعنی آپ سے جُدا پدارتھوں کو بھوگنے کے لئے اُسے ہمیشہ خواہش بنی رہتی ہے۔ مثلاً شرتی میں جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ پُرش میں ہو کر استری کی اور استری میں ہو کر پُرش کی خواہش ہو جاتی ہے اوس کا مطلب بھی فقط یہی ہے۔

سوال۔ شُرتی کا مطلب مفصل بیان کرو؟

جواب۔ شرتی میں بھوگتا اور بھوگ کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ بھوگ پدارتھوں میں جس انند کو لیکر اُن کے حاصل کرنیکی خواہش کیجاتی ہے وہ محض اگیان کے سبب کیجاتی ہے۔ اِس لئے اُن سے محبت چھوٹ کر فقط بھوگتا میں رہجاوے۔ کیونکہ تمام پدارتھ بھی محض بھوگتا کے لئے پیارے ہوتے ہیں۔ گویا مطلب یہ ہے کہ ممو کھشو پُرش ہر وقت اپنے چت کو آتما میں لگا رکھے۔ اور یہ سمجھ لیوے کہ جس طرح بھوگ پدارتھ بھوگتا سے الگ ہوتے ہیں اسی طرح آتما جاگرت اور سُپن اوستھا سے الگ۔ اور آسنگ ہے ممو کھشو کے اُپدیش کے لئے ذیل میں چند مثالیں درج کی گئی ہیں۔ مثال اوّل۔ کسی پُران کی کتھا میں لکھا ہے کہ اے پرماتما جس طرح اگیانیوں کی اُلفت وِشے پدارتھوں میں ہوتی ہے اوسی طرح میری اُلفت کبھی آپ سے جدا نہ ہووے۔ مثال دوئم۔ جس طرح ہی چندن اور پھول مالا اور کپڑا اور سونا اور عورت وغیرہ میں اگیانیوں کی اُلفت دیکھی جاتی ہے یا جس طرح کسی کو شاستر کی بحث میں فتح پانے کے شوق سے کو اور نیائے شاستر کے پڑھنے کا خیال رہتا ہے۔ یا جس طرح سے جپ اور پاٹھ والوں میں بعضوں کو سورگ کی اور بعضوں کو سدھیوں کے حاصل کرنیکی طمع بنی رہتی ہے۔ اسی طرح سے اُس پُرش کو بھی جسے موکھش کی اِچھا بنی رہتی ہے اُسکے لئے یہی واجب ہے کہ اپنے چت کو آتما سے

الگ نہ کرے +

سوال ۔ جاگرت اور سُپن اوستہا سے آتما کو کس طرح آسنگ جاننا چاہیئے ؟

جواب ۔ انوے وتریک سے ۔ یعنی جس طرح جاگرت اوستہا میں سُپن اور سکھوپتی دونو کا ابھاو ہوتا ہے اوسی طرح سُپن میں باقی دونوں کا ۔ غرض ہر ایک اوستہا میں دوسری اوستہاؤں کا ابہاو ہوتا ہے ۔ اسے وتریک کہتے ہیں ۔ مگر ساکھشی آتما جس کا کسی وستہا میں ابہاو نہیں ہوتا اوسے انوے کہتے ہیں ۔ شُرتی کا پرمان ۔ یعنی لکھا ہے ۔ کہ ساکھشی آتما سُپن اوستہا کی کیفیت سپن کے وقت دیکھکر چہوڑ دیتا ہے ۔ اور سکھوپتی کی سکھوپت میں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ساکھشی آتما جو تینوں اوستہاؤں کا ظاہر کنندہ یعنی پرکاشک ہے ۔ وہی برہم ہے اور وہ میں ہوں ۔ جب اس طرح سے وچار ہوتی ہے ۔ تب نہ کوئی بندہ رہتا ہے اور نہ دوبارہ جنم ہونے کا کارن ۔ پھر وچار کرے کہ تینوں اوستہاؤں میں جو جو بھوگ اور بھوگ پدارتھ اور بھوگتا نظر آتا ہے ساکھشی آتما اُن سب سے جُدا ہے ۔ یعنی چیتن رُوپ ہے ۔ اور وہی میں ہوں ۔ جب اس طرح کی وچار حاصل ہو جاتی ہے تب آپ ہی سمجھ میں آجاتا ہے کہ چدابھاش کے سوائے اور کوئی بھوگتا پُرش نہیں ہے ۔ اور وہ مایا کا کارج ہے ۔ پس تمام جگت جو اندرجال روپ ہے چدابھاش بھی اوسی میں سے ہے ۔ بلکہ اُس کے سبھاؤ سے آپ ہی اوسکا متھیا رُوپ ہونا ثابت اور ظاہر ہے ۔ مثلاً نہ وہ سکھوپتی میں قایم رہتا ہے اور نہ مُورچھا کے وقت ۔ غرض جب چدابھاش کو اس طرح سے یقین ہو جاوے کہ میرا سروپ متھیا ہے ۔ یعنے ناش روپ ۔ پھر اُسے بھوگوں کی خواہش کسی طرح سے نہیں رہتی ۔ جیسا کہ مرتیو کے وقت اگیانی کو عورت کی خواہش نہیں ہوتی ۔ بلکہ یہانتک کہ چدابھاش کو پہلے کی

طرح (مراد اگیان اوستھا سے ہے) یہ بیان کرنا کہ میں ہی کرنے اور بھوگنے والا افعال کا ہوں شرم معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے محض اُسے یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کسیطرح سے پراربھد کرم کے بھوگنے کا زمانہ جلد ختم ہو جائے۔ یعنی آہنکار سے کچھ نہیں کرتا۔ پس جیسے خود اپنے افعال کا بھوگتا ہونے میں شرم آتی ہے۔ اُسے ساکھشی آتما میں بھوگتا ہونے کا خیال کسطرح ہو سکتا ہے۔ اور دیپ کے شروع میں جہاں یہ لکھا ہے کہ تت وتیا پُرش جس نے کہ آتما کو جان لیا ہے پھر اُسکے لئے کوئی کامنا نہیں رہتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی کامنا نہیں رہتی تب بھوگتا بھی کوئی نہیں ہوتا +

سوال۔ تکلیف جسم کو ہوتی ہے۔ اور وہ تین قسم کا ہے۔ یعنی کارن۔ سوکھشم اور استھول اس لئے اُن کی تفصیل کو واضح طور سے بیان کرو!

جواب۔ استھول جسم۔ سینکڑوں قسم کی بیماریاں باد۔ پت۔ کف سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور سینکڑوں قسم کی تکلیفیں مختلف طور پر۔ مثلاً کسی مکان سے گر جانا۔ یا آگ سے جل جانا۔ یا سانپ وغیرہ کے کاٹنے سے بیمار ہو جانا۔ سوکھشم شریر۔ بعض اوقات کام اور کرودھ وغیرہ کے ہونے سے رنج و فکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات دیاشانتی وغیرہ گنوں کے ہونے کے سبب چِنتا بنی رہتی ہے۔ کارن شریر یعنی اودیا۔ اسکا خود سروپ تکلیف کی شکل ہے۔ کیونکہ اُس کے سبب دین و دنیا کی تمیز نہیں رہتی۔ یعنی سکھوپت اوستھا میں جڑھ کی حالت ہو جاتی ہے۔ گویا اس سے زیادہ اور کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔ اور نیز جبتک کارن شریر بنا رہتا ہے۔ تب تک آواگون بھی ضرور رہتا ہے اس لئے اسے تخم یعنی بیج رُوپ اوستھا کہتے ہیں۔ اور یہی بات اندر کے سوال اُٹھانے سے پائی جاتی ہے۔ یعنی جب اندر نے کارن شریر کو دکھ رُوپ جانا۔ تب برہماجی سے یہی سوال

کیا کہ کارن شریر آتما نہیں ہے۔ غرض مدعا یہ ہے کہ تینوں طرح کے شریروں میں خواہ کارن ہو یا سوکھشم دُکھ کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ جیسا کہ کپڑا بغیر سُوت کے اور گھڑا بغیر مٹی کے کبھی نہیں ہوتا۔ البتہ چد ابھاش کی ذات میں کوئی کلیش نہیں ہے۔

سوال۔ میں دُکھی ہوں۔ اس بیان سے تو چد ابھاش کا دُکھی ہونا ظاہر اور ثابت ہوتا ہے

جواب۔ بیشک۔ مگر ببیک کے ہونے سے یہ شک رفع ہو جاتا ہے۔ مثلاً چیتن جو سوے پرکاش اور انند سروپ ہے اوسکا عکس بھی ایسا ہی ہے اور انتہ کرن (مراد سوکھشم شریر سے ہے) جس میں اُس کا عکس داخل ہوتا ہے وہ دُکھ سے خالی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چد ابھاش دونوں سے ملا ہُوا دونوں طرح کی خودی رکھتا ہے۔ یعنی یہ کہ چیتن رُوپ بھی میں ہوں۔ پس جب جڑھ یعنی سوکھشم شریر کو اپنا روپ جانتا ہے۔ تب اوسکے دُکھوں سے آپکو دُکھی مان لیتا ہے۔ جیسا کہ کوئی انسان اپنے کُٹمب اور پروار میں رہ کر خود کیسا ہی آرام میں ہو۔ مگر پروار کے دُکھ سے دُکھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب چد ابھاش کو یہ گیان ہو جائے۔ کہ نہ میں سوکھشم شریر ہوں اور نہ چیتن رُوپ۔ پھر اُسے کسی قسم کا کلیش نہیں رہتا۔ کیونکہ کلیش کا کارن جو اگیان تھا گیان سے اُس کا ناش ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس گیان سے کہ وہ اپنے آپکو ساکھشی آتما کا بھاش مانتا ہے۔ یعنی آنند روپ آتما کا۔ پھر کلیش ہونیکی وجہ کیا رہجاتی ہے۔ گویا مطلب یہ ہے کہ بھرم گیان سے دُکھ اور تت گیان سے اُس کا ناش ہو جاتا ہے۔

سوال۔ آپکو جُدا جاننا تو اُس کا اصلی فرض تھا۔ مگر ساکھشی کو یاد کس لئے کرتا ہے؟

جواب۔ جب اُسے یہ گیان ہوتا ہے کہ آسنگ رُوپ آتما کو میں نے ہی سنگی بنا رکھا تھا۔ یعنی ایک قسم کا دوش لگایا ہُوا تھا۔ تب بطور معافی کے اُسکی شرن میں چلا جاتا ہے

جیسا کہ کوئی گنہگار جب اپنے قصور کو آپ تسلیم کرتا ہے تب فوراً اوسکے آگے معافی کا خواستگار ہو جاتا ہے جس کا کہ اُس نے قصور کیا تہا۔ گویا اسی بات میں اپنا بھلا سمجہتا ہے۔ اسی طرح چدابھاش بھی ساکھشی آتما کی شرن میں چلا جانا اپنا بھلا سمجہتا ہے ⁂

سوال۔ شریر کو بھی جدا سمجہتا ہے پھر اوسے کیوں یاد نہیں کرتا؟

جواب۔ اُسے دکھ روپ اور ناقص جانتا ہے۔ جیسا کہ کوئی برہمن اگر چنڈالوں کے پنجہ میں آیا ہوا کسی طرح نکل جاوے۔ تو پھر اون کی صحبت اختیار کرنے کو کبھی رجوع نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے چدابھاش کو بھی پھر جسم کی طرف خواہش نہیں دوڑتی بلکہ بمقابلہ کوٹستہ آتما کے جب اپنی شکل کو آپ دیکھتا ہے۔ تو اپنے تمام قسموں کے افعال سے اسی طرح نادم ہوتا ہے جیسا کہ کوئی بیمار طوایف ناچ سے۔ یعنی جو طوایف مرض آتشک میں مبتلا ہوتی ہے۔ وہ اپنے دوستوں کے روبرو کبھی ناچ نہیں کرتی۔ غرض مدعا یہ ہے کہ گیان کے بعد چدابھاش کو کبھی کسی کام میں آہنکار پیدا نہیں ہوتا۔ اور بغرض ابھید ہونے کے اپنے تمام افعال کو کوٹستہ آتما کے انوسار چھوڑ دیتا ہے۔ جس طرح سے کہ کوئی شہزادہ راج لینے کی خاطر اپنی مرضی کے تمام کاروبار اپنے باپ کے اختیار میں چھوڑ دیتا ہے ⁂

سوال۔ شہزادہ کو راج ملیگا مگر چدابھاش کو کیا؟

جواب۔ شرتی میں لکھا ہے کہ برہم کے جاننے والا برہم ہو جاتا ہے۔ جب چدابھاش کو اس بات کا شرون ہوتا ہے۔ تب اُسکے منن اور ندہیاسن سے اُسے یہ اچھیا مضبوط ہو جاتی ہے کہ کسی طرح میرا روپ بھی وہی روپ ہو جائے۔ اِس اچھیا سے اوسکی پراپتی ہو جاتی ہے۔ اور اسی لئے اوسکے انوساری ہو جاتے ہیں ⁂

سوال۔ برہم کے گیان سے برہم رُوپ ہوجاتا ہے۔ گویا چدابھاش کا خود ناش ہوجاتا ہے۔ پھر اُسے اپنے ناش کی اِچّھیا اور کوشش کیوں رہتی ہے؟

جواب۔ شرون منن اور ندہیاسن کے ہونے سے یہ اعتراض رفع ہوجاتا ہے۔ یعنی جس وقت تینوں سادہن مکمل ہوجاتے ہیں پھر یہ اعتراض پیدا نہیں ہوتا کہ چدابھاش اپنے ناش کی اچھیا رکھتا ہے +

سوال۔ کیا گیان کے ہوجانے سے چدابھاش کا ناش ہوجاتا ہے؟

جواب۔ جبتک جسم قایم ہے تب تک نہیں ہوتا +

سوال۔ لذّات محسوسات سے جو جو دکھ اور سکھ پیدا ہوتے ہیں اُن کا اصل کارن اگیان ہے۔ اس لئے جب گیان سے اُس کا ناش ہوجائے پھر دکھ اور سُکھ ہونیکا کوئی کارن نہیں رہتا۔ مگر جب کبھی گیانی کو دیکھتے ہیں وہ ویسا ہی نظر آتا ہے جیسا کہ اگیانی یعنی اُسے دُکھ اور سُکھ برابر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ میں مُنش ہوں +

جواب۔ رسّی کو پہچان کر جب سانپ کا خوف دُور ہوجاتا ہے۔ تب بھی تھوڑے عرصے تک سانپ کا خوف بنا رہتا ہے۔ گویا جو شئے محض مغالطہ کے سبب دکھائی دیتی ہے اوسکا سبھاؤ ایسا ہی ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات جس طرح اندھیرے کے وقت پھر بھی اوسی رسی میں سانپ کا مغالطہ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح پرار بہد کرموں کے سبب پدارتھوں کے بھوگنے سے گیانی کو بھی کبھی یہ مغالطہ ہوجاتا ہے کہ میں منش ہوں۔ مگر اُن کے دکھوں کا اثر جلد ناش ہوجاتا ہے +

سوال۔ جب یہ مغالطہ ہوجائے کہ میں منش ہوں۔ اُس وقت تت گیان کا فوراً ناش ہوجائیگا۔ جیسا کہ جب رسی میں سانپ کا مغالطہ ہوگا فوراً رسی کا گیان بھی دُور ہوجاویگا

جواب۔ فقط یہ کہدینا کہ مَیں مُکت ہوں اس سے گیان کا ناش نہیں ہوتا۔ کیونکہ گیان کا پھل یہ ہوتا ہے کہ اس سے واستو سروپ جیسا کہ ہے ظاہر ہو جاوے۔ جیسا کہ دسم پُرش کو جب یہ گیان ہو گیا تھا کہ مَیں خود ہی دسم پُرش ہوں تب دسم کے فکر میں اُس کا رونا اور پیٹنا جو بنا ہُوا تھا وہ بند ہو گیا تھا مگر جن بالوں کو وہ پہلے نوچ چکا تھا اوسکی درد ابھی تک دُور نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح تت وتیا کو جبتک بھوگ بنا رہتا ہے تب تک یہ بات کہ مَیں مُکت ہوں اس طرح سے بھی کہدیتا ہے*

سوال جس طرح دسم پُرش کی بابت بیان کیا گیا ہے کہ اگر جیون مُکت کو بھی اسی طرح تکلیف بنی رہتی ہے تو پھر جیون مُکت ہونیکا لابھ کیا ہے؟

جواب۔ گیانی کو کبھی کسی تکلیف کی پرواہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُس پر سروپ کا آنند غالب ہوتا ہے۔ جیسا کہ دسم پُرش کو دسم کے گیان ہونیکا آنند اسقدر غالب تھا کہ اُسکو اپنے درد سر کی بھی پرواہ نہیں رہی تھی۔ البتہ جسے جیون مُکتی حاصل نہیں ہوتی وشئی پداربھوں میں اوسکا ادھیاس ہونے لگ جاتا ہے اور سکے لئے ضروری ہوتا ہے کہ آتما کا بار بار ابھیاس کرتا رہے۔ جس طرح بھوکا آدمی جبتک کہ سیر نہیں ہوتا تب تک کھانے سے ہاتھ نہیں اُٹھاتا۔ اور جب ترپت ہو جاتا ہے پھر خود بخود ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح پرار بھد کرم اپنا پھل دیکر آپ ناش ہو جاتا ہے یعنی جبتک کہ پرار بھد کرم بنا رہتا ہے تبتک جسم بنا رہتا ہے اور بعد میں جب کرم اپنا اپنا پھل دے چکیں پھر بدیہ مُکتی حاصل ہو جاتی ہے۔ شرتی میں لکھا ہے۔ کرتت وتیا کو کوئی کامنا نہیں رہتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اوسکے فکر تمام ناش ہو جاتے ہیں جو چدابھاش کی چھٹی اوستھا ہے۔ ساتویں آنند اوستھا کا بیان

آنند بمعنی ترپتی یعنی جو آنند لذات محسوسات سے حاصل ہوتا ہے اُسے سانکس ترپتی کہتے ہیں۔ اور نرآنکس ترپتی کا بیان سانکس کے مقابلہ سے کیا جائیگا ✣

نرآنکس پُرش کے خیالات

ایسے پُرش کے خیالات میں نہ کوئی لوک باسنا ہوتی ہیں اور نہ پرلوک کے متعلق اور نہ کوئی آرنبھ یعنی تردد۔ کیونکہ وہ اپنی وچار کے حاصل ہوجانے سے اِس طرح آنند رُوپ پایا جاتا ہے کہ گویا انسان کا جسم پاکر جو کچھ کام کرنا اُسکا اصلی فرض تھا وہ اُسے پورا کرچکا ہے۔ یعنی اب کوئی کام ہی ایسا نہیں رہا جسکی کہ اُسکو ضرورت ہو۔ جب اُسے یہ وچار حاصل ہوتی ہے تو اُسی وچار کا نام کرت کرِت وچار کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی وچار کے پیدا ہونے سے ہر وقت ترپتی بنی رہتی ہے۔ اگیانی لوگ جو بسبب اپنی خواہشات کے کبھی بھی ترپت نہیں ہوتے ہیں گیانی اُن کے دُکھ سے کبھی دُکھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ میں پرم آنند روپ ہوجاتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ جسے پرلوک باسنائیں بنی رہتی ہیں اُسے اختیار ہے کہ خواہ وہ ہمیشہ کرموں کو کرتا ہے۔ خواہ وید اور شاستروں کو پڑھنے لگ جاوے۔ مگر مجھے جب کوئی باسنا نہیں ہی تو مجھے کسی طرح کے کرم کی ضرورت ہی نہیں ہے ✣

سوال۔ تجربہ سے اُن خیالات کی تائید نہیں ہوتی جن کا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً یہ بات صاف دکھائی دیتی ہے۔ کہ جب آپکو بھوک لگتی ہے تو رسوئی مانگنے چلے جاتے ہو۔ گویا جسم کے متعلق باسنا بنی رہتی ہے۔ اور پھر تیرتھوں کی طرف بھی چلے جاتے تھو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کے دل میں پرلوک

کی باسنا بنی رہتی ہے ؟

جواب۔ جبتک گیان حاصل نہیں ہوتا اگیانیوں کے دل میں سینکڑوں طرح کے اعتراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس لیئے وہ اپنے خیال میں گیانیوں کو نہایت ناقص اور بڑا جانتے ہیں۔ مگر اُن کی کلپنا سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بندروں کی اس قسم کی کلپنا سے کہ وہ گُنجوں کو آگ سمجھکر اُسکے اردگرد ہو بیٹھتے ہیں مگر اُن کی اس کلپنا سے نہ تو گُنجیں آگ ہوجاتی ہیں اور نہ اُن کی سردی دور ہوتی ہے۔ اسی طرح سے نیند ہو یا بھوک یا آشنان کی ضرورت۔ اس سے گیانی کے سُروپ حقیقی میں کیا فرق آسکتا ہے۔ یعنی جو کرم جسم کے متعلق ہیں وہ گیانی کے واستوسروپ کے متعلق نہیں ہیں۔ اس لئے وہ خیال کرتا ہے کہ جو جو پُرش اپنے حقیقی سروپ سے جاہل رہتے ہیں اون کے لئے شرون سادہن کا ہونا ضروری ہے۔ مگر میرے لئے جسکو اپنے حقیقی سروپ میں کوئی مغالطہ نہیں شرون سادہن نہیں ہے۔ اور جنکو شرون ہونے کے بعد بھی اعتراض اور کلپنا پیدا ہوجاتی ہیں۔ اونکے لیئے منن کا سادہن کرنا لکھا ہے۔ مگر میرے لئے جبکہ کوئی اعتراض ہی نہیں رہا منن سادہن بھی نہیں ہے۔ اور اگر کسی کو منن سادہن کے ہونے پر بھی مغالطہ دور نہیں ہوتا۔ اوسکے لئے ندہیاسن ہونا واجب ہے۔ مگر میرے لئے وہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے کسی قسم کا مغالطہ نہیں رہا۔ ندہیاسن یعنی دہیان لگانا۔ اور دہیان لگانیکی ضرورت تب ہوتی ہے جب کسی کو یہ مغالطہ رہتا ہو۔ کہ میرا جسم آتما ہے۔ گویا جب مجھے جسم میں آتم بدھی کا مغالطہ نہیں ہے۔ پھر اوسکے اُپائے کی ضرورت بھی نہیں ہے ٭

سوال۔ اگر یہ درست ہے یعنی کوئی بھی مغالطہ نہیں رہا تو پھر یہ کس لئے کہتے ہو۔ کہ میں منش ہوں یا سادہو ؟

جواب - اس کا کارن بھرم نہیں ہے بلکہ عادت - اور جب پرا ربہد کرم کا ناش ہوگا - اس کا بھی ناش ہو جائیگا - یعنی اُسکے ناش کا اور کوئی بھی اُپائے نہیں ہے +

سوال - اگر قطعی طور پر ایسی عادات دُور نہیں ہوتی تو دہیان کے لگانے کی ضرور ہو جاتی ہے

جواب - بیشک - مگر جیسے وکھیپ نہ ہوگا اُس کے لئے کیا اُپائے ہو سکتا ہے - مثلاً نہ تو مجھے کوئی وکھشیپ ہے اور نہ دہیان یعنی سمادھی کی ضرورت - کیونکہ وکھشیپ اور کھشیپ کا علاج یعنی دہیان دونوں کا ہونا تب ہوتا ہے جب من بکاروں سے بھرا ہؤا ہو - اور میرے دونوں ہی نہیں ہیں - یعنی نہ من ہے اور نہ وکھشیپ - پس ہیں نت گیان سروپ اور آکرتا ہوں - اس لئے میرے تمام افعال خواہ مطابق شاستر کے پائے جاویں خواہ اوسکی برخلاف - مجھے کسی کا بھی اثر نہیں پہنچتا ہے - البتہ اگر گیانی اپنا آچرن یعنی طریقہ مطابق احکام شاستر اختیار کرلیوے تو اُس سے گیانی کو تو کوئی لابھ نہیں ہے - مگر دوسروں پر یعنی اگیانیوں پر اوسکا اثر بہت ہوتا ہے - جو ایک طرح کی دیا کا کام ہے +

سوال - گیانی اگر شاستر مطابق کرم کانڈ میں مصروف ہو جائے تو وہ آکرتا کسطرح نہیں ہو سکتا - کیونکہ دیوتا کا پوجن اور گنگا آشنان کریا وغیرہ کو متعلق جسم کے اور وبکار وغیر جاپ کو متعلق ورک اندرے یعنی زبان کے اور بشنو کا دہیان متعلق بدھی کے جانتا ہے - خواہ وہ بدھی بشنو کا دہیان کرے خواہ برہما آنند میں لین ہو جائے - مگر وہ اپنے آپکو سب کا ساکھشی جانتا ہے - اس لئے اُسکی سمجھ کا جو نتیجہ ہے وہ یہی ہے کہ نہ میں کسی افعال کا کرنیوالا ہوں اور نہ کسی سے کرانیوالا - اور جو جو اگیانی کرموں کے کرنے میں لگے رہتے ہیں اُن سے نہ تو میرا کوئی تعلق ہے اور نہ جھگڑا کیونکہ ہماری اور اون کی سمجھ کا بہت بڑا فاصلہ ہے - جیساکہ سمندر ایک ہی ہے مگر پُورب اور پچھم دشا کے سبب

سمندر میں بہت بڑا فاصلہ ہوجاتا ہے۔ دگیانی اور اگیانی دونوں کے خیالات میں ناحق کا تنازعہ) مثلاً اگیانی کے دل میں یہ خیال سمایا رہتا ہے کہ ساکھشی آتما کوئی نہیں ہے۔ یعنی جس امر کو اگیانی نے نیست کی حالت تصور کیا ہے گیانی نے اوسی کو ساکھشی آتما یا یوں کہنا چاہئے۔ کہ جس امر کو اگیانی نے بے ضرورت اور فضول سمجھکر اوسکا خیال تک نہیں رکھا پھر اگر گیانی اوسی کو قبول کرتا ہے تو اگیانی کو رنج کیا ہے۔ اور جھگڑا کیا ہے۔ اسیطرح سے گیانی نے جب جسم کو متھیا جانکر اُس کا راگ چھوڑ دیا ہے۔ پھر اگر اگیانی اُسی کو اپنا سروپ جان کر قبول کرلیتا ہے تو اُس سے گیانی کو کیا مطلب اور کیا بحث رہتی ہے۔ یعنی جس چیز کو ایک نے فضول جان کر تیاگ دیا ہے پھر اگر اوسی کو کوئی اور قبول کرلیوے تو تیاگ کرنے والے کو اُس سے کیا رنج اور کیا بحث ہے ؛

سوال۔ کرموں کے تیاگ کو دیکھکر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ گیانی نے جسم کو متھیا جانکر اُن کو چھوڑا ہے۔ بلکہ یہ کہ گیانی کو کرموں کے کرنیکی ضرورت نہیں رہتی ؟

جواب۔ اگر یہ بات سچ ہے تو کرموں کے تیاگ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ؛

سوال۔ ضرورت ہے۔ کیونکہ اُن کے تیاگ سے گیان ہوجاتا ہے ؟

جواب۔ گیان کی خاطر کرموں کا ہونا بالکل ضروری ہے۔ کیونکہ کرموں کے ہونے سے گیان کی خواہش بنجاتی ہے ؛

سوال۔ جب گیان ہوجائے تو پھر گیان کی خواہش کی کیا ضرورت ؟

جواب۔ گیان کے بعد گیان کی حفاظت درکار ہوتی ہے۔ اس لئے شُبھ کرموں کا تیاگ نہ کرے۔ بالفرض اگر کوئی یہ خیال کرے کہ کرموں کا کرنا اگیان کا کاج ہے۔ اس لئے اُس سے گیان کا ناش ہوجائیگا۔ تو ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ یعنی اگیان اور

اگیان کا کارج جو تمام جگت ہے اُس سے گیان کا ناش نہیں ہوتا۔ بلکہ گیان سے اگیان کا ناش ہوتا ہے۔ اسی لئے گیانی کرموں کو کرتا ہؤا بھی آزاد رہتا ہے +

سوال۔ یہ بات تو ضرور سچ ہے کہ گیان سے اگیان کا ناش ہوتا ہے مگر یہ نہیں کہ اگیان سے جگت کا ناش ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جگت اگیان کا کارج ہے۔ پس جب گیان سے جگت کا ناش نہیں ہو سکتا پھر اندیشہ ہے کہ وہی جگت گیان کا ناش کر دیوے

جواب۔ اس طرح سے کبھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ جس کا کارن ناش ہو جائے اُس کا کارج کب کسی لایق رہ سکتا ہے۔ پس گیانی کے خیال میں جگت ہر وقت ناش روپ دکھائی دیتا ہے۔ گو یا جب جگت سروپ سے ست نہیں۔ اور نہ ست ہو کر دکھائی دیتا ہے پھر اُس سے گیان کا ناش کب ہو سکتا ہے۔ **مثال۔** جیسا کہ زندہ چوہا اگر بلّی کو نہیں مار سکتا تو مرا ہؤا کیا مار سکیگا۔ پس گیان رُوپ ایک راجا ہے۔ اور یہی اوسکی بزرگی ہے کہ تعلقات دنیاوی کے رکھنے اور نہ رکھنے میں دونوں طرح سے اوس کا ناش نہیں ہوتا۔ اس لئے گیانی خواہ کرموں کو کرتا رہے خواہ چھوڑ دیوے۔ جس صورت کو اختیار کریگا اوسی صورت سے گیانیوں کو لابھ پہنچ جاتا ہے +

سوال۔ کیا لابھ پہنچ سکتا ہے ؟

جواب۔ جب گیانی شبھ کرموں کا کرنا اختیار کرتے ہیں۔ تو اُس سے اگیانی کو اور جب کرموں سے نورتی اختیار کرتے ہیں تو اس سے جگیاسو کو بہت بڑا لابھ ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اگیانی شبھ کرموں کا کرنا اختیار کر لیتے ہیں تو اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے اُن کو سورگ لوک حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جب جگیاسو لوگ گیانی کی نورتی کو دیکھتے ہیں تو وہ اپنے ارادے کو اور مضبوط کر لیتے ہیں۔ اس طرح دونوں کے لئے پرم لابھ

ہوجاتا ہے۔ چونکہ گیانی پرش تعریف اور مذمت دونوں کو برابر جانتے ہیں۔ اس لئے
خود بھی کسی کی تعریف اور نندا میں دخل نہیں دیتے۔ گویا وہ اپنے آپ میں نہایت ترپت
رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گیانی کی شکل وصورت دیکھنے سے بھی ایک طرح کا اپدیش ملجاتا ہے

گیانی اپنے خیالات میں ترپت رہتا ہے

گیانی۔ مجھے پراپت ہونیوالی بستو پراپت ہوچکی ہے۔ اسلئے میں کرت کرت ہوکر اپنے
میں آپ ترپت رہتا ہوں۔ پس میں دھنّ ہوں میں دھنّ ہوں۔ مجھے برہمانند سکھ پراپت
ہوچکا ہے۔ اور میں اپنے سروپ کو آپ جانتا ہوں۔ اس لئے میں دھنّ ہوں میں دھنّ
ہوں۔ اب نہ مجھے کوئی کلیش نظر آتے ہیں اور نہ کوئی کرتب۔ یعنی کرنیوالے کام گویا مجھے
اسقدر ترپتی حاصل ہوئی ہے کہ جسکی مہماں کا کوئی شمار نہیں آتا۔ پس میں ہر طرح سے دھنّ
ہوں میں دھنّ ہوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ میرے جسقدر بڑے بڑے پُن کئے ہوئے ہیں
اُن سب کا پھل اب پراپت ہوگیا ہے۔ اور بباعث نیک کاموں یعنی پُن پھلوں کے
بڑے آسچریہ رُوپ کو پراپت ہُوا ہوں۔ اس لئے بھی میں دھنّ ہوں میں دھنّ ہوں۔ غرض
شاستر اور گورو بھی جس سے کہ ایسا گیان پراپت ہوتا ہے بڑا آسچریہ روپ ہے اور سکھ بھی آسچریہ
سکھ ہے۔ ترپتی دیپ ۲۹۸ شلوک میں سماپت ہُوا۔ جو لوگ اُسے نت وچارتے ہیں
وہ تت روپ ہوکر برہمانند میں لین ہوجاتے ہیں +

کوٹستہ دیپ

جسم کے بیچ کوٹستہ آتما اور چدابھاس دونوں کا پرکاش پایا جاتا ہے۔ مگر کوٹستہ کا

پرکاش سامانیہ اور چدابھاش کا وشیش ہے۔ **مثال**۔ جیسا کہ ایک دیوار پر سورج کا پرکاش اور شیشے کی جھلکور کا پرکاش دونوں الگ الگ پائے جاتے ہیں ۔

سوال۔ دونوں پرکاشوں میں یہ تمیز جس سے ثابت ہو جائے کہ یہ پرکاش کوٹستہ آتما کا ہے اور یہ چدابھاش کا۔ پائی نہیں جاتی؟

جواب۔ جب مثال پر زیادہ غور کرنے سے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ ایک دیوار کے اوپر سورج کی دہوپ اور شیشہ کی جھلکور دونوں الگ الگ پائے جاتے ہیں۔ تب چدابھاش اور کوٹستہ دونوں کا پرکاش الگ الگ جاننے کے لئے بدہی کو ایک دیوار سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ دونوں کا پرکاش وہاں پایا جاتا ہے۔ مگر کوٹستہ آتما سامانیہ رُوپ سے پرکاشک ہے۔ اس لئے وہ ہر وقت قایم رہتا ہے۔ یعنی بدہی کے ہونے پر بھی اور بدہی کے ابھاؤ ہونے کے وقت بھی۔ مثلاً سکھوپتی اوستھا میں بدہی نہیں رہتی۔ اور سامانیہ پرکاش موجود رہتا ہے۔ گویا یہی موقعہ دونوں میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے۔ یعنی بدہی کے موجود ہوتے ہیں دونوں پرکاش اور بدہی کے ابھاؤ میں فقط کوٹستہ کا پرکاش۔ غرض اُن کا پرکاش نہ فقط اندرونی طور پر الگ الگ ثابت ہوتا ہے بلکہ بیرونی پدارتھوں سے بھی۔ کیونکہ کوٹستہ آتما ہر جگہ ایک رس اور بیاپک روپ ہے۔ اسلئے جہاں اور جب کبھی کسی پدارتھ پر نظر چلی جاتی ہے۔ یعنی آنکھوں کے راستے سے برتی باہر نکل جاتی ہے۔ یہی فعل چدابھاش کا ہے۔ یعنی اُس پدارتھ کو دکھا دینا اور دیکھنے کے بعد جب اُس پدارتھ کی شکل صورت کا گیان بخوبی ہو جاتا ہے جو پھر نہیں بھولتا۔ یہ اس سے الگ پرکاش ہے اور وہ برہم کا پرکاش ہے۔ گویا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پدارتھ کا دکھا دینا پرکاش چدابھاش کا ہے اور پھر اُسے جان لینا پرکاش برہم کا ۔

سوال - برہم نے اس طرح سے تو کبھی نہیں کہا کہ میں نے پدارتھ کو جان لیا ہے؟
جواب - اس میں کچھ شک نہیں کہ کہنے والا برہم نہیں - چدابھاش ہی ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ اہنکار کا ہونا چدابھاش میں ہوتا ہے - برہم میں نہیں - مگر یہ بات ایک اور دلیل سے ثابت ہو سکتی ہے کہ برہم اور چدابھاش دونوں کا پرکاش الگ الگ پایا جاتا ہے - مثلاً ہمارا یہ بیان کرنا کہ یہ پدارتھ جسکا کہ اب بخوبی گیان ہو گیا ہے - میں پہلے اسے نہیں جانتا تھا - اس سے دونوں پرکاش ثابت ہوتے ہیں - مثلاً یہ کہ جب تک چدابھاش کا اوس پدارتھ سے ملاپ نہیں ہوا تھا تب تک اوس پدارتھ سے لاعلمی تھی مگر پدارتھ موجود تھا - اس صورت میں چدابھاش کا لاعلمی کو یعنی اگیان کو دور کر دینا ہی پرکاش چدابھاش کا پرکاش ہے - اور اس بیان سے کہ میں اُس پدارتھ کو پہلے نہیں جانتا تھا - گویا (میں) سے مراد یہ ہے کہ کوٹستھ آتما جو ہر جگہ ویاپک ہے - پہلے بھی موجود تھا اور پدارتھ بھی - اس لئے اُس وقت اُس کے نہ جاننے کا کوٹستھ ویسا ہی پرکاشک تھا جیسا کہ چدابھاش کے ملاپ ہونے کے بعد - یعنی یہ امر کہ اب پدارتھ کو بخوبی جان لیا ہے اس سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چدابھاش کے ملاپ ہونے سے پہلے اسکے نہ جاننے کو اور ملاپ کے بعد اوسکے جاننے کا جو پرکاش ہے وہی برہم کا پرکاش ہے - اور چدابھاش کے ملاپ کو اوسکا اپنا پرکاش ÷

سوال - جان لینا بمعنی گیان اور گیان سے مراد پرکاش کی ہے - اس لئے مفصل بیان کرو - تا کہ معلوم ہو جائے کہ گیان کیا وستو ہے ؟

جواب - قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی پدارتھ کا گیان ہوتا ہے تو انتہ کرن کی برتی انتہ کرن سے اُٹھکر اُس پدارتھ تک چلی جاتی ہے جہانکہ وہ پڑا ہوا ہے - کیونکہ بہاش

کے بغیر کبھی کوئی برتی نہیں ہوتی اس لئے برہم جو ہر جگہ ویاپک ہے جہاں برتی چلی جائے وہاں اُس کا عکس بھی داخل ہو جاتا ہے۔ اور یہی کارن اُس پدارتھ کے گیان کا ہو جاتا ہے۔ یعنی برہم کا پرکاش تو پہلے ہی سب جگہ موجود رہتا ہے۔ مگر وشیش گیان کے لئے برتی کا اور چدابھاش کا یعنی دونوں کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ جیسا کہ نشانہ کے کام میں تیر بغیر نوک آہنی کے اور نوک آہنی بغیر تیر کے ناکارہ ہے۔ یعنی دونوں کا ہونا لازمی ہے۔

سوال۔ برتی روپ چدابھاش جبتک کسی پدارتھ کی طرف نہیں جاتا تب تک اس پدارتھ کی لاعلمی بنی رہتی ہے۔ اور ساکھشی برہم اس کا پرکاشک ہوتا ہے۔ مگر جب چدابھاش سے ملی ہوئی برتی کسی ایسے پدارتھ کی طرف چلی جائے جسکی لاعلمی ہو تب فوراً اس پدارتھ کا گیان ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے خیال میں وہ پرکاش چدابھاش کا ہے۔ گویا پدارتھ کے گیان کے لئے نہ برہم کا پرکاش ثابت ہوتا ہے اور نہ برہم کے پرکاش کی ضرورت پائی جاتی ہے

جواب۔ برہم کے بغیر کبھی کوئی گیان نہیں ہوتا۔ اور چدابھاش کا یہ فعل کہ وہ جس پدارتھ تک چلا جاتا ہے اُسی کا گیان ہو جاتا ہے اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اوسی سے گیان ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہ چدابھاش کے جانے سے اُس طرف دھیان ہو جاتا ہے۔ اور وہ برہم جو پہلے وہاں نہ جاننے کا ساکھشی تھا پھر جاننے کا ساکھشی ہو جاتا ہے۔ گویا وہ اپنے آپ ایک رس پرکاشک ہے۔ اس کی تائید ایک اور دلیل سے بھی ہو جاتی ہے یعنی جب کسی پدارتھ میں برتی روپ چدابھاش پہنچتا ہے۔ وہاں سے فوراً ہٹنکر پھر اور اور پدارتھوں میں برتی چلی جاتی ہے۔ مگر اوسکے چلے جانے سے پدارتھوں کا گیان ناش نہیں ہوتا۔ گویا گیان کا ساکھشی وہی ایک اٹل برہم ہے جو گیان کا ساکھشی تھا +

سوال۔ اس طرح سے اگر پدارتھ کا گیان فقط برہم کے پرکاش سے ہو سکتا ہے۔ تو

چت برتی اور چد ابھاش دونوں کے ملاپ کی کیا ضرورت ہے۔ یعنی فقط چت برتی دوارا ہی توجہ کرانیکا کام ہوسکتا ہے۔ اور برہم سے اُس کا پرکاش یعنی گیان ✤

جواب۔ اس طرح سے نہیں ہوسکتا کہ برتی بغیر چد ابھاش کے ہوسکے۔ اور بھاش کا ہونا ہی برتی کی فضیلت ہے۔ ورنہ جیسی مٹی ویسی وہ۔ بفرض محال اگر وہ بھاش بغیر چلی بھی جاوے تو اُس سے کچھ بھی ظاہر یعنی پرکاش نہیں ہوتا ✤

سوال۔ کیا یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ جہاں فقط برہم کا پرکاش ہوتا ہے وہاں سے وستو کا گیان نہیں ہوتا۔ یعنی جبتک برتی روپ چد ابھاش نہ ہو تب تک گیان نہیں ہوتا؟

جواب۔ بیشک! مگر یہ سدھانت بیرونی پدارتھوں کے لیئے ہے نہ کہ اندرونی کے لیئے گویا فرق یہ ہے کہ چد ابھاش بیرونی پدارتھوں کو جتانیوالا ہے۔ اور برہم اسکے جاننے والا۔ یعنی پرکاش روپ ہے۔ سوریشراچاریہ نے چد ابھاش کی تعریف میں چد ابھاش کو پھل چیتن بیان کیا ہے۔ پھل چیتن سے مراد یہ ہے۔ کہ جہاں فقط چت کی برتی ہو وہاں چیتن کا بھاش ضرور ہوتا ہے۔ اور چیتن اور پھل چیتن میں جو بھید ہے سوامی شنکراچاریہ نے گرنتھ اُپدیش سہسری میں اُسے نہایت مفصل لکھدیا ہے مگر اختصار کے طور پر ذیل میں بھی درج کرتے ہیں:۔ مثلاً گیاتتا۔ یعنی جان لینا ایک قسم کا فعل ہے۔ جو چد ابھاش سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اُسکا پرکاش برہم سے یعنی کسی پدارتھ کو جان لینا۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ پدارتھ اور چت کی برتی اور برتی میں چیتن کا بھاش یعنی ساکھشی آتما ان تینوں کا پرکاشک ہوتا ہے۔ اور چد ابھاش کا پرکاش فقط اسقدر کہ وہ پدارتھ کو جتانیوالا ہے۔ تاہم اس صورت سے گیان دونوں طرح کا ثابت ہے۔ فرض کرو گھڑا ایک پدارتھ ہے۔ اُس میں ایک گیان تو یہ ہے۔ کہ

جب برتی روپ چدابھاش وہاں چلا جائیگا فوراً گھڑے کا گیان ہو جائیگا۔ اور دوسرا یہ کہ وہی گھڑا اور برتی اور برتی میں بھاش ساکھشی آتما تینوں کا پرکاشک ہوگا نیایک مت والے ایسے گیان کو انو بوسائی گیان کہتے ہیں۔ یعنی گیان کا گیان۔ گویا دونوں طرح کے گیان میں تمیز یہ ہوتی ہے۔ کہ جہاں جہاں برتی روپ چدابھاش چلا جاتا ہے۔ وہاں اس طرح کا گیان ہوتا ہے کہ یہ گھڑا اور یہ چوکی اور یہ مکان ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسرا گیان یعنی پرکاش جو برہم کا پرکاش ہے وہ فقط یہی ہے کہ برتی روپ چدابھاش خواہ گھڑے سے ہٹکر مکان کی طرف دیکھنے لگ جائے۔ یا مکان سے ہٹکر مکان کے اسباب کی طرف چلا جائے اُس کے چلے جانے سے یہ گیان کہ میں نے گھڑے کو جان لیا ہے اور مکان کو جان لیا ہے دُور نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ دوسرا گیان ہے۔ اور وہ برہم کا گیان ہے ؛

سوال۔ جس طرح جسم کے باہر دو طرح کا گیان پایا جاتا ہے۔ یعنی چدابھاش اور برہم کا کیا جسم کے اندر بھی پایا جاتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ پایا جاتا ہے۔ مگر جبتک چت کی برتیوں کو بغور نہ دیکھا جاوے تب تک جُدا جُدا گیان کہ کونسا گیان چدابھاش کا ہے اور کونسا برہم کا۔ ثابت نہیں ہوتا مثلاً اب یہ وچار اس طرح سے ہونی چاہئے۔ کہ اگرچہ کام کرودھ وغیرہ کئی قسم کی برتیاں ہوتی ہیں۔ تاہم اُن کا الگ الگ گیان ہونا پایا جاتا ہے۔ مثلاً جب کرودھ پیدا ہوتا ہے تب کرودھ برتی اور جب کام پیدا ہوتا ہے تب کام برتی ہوتی ہے۔ یعنی یہ بات مشتبہ نہیں رہتی کہ اب کونسی برتی پیدا ہوئی ہے۔ برتیوں کے گیان ہونے کا کارن فقط چدابھاش ہے جو ہر قسم کی برتی میں شامل ہوتا ہے۔ یعنی اگر کسی برتی میں بھاش شامل

نہ ہو تو اس برتی کا گیان بہی کبھی نہ ہو۔ اُس گیان کو چد ابھاش کا گیان کہتے ہیں۔ مگر
برتیوں کے اس طرح کے گیان سے کہ یہ کام برتی تہے اور یہ کرودہ۔ یہ گیان کبھی نہیں ہوتا
کہ کام برتی کے سبب کسی اور پدارتھہ کا گیان ہو جائے۔ یا کرودہ برتی کے سبب کوئی
اور گیان ہو جائے۔ جیسا کہ اندھیری رات میں آگ سے تپا ہوا لوہا اپنے روپ کو آپ
دکھا سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ دیپک کی طرح اُس سے اور اسباب بہی نظر آجائے۔
(کوٹستہ کا پرکاش) برتیوں کے پیدا ہونیکا قاعدہ یہ ہے کہ جبتک ایک برتی کا ابھاؤ
نہ ہو دوسری پیدا نہیں ہوتی۔ مثلاً جبتک کرودہ برتی کا ظہور رہے تب تک شانت برتی
پیدا نہیں ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض ایک کے بعد دوسری برتی پیدا ہوتی ہے۔ اور
جبتک کسی قسم کی برتی قایم رہتی ہے اوس کا پرکاش چد ابھاش کے سبب اور جب
کوئی برتی نہیں ہوتی تب جو پرکاش یعنی گیان ہوتا ہے وہ کوٹستہ آتما کے سبب۔ کیونکہ
جب کوئی برتی نہیں ہوتی تب چد ابھاش بہی نہیں ہوتا +

سوال۔ کون کون سے موقعہ پر برتیوں کا ابھاؤ ہوتا ہے؟

جواب۔ تین موقع پر۔ اوّل یہ کہ جب ایک برتی کا ابھاؤ ہو کر جبتک دوسری پیدا
نہیں ہوتی۔ اوس وقت کو برتیوں کے ابھاو کا وقت کہتے ہیں۔ یعنی دونوں برتیوں
کی سندہی کا وقت۔ دوم جبتک سکھوپت اوستھا بنی رہتی ہے۔ سیوم جب کبھی
مورچھا یعنی غش کی حالت ہو جائے۔ گویا جب برتیوں کا ابھاؤ ہوتا ہے۔ یعنی چد ابھاش
بغیر بھی جس وقت کا گیان ہونا پایا جاتا ہے اوسی گیان سے مراد ساکھشی آتما کی ہے
بیرونی پدارتھوں کے جاننے کے لئے جہاں یہ وچار کیا گیا ہے کہ اُن پدارتھوں میں دو
کا گیان ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اندرونی طور پر یعنی برتیوں کے گیان کے لئے یہ قاعدہ

نہیں ہے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ بیرونی پدارتھ برتی کا وشے ہوتے ہیں۔ اور برتی خود دوسری برتی کا وشے نہیں ہوتی۔ کیونکہ برتی خود سوے پرکاش ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر سوے پرکاش سے مراد چدابھاش کی ہے۔ اور اُسی کو آواگون ہوتا ہے۔ اور کوٹستہ آتما اون کا ساکھشی رہتا ہے۔ یعنی انتہہ کرن اور انتہہ کرن کی برتیوں کا گویا نتیجہ یہ ہُوا کہ آواگون کی صورت میں تینوں کا یعنی کوٹستہ۔ انتہ کرن اور چدابھاش کا اجتماع ہوتا ہے۔ **مثال**۔ جیسا کہ انسان کی شکل اور آئینہ اور آئینہ میں اوس کا عکس اور جب آواگون کی وجہ نہیں رہتی تب فقط کوٹستہ آتما یعنی بیاپک روپ برہم قایم رہتا ہے۔ اسی بات میں پراچین آچاریوں کا بھی اتفاق ہے +

سوال۔ کرموں کا پھل حاصل کرنے کے لئے خواہ اس لوک میں آنیکی ضرورت پڑے خواہ پرلوک میں جانیکی فقط بدھی اور کوٹستہ دونوں کے سبب آواگون ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ گھڑا اور گھڑے کی آکاش دونوں ملے ہوئے ہر ملک اور ہر ولایت میں جاسکتے ہیں۔ پھر چدابھاش کے شامل کرنیکی کیا ضرورت ہے ؟

جواب۔ بدھی کے ساتھہ ملکر کوٹستہ جیو کا کام کرے یہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہ یہ کہ کوٹستہ سے ملی ہوئی بدھی چدابھاش کو قبول نہ کرے +

سوال۔ اس میں کیا دلیل کہ بدھی میں بھاش ضرور ہوتا ہے ؟

جواب۔ اگر اس بات کو تسلیم کرلیا جاوے کہ بدھی میں چیتن کا بھاش نہیں آتا۔ تو جیسی بدھی ویسی دیوار۔ پھر سوال یہ ہوگا۔ کہ چیتن جو سب جگہ بیاپک روپ ہے دیوار اور گھڑا سے ملکر ہی جیو کا کام دیکھتا ہے +

سوال۔ بدھی اور دیوار ایک نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ بدھی کا روپ نرمل اور صاف ہے

اور دیوار کا نہیں۔ جیساکہ مٹی کے برتن اور بلور کے برتن ایک نہیں ہو سکتے؟

جواب۔ اگر نرمل روپ ہونے کے سبب دونوں ایک مانند نہیں ہیں۔ تو پھر یہ اعتراض کیوں کہ اُس میں بھاش نہیں آتا۔

سوال۔ اچھا یہ بتلاؤ۔ کہ بنب اور پرتی بنب یعنی چیتن اور چدابھاش جسے آپ لازمی طور پر مانتے ہیں دونوں میں فرق کیا ہے؟

جواب۔ شکل وصورت میں کوئی فرق نہیں۔ مگر درحقیقت چیتن اور چدابھاش کے سروپ میں بہت بڑا فرق ہے۔ کیونکہ چیتن سروپ سے آسنگ اور چدابھاش سنگ والا ہے۔ یعنی تناسخ میں آنے جانیوالا۔ **مثال۔** جیساکہ سورج اور سورج کے عکس کو دیکھنے سے اُن کی شکل وصورت میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ مگر حقیقت میں بہت بڑا فرق ہے کیونکہ وہ آکاش میں ہے اور نہایت گرم ہے۔ مگر اُس کے عکس میں دونوں باتیں نہیں ہیں۔

سوال۔ آپکا اصل مطلب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بدھی کے بنا چدابھاش کوئی چیز نہیں جیساکہ مٹی بغیر گھڑا۔ اگر یہی بات ہے تو پھر بھی چدابھاش کا ماننا ضروری نہیں ہے؟

جواب۔ جبتک جسم نہو بدھی ہی نہیں ہوتی۔ گویا جب جسم کا ناش ہو جائیگا بدھی کا بھی فوراً ہی ناش ہو جائیگا۔ کیا اس صورت میں کرموں کا پھل فقط کوٹستھ برہم کو حاصل کرنا نہیں پڑے گا؟

سوال۔ نہیں۔ اور نہ جسم کے ناش ہونے سے بدھی کا ناش ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ شاستر میں استھول جسم کے بعد سوکھشم کے قایم رہنے کا پرمان موجود ہے۔

جواب۔ جس طرح سوکھشم شریر کے قایم رہنے کی بابت شاستروں سے اوسکا پرمان

ملتا ہے اُسی طرح چدابہاش کی بابت بہی۔ پھر اس طرح سے بیان کرنا کہ بُدّھی کے بنا چدابہاش
کوئی چیز نہیں ہے۔ درست نہیں ہے +

سوال۔ چدابھاش کی بابت کوئی پرمان نہیں ہے؟

جواب۔ شرتی میں صاف لکہا ہے کہ پرماتمانے جگت کو بنایا اور بنا کر پھر اوس میں خود
پرویش کر گیا۔ پرویش سے مراد چدابھاش کی ہے +

سوال۔ نہیں۔ کیونکہ جبتک جسم میں بُدھی نہو کوئی پرویش بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے
پرویش ہونیکا اصل مطلب بُدھی سے ہے؟

جواب۔ ایتریہ اونپشد کے دیکہنے سے یہ شک رفع ہوجاتا ہے۔ کیونکہ وہاں اس طرح
سے لکہا ہے کہ جسم بنانے کے بعد پرماتمانے یہ سوچا کہ جبتک میں اس میں پرویش نکروں
تب تک جسم ناکارہ رہیگا۔ اور پھر براستہ تالو اُس میں پرویش کر گیا اور اُسی کو آواگون
ہوتا ہے۔ جسم بنا کر پرویش کرنا اس سے مراد یہ ہے کہ استھول اور سوکھشم دونوں طرح کا جسم
پہلے بنایا اور بعد میں اوس کا پرویش ہوا۔ سوکھشم شریر سے مراد بُدھی کی ہے۔ گویا بُدھی
پہلے اور چدابھاش بعد میں داخل ہوا۔ اسی دلیل سے یہ ثابت ہوجاتا ہے۔ کہ بُدّھی
الگ اور چدابھاش الگ ہے +

سوال۔ پرماتما آسنگ روپ ہے۔ پھر اُس کا پرویش ہونا کیونکر مانتے ہو؟

جواب۔ جس طرح آپ اُس سے جگت کا ہونا بیان کرتے ہیں +

سوال۔ جگت تو مایا کارن کے سبب ہوا ہے؟

جواب۔ پرویش بھی مایا سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ یاگولک کے اُپدیش سے اوسکی تائید
ہوتی ہے۔ یعنی لکہا ہے کہ جس طرح جسم بھوتوں سے پیدا ہوتا ہے اوسی طرح اوسکا ناش

بھی بھوتوں میں یعنی بھوتوں سے پیدا ہو کر بھوتوں ہیں ناش ہو جاتا ہے۔ گویا آتما ناش رہت اور آسنگ ہے۔ اور بھوتوں سے مراد مایا کی یعنی مایا سنبدھ والا بھی ہے۔

سوال۔ اس طرح سے یہ ثابت تو نہیں ہوتا کہ آسنگ روپ آتما کا پرویش ہوتا ہے۔ البتہ چدابھاش کا۔ اور یہ بھی کہ جسم کے ناش ہونے کے بعد اُس کا ناش نہیں ہوتا۔

جواب۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ اور بیان بھی اسی طرح سے ہوا ہے۔ مگر یہ بیان موکھش کے لحاظ سے نہیں ہے۔ فقط لوک پرلوک میں آنے جانے کے لحاظ سے۔ کیونکہ آنا اور جانا تب تک ہوتا ہے جب تک چدابھاش بنا رہتا ہے۔

سوال۔ کیا موکھش اوستھا میں چدابھاش نہیں رہتا؟

جواب۔ نہیں رہتا۔

سوال۔ تب چدابھاش کا یہ گیان کہ میں برہم ہوں محض غلط ہے؟

جواب۔ غلط نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنے روپ کو ست نہیں جانتا۔ یعنی اس کا یہ گیان کہ میں برہم ہوں اُس وقت ہوتا ہے جب چدابھاش کو متھیا جان کر برہم کو ست اور اسی کو اپنا واستو روپ جان لیتا ہے۔ اور جب اُسے اس طرح گیان ہو جاتا ہے۔ اُسے بادہسمان آدی کرن بولتے ہیں۔

سوال۔ بادہسمان آدی کرن کی سمجھ نہیں آئی۔

جواب۔ ذیل میں ایک مثال درج کی جاتی ہے۔ جس سے بخوبی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ مثلاً اندھیری رات کے وقت کئی مختلف چیزوں کے دیکھنے سے جب اُن کی اصل صورت اور شکل دکھلائی نہیں دیتی تب کئی طرح کا مغالطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ فرض کرو کسی کو ایک لکڑی کا تھملہ کھڑا ہوا دیکھ کر یہ مغالطہ ہو جائے کہ کوئی چور کھڑا ہوا ہے تو وہ مغالطہ

تب تک دور نہیں ہوتا جبتک چور کا مغالطہ یعنی چور کا گیان ناش نہو جائے۔ گویا جب چور کا گیان باہد ہوکر لکڑی کا گیان ہو جائے تو اُسے چور کا باہد سمان آدی کرن کہتے ہیں۔ یعنی چور کا باہد ہوکر اوسی کو لکڑی ہی جاننا۔ اسی طرح سے جب چدابھاش کو یہ گیان ہوجاتا ہے کہ میں برہم ہوں تب چدابھاش کا باہد ہوجاتا ہے۔ اسکی تائید میں سوریشر آچاریہ کا بھی اتفاق پایا جاتا ہے۔ اور شرتی کا پرمان بھی ہے۔ شرتی ارتھ کہ تمام جگت برہم روپ ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ تمام جگت جو نظر آتا ہے وہی برہم ہے بلکہ یہ کہ باہد سمان آدی کرن سے تمام جگت برہم روپ ہے +

سوال۔ دورناچاریہ اور آپکی رائے میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ کیونکہ اُس نے کئی موقعہ پر باہد سمان آدی کرن کا کھنڈن کیا ہے؟

جواب۔ وہ کھنڈن بلحاظ چدابھاش کے نہیں ہے۔ مگر کوٹستہ کے لحاظ سے ہے۔ کیونکہ کوٹستہ اور برہم کا جو بھید ہے وہ مکھیہ سمان آدی کرن سے ہوتا ہے باہد سمان آدی کرن سے نہیں ہوتا +

سوال۔ مکھیہ سمان آدی اور باہد سمان آدی کرن میں فرق کیا ہے؟

جواب۔ گھڑاکاش اور مہاآکاش میں تو درحقیقت کوئی بھید نہیں ہے۔ اس لئے اُن کے ابھید کو مکھیہ سمان آدی کرن اور جل آکاش اور مہاکاش کے ابھید کو باہد سمان آدی کرن۔ کیونکہ جبتک جل کا باہد نہو تب تک جل کے اندر جو آکاش دکھائی دیتا ہے اُس کا مہاآکاش کے ساتھہ کبھی ابھید نہیں ہوتا +

سوال۔ کوٹستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ تمام جگت کے ادھشٹان یعنی آسرے کو برہم اور جو فقط جسم وجان اور حواس

کا آسرا ہے اُسے کوٹستہ کہتے ہیں۔

سوال۔جس طرح برہم میں تمام جگت کلپنا ماتر ہے۔ کیا چدابھاش بھی کلپنا ماتر ہے؟

جواب۔بیشک۔ کیونکہ جو روپ جگت کا ہے وہی چدابھاش کا۔

سوال۔بظاہر دونوں کے سروپ میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس لئے کس وچار کے پیدا ہونے سے وہ فرق دُور ہو جاتا ہے؟

جواب۔جب تت اور تو م پد میں بخوبی وچار ہو جائے۔ مثلاً جگت او پادہی کے سبب ایشور ہے۔ اور انتہ کرن اُپادہی کے سبب جیو مگر دونوں طرح کی اُپادہیوں میں ستا فقط ایک چیتن روپ برہم کی ہے۔ انتہ کرن سے مراد بُدہی کی ہے۔ اور میں کرتا اور میں بھوگتا ہوں اس قسم کے افعال بُدھی کے دہرم ہیں۔ گویا چیتن ستا کا کام جو چیتن کی ذات میں ہے اور بُدہی کا دہرم بُدہی میں وہ دونوں چدابھاش میں آجاتے ہیں۔ اس طرح سے جب چدابھاش کا وچار ہو جائے تو آپ سے آپ یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ بذات خود چدابھاش کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے محض کلپنا ماتر ہے جیسا کہ جگت

سوال۔چدابھاش ایک بھرم کا روپ ہے۔ یعنی محض کلپنا ماتر۔ مگر اس بھرم یعنی مغالطہ کا کارن کیا ہے؟

جواب۔فقط اگیان۔ کیونکہ جبتک چدابھاش اور کوٹستہ کے روپ کا گیان نہیں ہوتا تب تک اگیان کا ہونا ظاہر ہے۔ اور جب یہ گیان ہو جاتا ہے کہ اُن کا سروپ الگ الگ ہے۔ تب اگیان کا ناش ہو جاتا ہے۔ گویا ثابت یہ ہوُا کہ بندہ اور موکھش ہونیکا کارن محض اگیان ہے۔ اور وہ لوگ جو بندہ کا ہونا آتما یا جیو میں ہونا مانتے ہیں نہایت غلط فہمی میں رہتے ہیں۔ چونکہ کھنڈن گرنتھ میں اُن کے خیالات کی بہت تردید کیگئی

ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر اُس بحث کی ضرورت نہیں *

شوپُران میں کوٹستہ کا وچار

جو جو برتیاں انتہ کرن سے پیدا ہوتی ہیں نہ اُن کے پیدا ہونیکا گیان ساکھشی آتما بغیر ہوتا ہے۔ اور نہ اُن کے ابھاو کا۔ مثلاً جب کام کرودھ وغیرہ برتیاں پیدا ہوتی ہیں تب ہی اُن کا پرکاشک ساکھشی آتما ہوتا ہے۔ اور جب اُن کا ابھاو ہونے سے چت شانت ہو جاتا ہے تب ہی ساکھشی اُن کے ابھاو کا پرکاشک ہوتا ہے۔ اسی طرح اگیان برتی کا بھی وہی پرکاشک رہتا ہے۔ اگیان برتی سے مراد یہ ہے کہ جب کسی پدارتھ کے جاننے کی خواہش رکھکر بھی اُس کے جاننے میں عاجز رہتے ہیں۔ یعنی اُسے جان نہیں سکتے۔ ساکھشی آتما اُس نہ جاننے کا بھی پرکاشک رہتا ہے۔ گویا جاننے کا اور نہ جاننے کا اور برتیوں کے ابھاو کا غرض کوئی حالت ہو برہم سے ہی سب کا پرکاش ہوتا ہے۔ اور وہی سب کا ادشٹان یعنی آسرا ہے۔ گویا برہم ست اور جگت اُس میں است روپ ہے۔ اور برہم چیتن اور جگت اُس میں جڑھ رُوپ ہے۔ اور برہم پریم کا آسرا یعنی آنند روپ ہے۔ اور جگت دُکھ رُوپ ہے۔ چونکہ تمام طرح کے نام رُوپ پدارتھوں میں اُسی برہم کا پرکاش یعنی جلوہ پایا جاتا ہے اس لئے کوئی پدارتھ بھی برہم سے خالی نہیں ہے۔ یعنی وہی ہر جگہ بیاپک رُوپ ہے۔ گویا ان صفات سے جو موصوف ہے اُسی کو شورُوپ کہتے ہیں۔ یعنی جیو ایشور ناموں سے رہت جو کیول سوے پرکاش ہے وہی شوروپ برہم ہے *

سوال۔ برہم جو جیو ایشور ناموں سے رہت کہا گیا ہے۔ کیا وہ جگت سے رہت

نہیں ہے؟

جواب۔ جیو۔ ایشور اور جگت تینوں میں کوئی بھید نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تینوں مایا کا کارج ہیں۔ مگر جیو ایشور کا نام اس لئے لیا گیا ہے کہ وہ سروپ سے نرمل اور باقی جگت جڑھ ہے +

سوال۔ جب دونوں کا کارن ایک ہے۔ پھر کارن سے کارج الگ الگ قسم کا کیوں ہو گیا۔ یعنی کوئی نرمل اور کوئی مل والا؟

جواب۔ یہ اعتراض اپنے جسم کی حالت دیکھنے سے رفع ہو جاتا ہے۔ مثلاً جس طرح جسم کی پرورش غلہ کے کھانے سے ہوتی ہے۔ اُسی طرح من کی بھی۔ مگر جسم کثیف اور من لطیف رہتا ہے۔ اسی طرح سے جیو۔ ایشور اور جگت کا سروپ جاننا چاہئے +

سوال۔ جیو۔ ایشور دونوں کا سروپ چیتن اور باقی تمام سرشٹی کا جڑھ ہے۔ اِس میں کارن کیا ہے؟

جواب۔ مایا شکتی۔ مثلاً جب ہمیں نیند کی حالت ہو جاتی ہے تو اُس نیند کے سبب جڑھ اور چیتن دونوں طرح کی مخلوق نظر آجاتی ہے۔ گویا جب ہماری نیند کی یہ حالت ہے تو برہم میں مایا شکتی سے کیا کچھ نہیں ہو سکتا +

سوال۔ جیو کے الپگ اور ایشور کے سروگ ہونے میں کیا کارن پایا جاتا ہے؟

جواب۔ فقط مایا +

سوال۔ کوٹستھ کیوں مایا کا کارج نہیں ہے؟

جواب۔ اُس کے کارج ہونے کی بابت کوئی پرمان نہیں ملتا۔ اور جیو ایشور کی بابت بہت پرمان پائے جاتے ہیں۔ اس لئے کوٹستھ واستو روپ ہے۔ اور جیو ایشور واستو

نہیں ہیں +

سوال - جیو ایشور اور کوٹستہ کی وچار میں فقط شرتی پرمانوں کو دکھایا گیا ہے - کیا انہو دو ارا اون کی وچار نہیں ہوسکتی ؟

جواب - ہوسکتی ہے - مگر پرمان اس لئے دیئے گئے ہیں کہ نیایک والوں کو اعتراض نہ رہے - اور مموکھشو پرشوں کے لئے یہ ہدایت ہو کہ وہ تمام طرح کی ترکیں چھوڑ کر فقط شرتی کا آسرا اختیار کر لیویں - جیو سرشٹی اور ایشور سرشٹی دونوں کے لحاظ سے کوٹستہ آتما کی تعریف یہ ہے کہ وہ آسنگ ہے اور ایک رس ہے - یعنی اُس میں کبھی کوئی تغیر تبدل نہیں ہوتا - اس لئے کوٹستہ کے واستو روپ میں نہ کوئی پرلے ہے اور نہ اوپتی اور نہ کوئی بندہ ہے اور نہ موکھش اور نہ سادھن اور نہ سادھن کا ادھکاری اور نہ کوئی مکت اور نہ مکت کی خواہش والا اور نہ کوئی مکتی ہے - اور نہ وہ من بانی کا وشے ہے - پس شرتیوں میں جہاں جہاں جیو ایشور اور جگت کے سروپ کو بیان کیا گیا ہے - اُس کا مطلب سوائے اس کے کہ برہم کا گیان ہو جائے اور کوئی نہیں ہے +

سوال - اگر تمام شرتیوں کا مطلب فقط برہم کے گیان سے ہے - تو جگت کے پیدائش کے سلسلہ میں اسقدر اختلاف کیوں پایا جاتا ہے - یعنی کسی شرتی میں تین بھوتوں سے اور کسی میں پانچ سے اوسکی پیدائش لکھی ہے - اور کسی جگہ فقط سنکلپ کے کرنیسے

جواب - اس قسم کا اعتراض اُن کے دل میں پیدا ہوتا ہے جن کو مدعا فہمی نہیں ہوتی کیونکہ شرتیوں میں جہاں جگت اوپتی کا ذکر کیا گیا ہے - اُس سے شرتیوں کا مطلب اوپتی کے بیان سے نہیں ہے - محض برہم کے گیان سے ہے - پس حاصل کلام یہ ہے کہ مایا کو ایک بادل فرض کرو - اور جگت کو اُسکی برکھا کا جل - اور پھر یہ سمجھنا چاہیئے کہ

جس طرح بارش ہو جانے کے سبب آکاش کو نہ کوئی نقصان پہنچتا ہے اور نہ نفع - اسی طرح برہم کے واستوسروپ میں جگت کی اوتپتی ہے - کوٹستہ دیپ ۷۶ شلوک میں سماپت ہؤا - جو لوگ اسے ہمیشہ وچارتے ہیں وہ آپ ہی کوٹستہ روپ ہو کر پرکاش کرتے ہیں +

دھیان دیپ

دھیان بمعنی اوپاشنا - اور اوپاشنا اگرچہ ایک سمبادی بھرم ہے - مگر تاہم بھی اُس سے موکھش حاصل ہو جاتی ہے - کیونکہ اوترتاپنی اوپنشد سے اُس کا پرمان ملجاتا ہے

سوال - سمبادی بھرم کسے کہتے ہیں ؟

جواب - ایک بھرم کا نام سمبادی اور دوسرے کا نام وسمبادی ہے - اِس لیئے ذیل کی مثال سے سمبادی بھرم کی تعریف بمقابلہ وسمبادی کے کی گئی ہے - **مثال**

فرض کرو کسی ایک بند مکان میں منی رکھی ہوئی ہے - اور دوسرے میں دیپک - مگر دونوں مکانوں میں ایک ایک چھوٹا سا سوراخ بھی دیا ہؤا ہے - جہاں سے منی اور دیپک دونوں کی الگ الگ شعاع باہر نکلتی ہے - اب شعاع کو دیکھکر یہ تمیز جلدی نہیں ہوتی - کہ منی کی شعاع کونسی ہے اور دیپک کی کونسی - اس لیئے دونوں کو دیکھکر یہ مغالطہ ہو جائیگا - کہ دونوں منی پڑی ہوئی ہیں - یعنی یہانتک مغالطہ ہو جائیگا کہ شعاع کے دیکھنے سے شعاع معلوم نہیں ہوگی بلکہ منی - مگر جب اُس بھرم کے ہونے سے کوئی انسان اُسے منی سمجھکر منی لینے چلا جاوے تو وہ شعاع تو منی کبھی نہیں ہوگی - مگر اُس سے اصل منی کا پتہ لگ جاویگا - اور پھر منی حاصل ہو جاویگی - اِسلیئے منی کی شعاع سمبادی بھرم ہے - اور دیپک کی وسمبادی - کیونکہ اُس شعاع کے

دیکھنے سے سنی ہاتھہ نہیں لگتی۔ بلکہ دیپک سمبادی بھرم کی چند اور مثالیں: مثلاً جل سے بھاپ نکلتی دیکھکر یہ خیال کرنا کہ آگ سے دھوآں نکلتا ہے۔ اس وہم سے اگر آگ کی تلاش کیجاوے تو آگ ضرور ہاتھہ آجاتی ہے کیونکہ وہ جل آگ پر رکھا ہوتا ہے۔ ۲۔ گوداوری ندی کو گنگا جانکر اشنان کرنیسے اگرچہ اُس میں گنگا کا مغالطہ ہے مگر اُس سے بھی گناہوں کے عذاب دور ہوجاتے ہیں۔ ۳۔ لکڑی اور پتھر کی مورتوں کو دیوتا جانکر پوجنا یہ بھی سمبادی بھرم ہے۔ کیونکہ اُن کی پوجا کرنیسے بھی پھل پراپت ہوجاتا ہے ✣

سوال۔ برہم کی او باشنا جس سے اوسکی پراپتی ہوجائے کیسے کہتے ہیں؟

جواب۔ پہلے پردکھش گیان کے لئے اس بات کا شردن ہونا چاہئے کہ برہم اکھنڈ ہے اور ایک رس پری پورن ہے۔ اور پھر اُسکے دھیان میں یہانتک محویت پیدا کرے کہ اُسے یہ معلوم ہو کہ میں خود برہم ہوں ✣

سوال۔ پردکھش گیان کی تعریف کیا ہے؟

جواب۔ جس بات کا ہونا صرف شاستر کے پرمان سے یقین کرلیا جاوے۔ مثلاً شاستر میں لکھا ہے کہ بشن جی کی مورتی چتربُھج اور شام رنگ ہے۔ مگر آنکھوں سے کسی طرح دکھائی نہیں دیتی۔ اسلئے اُسے پردکھش گیان کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی نے یہ اُپدیش کردیا کہ برہم ست چت اور آنند روپ ہے اور جیو سے اُس کا سدا ابھید ہے۔ یعنی جیو اور برہم میں کوئی بھید نہیں ہے اوسکو بھی پردکھش گیان کہتے ہیں۔ کیونکہ جو گیان فقط بشواس مات رہے وہ اپردکھش گیان کبھی نہیں ہوتا۔ مگر تاہم بھی پردکھش گیان جو شاستر کے دوارے ہوتا ہے وہ منتھیا گیان نہیں ہے ✣

سوال۔ شاستر میں لکھا ہے کہ برہم ساکھشی روپ ہے۔ کیا وہ بھی پردکھش گیان ہوجاگا

جواب - بیشک - جبتک خود کامل وچار اور ابھیاس نہیں ہوتا مہاواک کو سُنکر ہی اپروکھش گیان نہیں ہوتا۔

سوال - یہ سُنکر او تعجب پیدا ہوتا ہے - کیونکہ ہمنے تو مہاواک کی تعریف کو اس طرح سے سُنا ہُوا ہے - کہ اگر صرف مہاواک کو سُن لیا جاوے تو اُس سے بنا وچار گیان حاصل ہو جاتا ہے - جیسا کہ آنکھوں کے روبرو کوئی شے آجائے تو بغیر ارادہ کے ہی وہ نظر آجاتی ہے - جیسا کہ ماہ بہادوں میں چوتھہ کا چاند

جواب - بنا وچار کوئی واک ہی اپروکھش گیان کا کارن نہیں ہو سکتا - اس لیے جب تک جسم اور حواسوں کی بابت آتما ہونے کی بُدھی بنی رہتی ہے تب تک مہاواک کو شردن کر کے ہی یہی واجب ہے کہ بار بار اُس کا وچار اور ابھیاس کرتا رہے +

سوال - اگر گیان کے ہونے میں جسم اور حواسوں کے ہونیکا اعتراض پایا جاتا ہے تو پھر اپردکھش گیان تو درکنار پردکھش بھی حاصل نہیں ہوسکیگا ؟

جواب - پردکھش گیان شاستر کے پرمان سے ہوتا ہے - لیکن اگر کوئی ایسا پُرش ہی ہو جو شاستر کا معتقد نہیں ہے تو یہ اعتراض بالکل واجب آتا ہے - مگر ہمارے خیال میں ایسے پرش کو نہ اندیش کا ادھکاری سمجھنا چاہئے - اور نہ اُپدیش کا سُنانا مناسب ہے - اور جو ادھکاری پُرش ہے - یعنی شاستر کے وچار کرنیوالا - اوسے اودیت روپ برہم کا پردکھش گیان ضرور ہو جائیگا - یعنی اُس کے گیان میں جسم اور حواسوں کا ہونا کوئی پرتی بندہ نہیں ہوتا - جیسا کہ مورتی کے پوجنے والا مورتی کو اپنے اعتقاد مطابق بشنو روپ جانتا ہے - مگر یہ نہیں کہ بسبب پتھر اور لکڑی کی مورتی کے اس کا اعتقاد دُور ہو جاتا ہے - غرض ادھکاری پُرش تو شاستر کو

نہ بھی جانتا ہو تو بھی اُسے کسی نہ کسی مہاتما کی زبانی اُپدیش سُنکر پردکھش گیان حاصل ہوجاتا ہے +

سوال - اگر فقط اُپدیش کے سُن لینے سے پردکھش گیان ہوجاتا ہے - تو پھر شاستروں میں اسقدر وچار کیوں پائی جاتی ہے؟

جواب:- وہ وچار پردکھش گیان کے لئے نہیں - فقط کرم اور اُپاسنا کے لئے ہے - اور کرم اُپاشنا کا وچار محض اس لئے کیا گیا ہے - کہ جو لوگ کسی طرح کا انوشٹھان کرنا چاہتے ہیں اُن کو کسی قسم کی دقت معلوم نہ ہو - کیونکہ کرم کانڈ کے متعلق وید کی شاخائیں بہت سی ہیں - اس لئے ہر کسی کو اُن کا مطالعہ کرنا سخت دشوار ہوتا ہے - پس کرم کانڈ کے متعلق جیمنی شاستر اور اوپاشنا کے لئے برہم منتروں اور وشسٹ منتروں میں جو طریقہ لکھا ہے وہی درست ہے - بلکہ اوپاشنا کرنے کا طریقہ تو کسی مہاتما کی زبانی بتلانے سے بھی حاصل ہوجاتا ہے - مگر گیان بنا وچار کبھی حاصل نہیں ہوتا - گیان دو طرح کا ہے - یعنی پردکھش اور اپردکھش - پردکھش گیان جو اُپدیش کو سُنکر بھی حاصل ہوجاتا ہے اگر کسی صحبت میں بیٹھکر اعتقاد خراب ہوجائے تو اُس گیان کا ناش ہوجاتا ہے - مگر اپردکھش گیان جو اپنی وچار اور ابھیاس کے کرنے کے سبب حاصل ہوجاتا ہے اُسکا کبھی ناش نہیں ہوتا - اس لئے اپردکھش گیان کو حاصل کرنا لازمی ہے - اور جبتک وہ حاصل نہو تب تک اپنی وچار کو برابر کرتا رہے +

سوال - اگر اپردکھش گیان کے حاصل ہونے سے پہلے موت آجاوے تو پھر کیئے ہوئے ابھیاس کا کیا پھل ملیگا؟

جواب - جب جنم آیندہ پراپت ہوگا - ابھیاسی پُرش اپنے اُسی ابھیاس کو پھر شروع

کرلیگا۔ یعنی اُسکا سابقہ ابھیاس رائیگاں نہیں جائیگا۔ جیسا کہ جو سبق آج کے روز پڑھنے سے اچھی طرح یاد نہیں آیا اُسی کو جب کل پھر یاد کیا جائیگا وہ ذہن نشین ہو جائیگا۔ یعنی آج کا پڑھا ہُوا کل رائیگاں نہیں جائیگا۔ یا جس کھیت کو موسم سرما میں بویا جاوے اُسی کا پھل آیندہ موسم گرما میں آجاتا ہے۔ ان دلیلوں کے علاوہ شرتی اور سمرتی کا پرمان بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً شرتی میں لکھا ہے کہ بہت لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو شرون تو کرتے ہیں۔ مگر اس جنم میں گیان کو حاصل نہیں کرتے۔ ۲۔ بیاس جی کا بچن کہ گیان بنا وچار کبھی حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیئے وچار خواہ اسی جنم میں حاصل ہو جائے خواہ جنم آیندہ میں۔ ۳۔ بام دیو کی مثال سے ظاہر ہے کہ اُسے جب حمل کے اندر گیان حاصل ہو گیا تھا تو اُس گیان کا کارن جو اوسکا ابھیاس تھا وہ جنم سابقہ کا تھا نہ کہ ہونیوالے جنم کا۔ غرض ابھیاس کو کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ کسی طرح رائیگاں نہیں جاتا ہے۔ البتہ یہ بات وچار نے کے قابل ہے کہ جیسے بار بار کے ابھیاس سے بھی گیان پراپت نہیں ہوتا اوسکا کارن کیا ہے۔ سوریشر آچاریہ نے اس میں تین پرتی بندہونے بتلائی ہیں جسے بطور سوال وجواب کے ذیل میں درج کیا گیا ہے +

سوال۔ گیان کس طرح سے حاصل ہو جاتا ہے ؟

جواب۔ پرتی بندھوں کے دُور کرنے سے جو تین طرح کا ہے۔ یعنی بھوت۔ بھوشت اور برتمان بره دارن میں لکھا ہے کہ جبتک زمین کا دفینہ ہاتھہ نہیں آتا وہ دولت اگر گھر میں ہی رکھی ہوئی ہو تو بھی اُس سے کچھہ لابھہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ جبتک کسی کو دفینہ کے ہونے سے لاعلمی ہوتی ہے دفینہ کب ہاتھہ آسکتا ہے۔ اسی طرح جبتک پرتی بندہ دور نہو گیان حاصل نہیں ہوتا +

سوال - تینوں طرح کے پرتی بندھوں کی الگ الگ تعریف کیا ہے؟

جواب - اول (بھوت پرتی بندہ) بھوت زمانہ ماضی کا نام ہے۔ مثلاً کتھا اور اُپدیش سننے کے موقع پر جو خیال گھر کے کاروبار کے متعلق پیدا ہو جاتے ہیں وہی اُپدیش سُننے کے لئے پرتی بندہ ہو جاتے ہیں۔ (ورتمان پرتی بندہ) یہ چار قسم کا ہے۔ اول پدارتھوں میں الفت۔ ۲۔ عقل کی کمی جس کے سبب بات سمجھ میں نہ آسکے۔ ۳۔ کوترک یعنی شرتیوں کے معنوں کو اور کا اور بدل جانا۔ ۴۔ بپریہ اور دُراگرہ یعنی یہاں تک ہٹ کا ہو جانا کہ لوک اور پرلوک میں آنے اور جانے والا سوائے آتما کے اور کوئی نہیں ہے۔ حالانکہ آتما اچل ہے۔ (بھوشت پرتی بندہ) یعنی ایک دو دفعہ اور جنم کا حاصل ہونا جیسا کہ بام دیو کو ایک جنم کا۔ اور راجہ بھرت کو تین دفعہ جنم ہونے کا پرتی بندہ حاصل تھا +

سوال - پرتی بندھوں کا ناش کس طرح سے ہوتا ہے؟

جواب - بھوت اور ورتمان پرتی بندہ تو شرون منن اور شم دم وغیرہ سادھنوں کے کرنے سے اور بھوشت پرتی بندہ جنموں کا پھل بھوگ کر ناش ہو جاتے ہیں۔ گیتا میں بھوشت پرتی بندہ والے کو یوگ بھرشٹ بتلایا ہے۔ اور وہ لوگ جنکو پُن اور پاپوں سے رہت ہو کر بھی گیان پراپت نہیں ہوتا اُن کی بابت یہ لکھا ہے کہ وہ لوگ یا تو برہم لوک میں جا کر اپنے ابھیاس کو کرنا پھر شروع کر دیتے ہیں۔ یا کسی اعلیٰ خاندان میں جہاں دھن اور پدارتھوں کی کمی نہیں ہوتی پیدا ہو کر اپنے ابھیاس کو شروع کر دیتے ہیں۔ یعنی یہ کبھی نہیں ہوتا کہ اُن کو از سر نو پھر ابھیاس کرنا پڑے +

سوال - جس ابھیاسی پُرش کو ابتدا میں برہم لوک حاصل کرنیکی خواہش ہو۔ اور پھر آتم وچار کی ہو جائے اُسکا نتیجہ کیا ہوگا؟

جواب- برہم لوک میں جاکر آتم وچار کو حاصل کریگا- اور پھر کلپ کے انت میں یعنی جب برہما کی عمر ختم ہو جاویگی تب موکھش کو پراپت ہو جائیگا- اور اُن لوگوں کے لئے جن کو کہ بسبب اُن کے پاپوں کے یا کمی عقل کے گیان کی سامگری حاصل نہیں ہوتی اون کے لئے اُپاشنا کرنا ضروری ہے- شرتی میں بھی لکھا ہے کہ ایسے بہت سے لوک ہوتے ہیں جنکو کہ آتما شرون کی آواز تک سنائی نہیں دیتی- اس لئے اُن کے لئے اُپاشنا کا کرنا ضروری اور لازمی ہے+

سوال- برہم نرگن ہے- پھر اوسکی اُپاشنا کن گنوں سے ہوسکتی ہے؟

جواب- اُپاشنا کی تعریف یہ ہے کہ چت برتیوں کو روک کر ایک طرف دہیان لگا لیا جاوے- پس جیسا دہیان سگن برہم کے لئے ویسا نرگن کے لئے+

سوال- برہم جو من اور بانی کا وشے نہیں ہے اوس کا دہیان کس طرح سے ہوسکیگا؟

جواب- جب اس بات کا گیان ہو جائے کہ برہم واقعی من اور بانی کا وشے نہیں ہے تو اسی صفت سے اُس کا دہیان لگ جاویگا+

سوال- صفت یعنی گن کوئی ہو جب برہم کا دہیان کسی گن کو لیکر کیا جاوے وہی دہیان سگن برہم کا ہو جاویگا نہ کہ نرگن برہم کا؟

جواب- جب اس بات کو مان لیا جاوے کہ برہم کا گیان ہو جاتا ہے پھر برہم کو گنوں والا ماننے میں کیا اعتراض ہے؟

سوال- لکھشنا برتی سے گیان میں گنوں کا تیاگ ہو جاتا ہے-

جواب- لکھشنا برتی سے دہیان کے وقت ہی گنوں کا تیاگ ہو جاتا ہے-

سوال- شرتی دوارہ اُپاشنا کا نکھید ثابت ہوتا ہے- مثلاً لکھا ہے کہ من جس کا کہ

خود پرکاش برہم سے ہوتا ہے وہ برہم کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر جو لوگ اوسکی اوپاشنا کرتے ہیں نہایت غلط فہمی میں رہتے ہیں۔ کیونکہ جب من اُسے جان ہی نہیں سکتا پھر اُس کا دھیان لگانا لاحاصل ہے ؟

جواب۔ اس طرح سے تو گیان کا نکھید بھی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ وِدت یعنی ظاہر اپدارتھوں سے برہم الگ ہے +

سوال۔ شرتی میں برہم کا گیان ہونا ہی لکھا ہے۔

جواب۔ وہاں اُپاشنا کرنی بھی لکھی ہے۔

سوال۔ جہاں برہم گیان کا ہونا لکھا ہے اُس سے یہ مراد تو نہیں ہے کہ برہم گیان کا واستو وشے ہے ؟

جواب۔ اُپاشنا بھی اوسکا واستو وشے نہیں ہے۔

سوال۔ گیان سے فقط برتی روپ آورن کا بھنگ یعنی ناش ہوتا ہے۔

جواب۔ اوپاشنا سے بھی آورن کا ناش ہوکر برہم کا پرکاش خود بخود ہوجاتا ہے۔

سوال۔ اوپاشنا یعنی دھیان لگانے کے لئے اسقدر بحث اور وچار کرنیکی کیا ضرورت ہے ہمارے خیال میں اُسے فضول جانکر چھوڑ دینا چاہئے۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اوپاشنا کرنے کے لئے پرمان موجود ہیں۔ اور نہ اوپاشنا کرنیوالے کے لئے اُس کے گیان میں کوئی فرق آتا ہے۔

سوال۔ پرمان کیا کیا ہیں ؟

جواب۔ اوتر تاپنی اور پرشن اور کٹھولی اور مانڈوک وغیرہ کئی اُپنشدوں میں نرگن برہم کا دھیان کرنا لکھا ہوا ہے۔ اور دھیان کرنیکا پرکار یعنی قاعدہ بہت گرنتھوں میں۔

سوال- اوپنشدوں میں جو اوپاشنا کرنیکی ہدایات لکھی ہیں وہ موکھش کے لئے نہیں محض گیان کے لئے ہیں +

جواب- اس سے ہمارا اتفاق ہے۔

سوال- اس طرح سے ہمنے کبھی کسی کو اوپاشنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ جسے دیکھا ہے اُسے منتروں کا جاپ کرتے ہوئے۔ اور وہ بھی محض اس لئے کہ اُس سے کوئی راجہ یا کوئی اور شخص قابو میں آجائے؟

جواب- اس سوال سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا کہ دہیان کے نہ لگانے سے دہیان بےمعنی اور فضول سمجھا گیا ہے۔ البتہ یہ کہ جو لوگ دہیان کو چھوڑ کر منتروں کے جاپ کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ دہیان کے قاعدے سے جاہل اور خود غرض ہیں +

سوال- اوپاشنا کرنے کا مختصر قاعدہ کیا ہے؟

جواب- بیاس سوتروں میں دہیان کرنیکا یہ قاعدہ لکھا ہے کہ دہیان کے وقت ایسی بہت شرتیوں کو دل میں یاد کر لیوے جن کے مضمون میں تھوڑا تھوڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور اُن کو بھی جن سے نکھید پایا جاتا ہے۔ اور پھر اُن کے معنوں پر خوب غور کرتا رہے۔ اختلاف مضمون سے مراد یہ ہے۔ کہ کسی شرتی میں برہم کو فقط ست روپ اور کسی میں ست چت روپ اور کسی میں ست چت انند روپ لکھا ہے۔ اور نکھید سے یہ کہ برہم ـــــ نہ موٹا ہے نہ پتلا۔ اور نہ کسی شے سے دُور ہے۔ وغیرہ وغیرہ

سوال- نرگن برہم کے دہیان کے وقت بہت سی شرتیوں کو یاد کرنا گویا اُسکے گنوں کو یاد کرنا ہے۔ پھر نرگن کیوں اُسے سگن برہم کا دہیان کہنا چاہئے؟

جواب- ہمنے بیاس سوتروں کا حوالہ دیدیا ہے اس لئے اگر کوئی اعتراض ہے

تو اُن سُوتروں کو دیکھہ لینا چاہیئے +

سوال - وہاں ایسے دھیان کا نام نرگن دھیان ضرور لکھا ہے - مگر اُس کا مطلب تو یہ ہے کہ جو دھیان کسی مورتی کے بغیر دھیان ہوتا ہے وہی نرگن دھیان ہے +

جواب - بیشک - ہمنے بھی اسی طرح سے جانا ہے +

سوال - دھیان ایک قسم کا اشارہ کا لکھشن ہے جیسا کہ کوئی یہ بیان کر دیوے کہ جس مکان میں تم جانا چاہتے ہو وہاں کوّا بیٹھا ہُوا ہے - کوّا کے اشارہ سے مکان کا پتہ ملجاتا ہے +

جواب - اس سے بالکل اتفاق ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ اوپاشنا کے وقت آنند وغیرہ برہمی کے گُنوں سے اور موٹا پتلا وغیرہ نکھید کے گُنوں سے برہم کو الگ جانے - اور پھر یہ دھیان کرے کہ وہ اکھنڈ اور ایک رس ہے اور وہی میں ہوں

سوال - اس طرح سے تو گیان اور اُپاشنا میں کوئی بھید معلوم نہیں ہوتا ؟

جواب - بھید ہے اور بہت بڑا بھید ہے - کیونکہ گیان اُس چیز کے سہارے رہتا ہے جسکا کہ گیان ہو جائے - اور دھیان فقط کرنیوالے کے اختیار میں - مثلاً برہم کا گیان جب بار بار کے ابھیاس اور وچار کے کرنے سے حاصل ہو جائے تب اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ برہم ست ہے اور جگت متھیا - گویا جگت کو متھیا جان کر جب اُسکے دل میں کوئی کامنا باقی نہیں رہتی تب دھیان کا لگانا اُسکے اختیار میں ہو جاتا ہے - یعنی اگر وہ بغرض جیون مکتی حاصل کرنے کے دھیان کو لگانا چاہے لگا دے - اور اگر نہ لگا دے تو اُس کا یہ گیان کہ برہم ست روپ ہے کبھی ناش نہیں ہوتا - مگر وہ لوگ جو فقط اُپاشنا کے کرنے والے ہیں اُن کے لئے یہ صورت نہیں ہے

کیونکہ ادپاشنا کا طریقہ اور اوپاشنا کا اعتقاد بغیر کسی وچار اور ابھیاس کے حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی جس طرح سے کسی سنت پُرش نے بتلا دیا اوسی طرح سے اعتقاد بھی ہو گیا۔ غرض ادپاشنا کی تعریف یہ ہے کہ اُسکے حاصل ہونے سے جہاں جہاں چت کی برتی جاتی ہے اُسے وہاں وہاں بھی برہم کا سروپ نظر آتا ہے۔ گویا گیان اِس طرح سے ہے جیساکہ آنکھوں کے سامنے شے نظر آتی ہے۔ اور اوپاشنا میں چت کو روک روک کر +

سوال۔ دہیان کا کرنا بھی اوتم ہے۔ مگر ایسا دھیان کب تک کرتا رہے؟

جواب۔ جبتک دھیان کرنے والا دھیہ رُوپ نہ ہو جائے۔ جیساکہ چھاندوگ میں ایک راجا کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے۔ **مثال**۔ ایک راجا اور ایک اُس کا پروہت دونوں پرانوں کے اوپاشک تھے۔ ایک روز بوقت کھانا کھانے ایک برہمچاری بھی بطور مہمان کے اُن کے گھر میں آگیا۔ اور وہ بھی پرانوں کا اُپاشک تہا۔ مگر نہ راجا کو یہ معلوم تہا کہ برہمچاری پُرانوں کا اُپاشک ہے اور نہ برہمچاری کو راجہ کا حال معلوم تہا اس لئے راجہ نے پُرانوں کی پُوجا کے لحاظ سے پہلے خود کھانا کھالیا اور پھر برہمچاری کو کھانے کے لئے طلب کیا۔ مگر جوں ہی کہ برہمچاری کو یہ حال معلوم ہُوا کہ مجھے اوّل کھانا نہیں دیا گیا ہے وہ فی الفور غصہ کی صورت میں ہو کر اس طرح سے بولا کہ تمام دنیا کا اہار کرنیوالا یعنی سب کی غذا کو ہضم کرنے والا میں آپ ہی ہوں۔ پھر مُجھے کیوں کھانا نہیں دیا گیا ہے۔ غرض برہمچاری کے بچن سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ وہ پرانوں کے دہیان میں یہانتک مستغرق تہا کہ اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا تہا کہ پرانوں کے سوائے میرا کوئی اور روپ بھی ہے۔ اسی طرح جسقدر دیر تک کوئی برہم

کی اوپاشنا میں لگا رہے وہ اُس کا روُپ ہو جاتا ہے جیساکہ خواب کی حالت میں وید کے پڑھنے والا وید کو اور جپ کے کرنیوالا جپ کو کرتا ہے +

سوال - چت کا روگ لینا نہایت مشکل امر ہے یعنی ناممکن - کیونکہ جبتک پرار بھد کرم کا ناش نہیں ہوتا تب تک لذات محسوسات کا حاصل ہونا لازمی ہوتا ہے - اور جبتک لذات حاصل رہتی ہیں تب تک دل کا ٹھیر جانا ناممکن بات ہے ؟

جواب - یہ اعتراض فضول ہے - کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب دل میں کسی ایک بات کی لگن ترقی پا جائے خواہ وہ کسی کام میں مشغول کیوں نہ ہو اُس کا دل اُسی ایک بات کی طرف مایل رہتا ہے جیساکہ بدکار عورت اپنے گھر کے کاروبار کرتی ہوئی بھی ہو - اُس کا دل اوسکے دوستوں کی طرف مایل رہتا ہے +

سوال - اگیانی لوگ اگر کسی ایک بات کی لگن پیدا کر کے بھی اور اور کاموں کے کرنے میں مصروف ہو جائیں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے - مگر جب گیانیوں کو کاروبار میں مشغول ہوتا دیکھتے ہیں تب نہایت تعجب ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جگت کو متھیا روپ جانتے ہیں ؟

جواب - تعجب تب ہونا چاہیئے جب کوئی بات نیم کے برخلاف ہو - مثلاً جب یہ ثابت ہو جائے کہ دنیا کے ست رُوپ ہونے کے اصول پر کاروبار دنیاوی ہو سکینگے ورنہ نہیں - یا یہ کہنا چاہیئے کہ جگت کے متھیا ثابت ہونے پر گیانی کے دل زبان اور جسم کا ناش ہو جائیگا - تب بیشک یہ اعتراض درست ہو سکتا ہے - مگر نہ کسی تت وتیا کو دیکھکر یہ اصول ثابت ہوتا ہے اور نہ کسی اور طرح +

سوال - گیانی لوگ اگر اپنے اپنے سابقہ کرموں کا پھل بھوگنے کے لیئے اپنے

جسم اور حواسوں کو روکنا مشکل سمجھتے ہیں تو اُن کا چت جو اُن کے اپنے اختیار میں ہی اُسے روک لینا چاہیئے +

جواب- جو چت کو روک لیوے اُس کا نام گیانی نہیں فقط دہیاتا ہوتا ہے- یعنی دہیان کے کرنیوالا- اور جو گیانی یعنی برہم کے جاننے یا دیکہنے والا ہے وہ اس بات سی آزاد رہتا ہے جیسا کہ گھڑا دیکہنے والا دل کے روکے بغیر گھڑے کو دیکھ لیتا ہے +

سوال- گھڑے کی مثال عاید نہیں ہوتی- کیونکہ گھڑا ایک موٹا پدارتھ ہے- اسلیئے اُس کا دیکہنا بہی نہایت آسان ہے- اور برہم جو حد سے زیادہ لطیف ہے وہ چت کے روکے بغیر کبھی نظر نہیں آیگا ؟

جواب- برہم سوے پرکاش ہے اسلیئے وہ گھڑے سے بھی جلد نظر آنیوالا ہے +

سوال- سوے پرکاش بیشک- مگر چت برتی جو چھن چھن میں بدل جانیوالی ہے اُس کا روک لینا لازمی بات ہے ؟

جواب- جب گھڑا دکھائی دیتا ہے تب بھی وہی چت کی برتی ہوتی ہے- یعنی چھن چھن میں بدل جانیوالی- پھر اُسکے روکے بغیر گھڑا کیوں نظر آجاتا ہے +

سوال- تجربہ سے اسی طرح ثابت ہوتا ہے- مثلاً جب چت کی برتی دوارا گھڑے کا آورن دور ہو کر گھڑے کا گیان ہو جاتا ہے- پھر وہ گیان برتی کے بدل جانے سے دُور نہیں ہوتا- گویا برتی جو گھڑے سے ہٹکر گئی اور اور پدارتھوں کی طرف چلی جاتی ہے- اوسکے چلے جانے سے گھڑے کا گیان برابر بنا رہتا ہے- اس لئے یہ اعتراض نہیں آتا کہ گھڑا کیوں دکھائی دیتا ہے ؟

جواب- آتما کا گیان بھی اسی طرح قایم رہتا ہے- یعنی جب ایک دفعہ گیان برتی سے

آتما کا گیان ہو جائے۔ پھر برتی کو روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ گویا مطلب یہ ہے کہ دہیان لگانے کے بغیر بھی گیانیوں کو آتما کا منن کرنا کسی طرح دشوار امر نہیں ہوتا +

سوال۔ گیانی لوگ دنیا سے متنفر ہو جاتے ہیں یعنی بے پرواہ اور اوپاشک بھی۔ پھر یہ ہدایت کیوں کہ اوپاشکوں کے حق میں کاروبار دنیاوی کا کرنا بہتر نہیں ہے۔ اور گیانیوں کے لئے اُن کا اپنا اختیار رہے ؟

جواب۔ گیان کا پھل موکھش ہے مگر دہیان کا نہیں۔ اسلئے دہیان کے کرنیوالے جبتک دنیا کو بھول نہ جاویں تب تک دہیان کے کرنے سے وہیہ رُوپ نہیں ہوتے ہیں گویا اوپاشکوں کے لئے دہیان میں معروف رہنا لازمی ہوتا ہے۔ اس لئے اون کو پرورتی سے منع کیا گیا ہے۔ اور گیانیوں کے لئے جن کو کہ سوائے جیون مکتی سُکھ حاصل کرنیکے اور دہیان سے کوئی مطلب نہیں ہے دہیان کا کرنا اون کے اپنے اختیار میں ہے۔ اس لئے پرورتی اور لنورتی بھی اُن کے اپنے اختیار میں ہے +

سوال۔ اگر تت وتیا پرش دہیان کا لگانا چھوڑ دیوے تو کیا اسکی نسبت یہ اعتراض ہو گا کہ وہ (باہر کیھ) آدمی ہے ؟ یعنی اگیانی ؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے کاروبار دنیاوی کے متعلق ہر طرح آزاد ہے +

سوال۔ کیا وہ شراب وغیر ممنوع چیزوں کے استعمال کرنے سے بھی آزاد رہتا ہے ؟

جواب۔ ممنوع اور نا ممنوع کے متعلق یعنی بدھی اور نکھید کے متعلق جو تمیز کی جاتی ہے وہ محض ان لوگوں کے لئے ہوتی ہے جن کے دل میں اپنی ذات آشرم اور اوستھا کا ابھمان بنا رہتا ہے۔ گو یا گیانی کے نزدیک جب جسم متھیا یعنی اسار معلوم ہوتا ہے پھر آشرم اور اوستھا کو جو محض جسم کا خاصہ ہے یعنی دہرم اسے اپنا یعنی اپنی آتما کا دہرم

کیونکر جان سکتا ہے۔ پس گیانی کے لئے بدہی اور نکھید کے متعلق کوئی فرض نہیں رہتا۔ جیساکہ بالک پر*

سوال۔ بالک اور تت دنیا کی اوستہا میں بہت بڑا بھید ہے۔ یعنی وہ الپگیہ ہے اور وہ سربگیہ پھر بالک کی کیوں مثال دی گئی ہے؟

جواب۔ مثال الپگیہ اور سربگیہ کے لحاظ سے نہیں دی گئی فقط بدھی اور نکھید کے لحاظ سے۔ کیونکہ بدہی اور نکھید دونوں طرح کے کاموں کا نہ بالک کو ادہکار ہوتا ہے اور نہ گیانی کو*

سوال۔ بعض لوگوں کی زبان میں نیک و بد کر دینے کی تاثیر ہوتی ہے جیساکہ بیاس اور بششٹ جی کیا جب کوئی گیانی ہوتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے؟

جواب۔ نیک و بد یعنی ور اور شاپ دینے کی شکتی گیان کا پھل نہیں فقط تپ کے کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ بششٹ وغیرہ میں دونوں طرح کی شکتی تھی۔ اس لئے جو ایک سادہن کرے اسی ایک کا پھل اور جو دونوں کرے اسے دونوں ملجاتے ہیں۔

سوال۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ گیانی لوگ کرموں کے کرنے سے آزاد ہیں۔ مگر کرموں کے نہ کرنے سے مذمت عام ہو جاتی ہے۔ اسلئے ان کا چھوڑ دینا اچھا نہیں ہوتا۔

جواب۔ مذمت کو سنکر گیانی کو کبھی تکلیف نہیں ہوتی۔ بالفرض اگر کوئی اگیانی یہ ارادہ کرے کہ میری مذمت کرنے کا کبھی کسیکو موقعہ نہ دیا جاوے تو اس کا یہ ارادہ محض بے سود ہوتا ہے۔ کیونکہ مذمت یعنی نندا سے کبھی کوئی بچ نہیں سکا۔ مثلاً جو لوگ کرم کانڈ کے کرنے والے ہیں اُن کے کرم کو کرتے ہوئے دیکھکر کئی برعکس خیالات کے اور بدچلن لوگ ان پر ہنسی کرتے ہیں اور انہیں بیوقوف جانتے ہیں۔ اور کئی لوگ سادہوؤں کے خیال کو

دیکھکر خواہ وہ رسوئی مانگنے جاتے ہوں خواہ اپنے پارچات کی حفاظت کرتے ہوں۔
اُن کی زبان میں یہی کلمہ ہوتا ہے۔ کہ سب پاکھنڈ کی رچنا کی ہوئی ہے۔ علیٰ ہذ القیاس
ناستک لوگ تت وتیا کی مذمت کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ ضرورت عام تجربہ سے
دیکھی جاتی ہے پھر اگر کوئی کرموں کے کرنیوالا تت وتیا کو دیکھکر یہ اعتراض کرے کہ اس نے
کرموں کا کرنا اپنا فرض نہیں سمجھا۔ اس سے تت وتیا کے دل میں کیا تکلیف پیدا ہو سکتی
ہے۔ غرض گیان کے حاصل ہو جانے سے گیانی کی نسبت یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ سلطنت
کے کام بھی کرنے لگ گیا ہے تب بھی اُسکے گیان کا ناش کبھی نہیں ہوتا۔

سوال۔ اگرچہ یہ سوال پہلے ہی کئی موقعہ پر کیا گیا ہے کہ جب گیانی کے دل میں کوئی کامنا
باقی نہ رہے اوس سے دنیا کے کاروبار کا ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔ مگر بمقابلہ اوپاشک
کے یہ اعتراض ابھی تک رفع نہیں ہوا۔ اس لیئے گیانی سے سلطنت وغیرہ کے کام کا
ہونا اور اوپاشک سے نہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہو جاتی ہے؟

جواب۔ اوپاشنا اور گیان میں جو بھید ہے اُس بھید کو بغور سمجھنا چاہیئے۔ یعنی اگر
کوئی اوپاشک برہم کے دہیان کو چھوڑ دیوے تو وہ برہم پد سے اُتر جاتا ہے۔ کیونکہ دہیان
اوسکے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ مگر گیانی پُرش جس کا بشواس یہ ہوتا ہے کہ میں خود
برہم سروپ ہوں اگر وہ گیان ہری کو بھی چھوڑ دیوے تو اُسکے واستو سروپ کا ناش نہیں
ہوتا۔ کیونکہ گیان سے جس شے کا گیان ہوتا ہے وہ شے گیان سے پیدا نہیں ہوتی۔
بلکہ یہ کہ اوسکے سروپ کا گیان ہو جاتا ہے۔ پس جبتک وہ شے موجود ہے اوسکے
گیان کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اسلیئے جب ست روپ برہم کے سروپ کا گیان ہو
جاتا ہے وہ گیان کسی طرح بھی کاروبار چلانے سے ناش نہیں ہوتا۔ اور اوپاشنا کے

وقت جو ایک سروپ کا دہیان باندہا ہُوا ہوتا ہے وہ دہیان کے چھوڑنے سے ناش ہوجاتا ہے +

سوال - واستو سروپ کے لحاظ سے جیسا گیانی ویسا اوپاشک یعنی دونوں کا واستو روپ برہم سے جُدا یعنی الگ الگ نہیں ہے ؟

جواب - ہمارے بیان کرنیکا یہ مطلب کہ واستو سروپ میں کوئی بھید ہے ہرگز نہیں - کیونکہ واستو سروپ کے لحاظ سے تو پاگل - حیوان - پرندے وغیرہ تمام کائنات اُس سے جدا نہیں ہے مگر یہ کہ جس طرح اگیانیوں کو بسبب اون کی جہالت کے اُن کو اپنے سروپ کا آنند حاصل نہیں ہوتا - اُسی طرح دہیان کو چھوڑ کر اوپاشک بہی -

سوال - اگر اُپاشک اور گیانی دونوں میں کوئی بھید نہیں ہے تو شاستروں میں جہاں جہاں اوپاشنا کا ذکر کیا گیا ہے وہ نرارتھ اور فضول ہو جائیگا ؟

جواب - نہیں - کیونکہ اگیانیوں کے مقابلہ میں اوپاشک کئی درجہ بہتر ہے جیسا کہ بھوکا رہنے کی نسبت مانگ کر کھالینا بھی بہتر ہوتا ہے - مثلاً مورکھوں سے کرم کانڈہی اور کرم کانڈ سے سگن اوپاشنا اور سگن اوپاشنا سے نرگن اوپاشنا درجہ بدرجہ بہتر ہے - بلکہ نرگن اوپاشنا میں یہانتک فضیلت بھی ضرور ہے کہ اوس سے مرتیو ہونے کے وقت خود بخود گیان حاصل ہو جاتا ہے - جیسا کہ سمبادی بہرم سے سچا پہل +

سوال - سمبادی بھرم خود سچا نہیں ہوتا - مگر سچے گیان کا کارن ؟

جواب - نرگن اوپاشنا بہی خود گیان نہیں ہے - مگر گیان کا کارن +

سوال - اوپاشنا کرنے سے فقط چت کو ٹھیرانے یعنی ایکاگر کرنیکا مقصود ہوتا ہے

اگر وہ سگن اوپاشنا سے ہو سکے تو نرگن کی کیا ضرورت ہے ؟

جواب ۔ سگن برہم کے اُپاشک کو گیان حاصل کرنے کے لئے برہم کے گنوں کو تیاگنا پڑتا ہے ۔ اور جو نرگن برہم کا اُپاشک ہے اُسے کسی گن کے تیاگنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ جب اُسکا دھیان لگانیکا ابھاس بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے تب اوسی دھیان سے اوّل اوسکی سوے بکلپ سمادھی اور پھر ہوتی ہوتی نربکلپ سمادھی ہو جاتی ہے جس سے اُسے آتما کے آسنگ روپ ہونیکا بخوبی بودھ ہو جاتا ہے ۔ گویا ایسے ابھاسی پرش کو جب مہاواک کا شرون ہو جائے تب فی الفور اُسے یہ گیان ہو جاتا ہے کہ آتما نربکار ہے اور نت سوے پرکاش ہے ۔ امرت وغیرہ کئی اوپنشدوں میں جہاں جہاں یوگ کا بھاس کا ذکر گیا گیا ہے وہ بھی محض اسی بات کو لیکر کیا گیا ہے کہ یوگ یعنی برتی کو برہم کے دھیان میں لگانے سے نربکلپ سمادھی کا ابھاس ہو جاتا ہے ۔ اسی لئے تمام قسم کی پوجا اور پاٹھ کے کرنے سے نرگن اُپاشنا کو فضیلت بیان کی گئی ہے ۔ گویا جو لوگ نرگن اوپاشنا کو چھوڑکر اپنی آیو کو محض تیرتھ جاپ اور تپ کے کرنے میں گذار دیتے ہیں اُن سے زیادہ اگیانی اور مورکھ کون ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ ناتھ کا کھانا گرا کر پھر ہاتھوں کو چاٹنا کب عقلمندی ثابت ہوتی ہے ؟

سوال ۔ اس صورت سے جو لوگ آتم بچار کو چھوڑکر نرگن اوپاشنا کو کیا کرتے ہیں اون کی سمجھ کو بھی ویسا ہی جاننا چاہئے جیسا کہ نرگن اُپاسک کے مقابلہ میں تیرتھ جاتری

جواب ۔ نہیں ۔ کیونکہ اوپاشنا کے سبب چت ٹھیر جاتا ہے ۔ اور پھر ہنکار کا بھی ناش ہو جاتا ہے ۔ البتہ جنہوں نے اپنے ہردے کو شدھ اور شانت کر لیا ہے ۔ مگر آورن کو ابھی تک دور نہیں کیا اُن کے لئے اوپاشنا کی ضرورت نہیں ۔ فقط آتم

وچار ہونی چاہیئے۔ غرض موکھش دونوں طرح حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی گیان سے بھی اور یوگ سے بھی جیساکہ گیتا میں لکھا ہے کہ۔ "اے ارجن جس گتی کو گیانی لوگ پراپت ہوتے ہیں اوسی کو یوگی بھی"۔ اور شرتی میں بھی لکھا ہے کہ گیان اور یوگ کا پھل ایک ہی ہے۔ پس جو لوگ گیان اور یوگ کو ایک روپ جانتے ہیں وہی اصل گیانی اور وہی پنڈت ہیں +

سوال۔ دہیان کے لگانیوالا قبل اسکے کہ وہ دہیہ روپ ہو جائے اگر اسکی موت آجاوے۔ پھر مرتیو ہونے کے بعد اُسکے دہیان کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

جواب۔ اُسکو بھی گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ خواہ مرتیو کے وقت ہو جاوے۔ خواہ برہم لوک میں جاکر خواہ جنم آئندہ میں۔ جیساکہ گیتا میں لکھا ہے۔ کہ "مرتیو ہونیکے وقت جو جس کا خیال ہوتا ہے وہ اُسی پھل کو پراپت ہو جاتا ہے" +

سوال۔ پھل پراپتی کا یہ مطلب تو نہیں نکلتا کہ اُسے گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ کہ جیسا کسی کا ابھیاس اور سمرن ہوتا ہے ویسے پھل کو پراپت ہو جاتا ہے۔ پھر اپاشک کو گیان کیوں ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ہمنے اسکے برعکس نہیں کہا۔ کیونکہ نرگن برہم کے دہیان سے نرگن برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔ گویا وہی پراپتی اوپاشک کے لیئے موکھش اور گیان کا کارن ہو جاتی ہے۔ اسلئے سگن برہم کی اُپاشنا سے سگن برہم کا اور نرگن اوپاشنا سے نرگن برہم کا گیان ہو جاتا ہے +

سوال۔ اس میں کوئی پرمان ہونا چاہیئے کہ نرگن برہم کے اُپاشک کو موکھش پراپت ہو جاتی ہے؟

جواب - رام تاپنی اونپشد کو دیکھو جہاں یہ لکھا ہے - کہ جو جو کامنائیں بہ سبب جسم اور حواسوں کے پیدا ہوتی ہیں نرگن برہم کا اوپاشنک اُن تمام سے فارغ ہوجاتا ہے پس جسکے دل سے کامناؤں کا ناش ہوجائے اوس کے اور برہم کے سروپ میں کوئی بھید نہیں ہوتا - یعنی وہی سروپ برہم کا سروپ ہے +

سوال - اگر اوپاشنا سے موکھش کا ہونا مان لیا جاوے تو وہ شرتی محض نرارتھک ثابت ہوجایگی جس میں یہ لکھا ہے کہ گیان بغیر موکھش کبھی حاصل نہیں ہوتی ؟

جواب - نہیں - کیونکہ ہمنے اوپاشنا کی تعریف اس طرح سے کی ہے - کہ اوپاشنا سے گیان ہوجاتا ہے - اور پھر گیان سے موکھش +

سوال - سکام اور نسکام اوپاشنا اور اونکار اوپاشنا کی بابت کیا کیا پرمان پائی جاتی ہیں

جواب - برہم کے نسکام اوپاشنا سے موکھش کا ہونا رام تاپنی اونپشد میں اور برہم کی سکام اوپاشنا سے برہم لوک کی پراپتی کا ہونا پرشن اونپشد میں لکھا ہے اور اونکار اوپاشنا کا کرنا بھی پرشن اونپشد میں - اور یہ بھی لکھا ہے کہ اونکار اوپاشنا سے برہم لوک پراپت ہوکر پھر اُسی لوک میں گیان بھی حاصل ہوجاتا ہے - بیاس جی نے بھی سکام پرش کی بابت جسے برہم لوک کی پراپتی ہوجاتی ہے یہ ہی لکھا ہے کہ وہ پھر مرت لوک میں واپس نہیں آتا - کیونکہ اُسے برہم کا گیان ہوجاتا ہے - اور پھر برہما کے موکھش ہونے کے وقت وہ بھی برہما کے ساتھہ ہی موکھش ہوجاتا ہے ویدوں میں جہاں کہیں اونکار اوپاشنا کا کرنا لکھا گیا ہے اوس سے نرگن اوپاشنا کی مراد تو خاصکر پائی جاتی ہے - مگر کہیں کہیں اوسی سے سرگن اوپاشنا بھی قرار دیا گیا ہے - مثلاً پرشن اونپشد میں جہاں پپلاد مُنی نے ستکام کو کہا ہے وہاں

یہی اُپدیش کیا ہے کہ اونکار کو نرگن اور سرگن دونوں روپ سے خیال کرو۔ اور ایسا ہی کٹھولی اوپنشد میں۔ کیونکہ یم نے نچکیتا کو جو اُپدیش کیا ہے اُسکا بھی یہی مطلب ہے غرض ان باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ گیان خواہ اسی جنم میں ہو جائے خواہ برہم لوک میں جاکر۔ برہم کا اپروکش گیان ضرور ہوگا۔ اور آتم گیتا میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ یعنی جو لوگ آتما کے وچار میں استھت نہیں ہو سکتے وہ اگر ہمیشہ آتما کے دھیان کا ابھیاس کر لیویں اوسی سے اپنے مدعا میں کامیاب ہو جائیں گے یعنی اُن کو امسٹ گیان ضرور ہو جائیگا جیسا کہ زمین سے پوشیدہ خزانہ کو کھود دینے سے خزانہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آتما کے دھیان سے آتما کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ اور جو لوگ آتم وچار سے آتم روپ خزانہ کو حاصل کرتے ہیں اُن کے دل میں یہ وچار ہوتی ہے کہ من رُوپ ایک پرتھوی ہے جس میں آتم روپ خزانہ پوشیدہ پڑا ہے۔ پس اُسکے حاصل کرنے کے لئے بدھی رُوپ کدال کو پکڑ کر جسم روپ پتھر کو ہٹا دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ خزانہ ہاتھ میں آجاوے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ گیانی جسم کو متھیا اور آتما کو ست جانتے ہیں۔ اور جسے یہ گیان کسی طرح بھی حاصل نہیں ہوتا اوسکے لئے اس طرح سے دھیان کرنا چاہیئے۔ کہ میں خود ہی برہم رُوپ ہوں۔ اُسی دھیان سے اُسے برہم کی پراپتی ہو جائیگی۔ کیونکہ دھیان میں یہانتک طاقت بھری ہوئی ہے کہ اُس سے است چیز بھی ست ہو جاتی ہی پھر برہم جو ست اور نت پراپت ہے اوسکی پراپتی کیوں نہ ہوگی۔ غرض جو لوگ ایسے پھل کو دیکھکر بھی اُس سے محروم رہتے ہیں یعنی آتما کا دھیان نہیں کرتے اُن کے حیوان ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے اور وہ لوگ جو جسم کا آہنکار تیاگ کر برہم کو ادوتی روپ جان لیتے ہیں اسی جنم میں امرت رُوپ ہو جاتے ہیں۔ دھیان دیپ

۵۸ اشلوک میں سماپت ہوُا۔ جو لوگ اسے اچھی طرح وچارتے ہیں وہ تمام فکرات سے بچکر برہم کے دھیان میں لگے رہتے ہیں +

ناٹک دیپ

ادوی اور انند روپ پرماتما جو سب جگہ پری پورن روپ ہے وہی اپنی مایا شکتی کے سبب جگت سروپ ہو کر دکھائی دیتا ہے۔ اور پھر جگت سے جیو روپ اور پھر ان میں خود پرویش ہو جاتا ہے۔ پرویش کا مطلب یہ ہے کہ جہاں جہاں مایا شکتی کے سبب جیووں کے جسم کی پیدائش ہوتی ہے وہاں وہاں آتما کا پرویش آپ سے آپ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب جگہ ویاپک روپ ہے۔ جیساکہ آکاش میں گڑھی گویا بشنو وغیرہ دیوتاؤں میں پرویش ہونے سے وہ اپنے آپکو اوتم جانتا ہے۔ اور منش وغیرہ میں داخل ہونے سے اپنے آپکو نیچ۔ پس منش وغیرہ اجسام میں داخل ہو کر جیب اسے بے شمار دفعہ جنم حاصل ہو جاتا ہے اور بے شمار جنموں میں ایشر کی آرادھنا ہو جاتی ہے تب اُسے وچار کرنیکی خواہش پیدا ہو جاتی ہے پھر وچار سے مایا کا ناش ہو جاتا ہے گویا ادوی اور انند رُوپ پرماتما کو جب دوئی روپ جگت کا بھرم ہو جاتا ہے اسی کا نام بندھ ہوتا ہے۔ اور جب اپنے سوسے رُوپ میں استھت ہوتا ہے اُسی کو موکھش کہتے ہیں۔ اس لئے منش کا پرم دھرم یہی ہے کہ پرماتما اور جیو کے سروپ کو ہمیشہ وچار میں قایم رکھے۔

جیو کے وچار میں۔ جسے آہنگ ابھمان ہوتا ہے یعنی میں ہوں کرم کا کرتا بھی اُسی کو کہتے ہیں۔ اور کرم کے ابھمان یعنی خودی میں من کا ہونا لازمی ہے

کیونکہ من کے بغیر کبھی ابھمان نہیں ہوتا ہے۔ اور من میں دو قسم کی برتی ہوتی ہے
ایک کا نام انتر برتی اور دوسری کا باہر۔ مثلاً یہ جاننا کہ میں سکھی ہوں یا دکھی۔
اسے انتر مکھہ برتی کہتے ہیں اور اسی برتی سے کرتا پرش یعنی آہنگ کے کرنے والا
وشی ہوتا ہے۔ اور جس برتی سے یہ گیان ہوتا ہے کہ یہ گھڑا ہے اور یہ مکان اوسی
ادنگ برتی کہتے ہیں۔ گویا ادنگ برتی سے بیرونی پدارتھوں کا گیان ہوتا ہے۔
اور آہنگ برتی سے اندرونی کا۔

سوال۔ اگر تمام قسم کے کاروبار من کے ذریعہ ہو سکتے تھے تو آنکھہ کان وغیرہ اندرول کے بنانے کی کیا ضرورت تھی؟

جواب۔ من سے جو گیان ہوتا ہے وہ سامان ہوتا ہے یعنی ایک موافق۔ اور اندرول
سے جو گیان ہوتا ہے وہ الگ الگ۔ مثلاً آنکھہ سے کان کو جدا گیان ہے۔ اور کان
سے آنکھہ کو۔ اسلئے اندر بے ضرورت نہیں ہیں۔

پرماتما کے وچار میں۔ کرتا روپ جیو اور جیو کا فعل اور فعل کا وشے یعنی
کرتا۔ کریا اور جسے تینوں کا پرکاش ہوتا ہے یعنی گیان اُسی کو ساکھی آتما کہتے ہیں
مثلاً یہ جان لینا کہ میں دیکھتا ہوں سنتا ہوں اور سونگھتا ہوں وغیرہ وغیرہ جان
لینے سے مراد ساکھی آتما کے پرکاش کی ہے۔ جیسا کہ کسی تماشہ گاہ میں دیپک کا
پرکاش۔ فرض کرو کہ ایک راجا کے مکان میں جہاں ایک رنڈی کا گانا اور ناچ
شروع ہے اور درباری لوگ بھی اکٹھے جمع ہوئے ہوئے ہیں وہاں ایک لیمپ بھی مکان
کے دروازہ میں لٹکایا ہوا ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ جسطرح اُس لیمپ کی روشنی
نہ راجہ کے لئے کوئی زیادہ روشنی ہوتی ہے نہ درباریوں کے لئے کم۔ اسی طرح جسم اور

جو اسوں کے لیئے ساکھی آتما کا پرکاش ایک برابر پایا جاتا ہے۔ یعنی جیسا پرکاش اہنکار اور بدہی کے لیئے ویسا شبد سپرش وغیرہ پانچوں گنوں کے لیئے۔ اور جسطرح سے راجا اور درباری وغیرہ تمام لوگوں کے چلے جانے کے سبب یہ نہیں کہ لیمپ کا پرکاش کچھہ کم ہوجاتا ہے اسی طرح جسم کے اندر آہنکار وغیرہ نہ ہونے سے بہی ساکھی آتما کا پرکاش برابر بنا رہتا ہے۔ کیونکہ وہ نت پرکاش روپ ہے۔ گویا جسم کے اندر آہنکار مانند راجا کے ہے۔ اور وشے پدارتھہ مانند درباری لوگوں کے اور بُدہی طوایف کی طرح ہے گویا تمام جہان کے اندر جو کچھہ ہو رہا ہے وہ فقط بُدہی کا کھیل ہے یعنی طائفہ اور حواس اُسکے ساتھہ تال کے دینے والے اور ان میں ساکھی آتما کا پرکاش ایک رس ہے یعنی جیسے جسم کے اندر ویسا باہر +

سوال۔ آتما کا پرکاش کہکر پھر اُس میں اندر اور باہر کا لفظ بیان کرنا کیا اعتراض کی صورت نہیں پائی جاتی ؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اندر اور باہر کا لفظ بسبب علت جسم کہا گیا ہے۔ ورنہ آتما میں اندر اور باہر کہنے کو گنجایش نہیں ہے۔ اور وہ لوگ جن کے دماغ میں عقل بہت کم ہے جب بدہی کی حرکت کو دیکہتے ہیں فوراً ہی خیال کرتے ہیں کہ یہ حرکت بُدہی کی نہیں آتما کی ہے یعنی بُدہی کے بغیر اُن کو کوئی اور آتما دکھائی نہیں دیتا۔ مثلاً اس غلط فہمی کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وشے پدارتھہ جن کا تعلق اونگ برتی سے ہے وہ جسم کے باہر پدارتھہ ہیں اور آہنکار اور بدہی وغیرہ جن کا تعلق آہنگ برتی سے ہے وہ جسم کے اندر گویا حواسوں کے ساتھہ ملکر بُدہی جب اندر سے باہر کے پدارتھوں میں اور باہر سے اندر آجاتی ہے۔ تب اُسکے آنے اور جانے سے جو حرکت پیدا ہوتی ہے۔

اگیانیوں کے نزدیک وہ حرکت آتما کی حرکت ہوتی ہے جو بڑی بھاری جہالت ہے جیسا کہ لڑکوں کو دھوپ میں ہاتھ ہلانے سے۔ یعنی جو دھوپ بذریعہ روشندان کے مکان کے اندر آجاتی ہے۔ اُس میں ہاتھ کے ہلانے سے دھوپ اس طرح دکھائی دیتی ہے۔ کہ گویا دھوپ حرکت کر رہی ہے۔ حقیقت میں جس طرح اُس دھوپ کے اندر حرکت نہیں ہوتی اُسی طرح بدھی کی حرکت سے آتما میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ گویا جو حرکت بدھی وغیرہ کے سبب پائی جاتی ہے۔ اگر بُدھی اور آہنکار وغیرہ نہوں۔ تو اوسی دیس میں آتما ویسا ہی رہتا ہے جیسا کہ اُس کا رُوپ ہے۔ یعنی اچل روپ۔

سوال۔ جہاں بُدھی نہیں ہوتی وہاں دیس بھی نہیں ہوتا۔ پھر بدھی کے نہ ہونے سے آتما کے لئے دیس کا لفظ کیوں کہا گیا ہے؟

جواب۔ حقیقت میں یہ ہی بات ہے۔ یعنی آتما دیس رہت ہے۔ مگر یہ کلپنا بدھی کے سبب ہوتی ہے۔ اگر اُسے چھوڑ دیا جاوے تو آتما میں بیاپک لفظ کہنے کی بھی گنجایش نہیں۔ کیونکہ ویاپک کا لفظ بلحاظ دیس کے ہوتا ہے۔ اور جبتک دیس کا لفظ ہے تب تک آتما میں اندر اور باہر کا لفظ آسکتا ہے۔ غرض جو کچھہ دکھائی دیتا ہے سب بُدھی کی کلپنا ہے۔ اسلیئے جس جس پدارتھہ کے رُوپ کو بُدھی کلپنا کرتی ہے ساکھی آتما اُسی کا پرکاشک ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی کلپنا نہو۔ تو آتما کے لئے ساکھی کا لفظ کہنا بھی محال ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ من اور بانی کا وشے نہیں ہے۔

سوال۔ آتما اگر من اور بانی کا وشے نہیں ہے۔ تو اُسے کس طرح جاننا چاہیئے؟

جواب۔ پہلے من کی برتیوں کو ابھاؤ کرو۔ اوسکے بعد جیسا وہ ہے۔ اُسکا گیان آپ سے آپ ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ سوئے پرکاش ہے۔ اسلیئے اُس کے جاننے کے لئے

نہ اُن کی ضرورت ہے اور نہ کسی قسم کی برتی کی *

سوال - اس بات کا یقین کس طرح سے ہوتا ہے کہ برتیوں کے ابھاو میں جیسیا آتما کا سروپ ہے ویسا اُس کا گیان ہو جاتا ہے - اور وہ سوئے پرکاش ہے ؟

جواب - وید اور گورو کی تعلیم دوارا *

سوال - جسے دونوں حاصل نہوں اور نہ برتیوں کے روکنے کا اوپائے ہو سکے اُسے کیا کرنا چاہئے ؟

جواب - پھر برتیوں کے ساکھی ہونیکا دھیان رکھنا چاہئے - یعنی جو جو برتیاں جسم کے اندر اور باہر آ اور جا کر اپنا اپنا فعل کرتی ہیں - جو اُن کے فعل کو جانتا ہے وہی ساکھشی آتما ہے - اسلئے اُسی میں اپنا دھیان اور اُسی میں اپنا یقین قایم رکھنا چاہئے - ناٹک دیپ ۶۲ شلوک میں سماپت ہوٗا - جو لوگ اسے ہمیشہ وچارتے ہیں وہ ساکھشی روپ ہو کر استھت رہتے ہیں *

حصّہ سوم

گرنتھ برہمانند کے پہلے ادہیائے کا بیان

اس گرنتھ میں پہلا ادہیائے یوگانند ہے۔ دوسرا آتمانند۔ تیسرا ادویتانند۔ چوتھا وِدیانند۔ پانچواں وِشیانند ہے۔ جو کوئی اس گرنتھ کو دل لگا کر سُنیگا یا پڑھیگا وہ تمام طرح کے دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند کو پراپت ہو جائیگا۔ برہم پرمانند روپ ہے۔ اور اُسے پراپت ہو کر تمام طرح کے کلیش دُور ہو جاتے ہیں۔ اس بات کی تائید میں بطور پرمان کے بارہ شرتیوں کو ذیل میں درج کیا گیا ہے۔ (۱) شرتی "برہم وِتیا برہم کو پراپت ہو جاتا ہے" (۲) "آتم وِتیا شوک سے پار ہو جاتا ہے" یعنی آتما کو جان کر اُسے کوئی شوک نہیں رہتا۔ (۳) "برہم رس روپ ہے۔ جب منش اسے جان لیتا ہے۔ تب آنند روپ ہو جاتا ہے"۔ (۴) "پرش جب تمام طرح کے خوف سے آزاد ہوتا ہے۔ تب اُسے اپنے میں آپ استھتی پراپت ہو جاتی ہے۔ اور جب اپنے میں آپ بھید کو خیال کرتا ہے۔ تب جنم اور مرتیو کو جو خوف کا باعث ہیں پراپت ہو جاتا ہے"۔ (۵) "بایو۔ آگ اور سورج اور یم راج ہمیشہ خوف میں رہتے ہیں۔ باعث اُسکا یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے سابقہ جنم میں بھید کو جان کر اُپاشنا کی تھی۔ (۶) "انند روپ برہم کو جب اپنا سروپ جان لیا جاوے۔ تب کوئی بھی خوف نہیں رہتا"۔ (۷) "تت وِتیا پرش کو کرم اگنی سے جو کشٹ ہوتا ہے وہ اُسے کشٹ نہیں جانتا"۔

(۸) تت وتیا پرش جس نے پاپ اور پنوں کو تیاگ دیا ہے اُسے پھر پن اور پاپ
سے دُکھ نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ آتما کو یاد کرتا ہوا پن اور پاپ کو بھی اپنا سروپ جانتا
ہے۔" (۹) جب پرش نرگن اور سگن کو اپنا سروپ جان لیتا ہے۔ تب اُس کے ہردے
کی گرہ کھل جاتی ہے۔ اور اُسکی تمام سنشے اور تمام کرم بھی ناش ہو جاتے ہیں۔" (۱۰)
بدھی مان پرش جب آتما کو جان لیتا ہے۔ تب مرتو سے امرتو ہو جاتا ہے۔" گویا گیان
کے بغیر اور کوئی بھی موکھش کا راستہ نہیں ہے۔ (۱۱) پرماتما کو جان کر جنم اور مرن روپ
جو پھانسی ہے وہ ٹوٹ جاتی ہے۔" گویا تمام کلیشوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ (۱۲) پرماتما
کو جان کر منش کے تمام دُکھوں اور سکھوں کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ یعنی غمی اور خوشی سے
آزاد ہو کر اپنے پن اور پاپوں کو بھی یاد نہیں کرتا۔ اس لئے اُسے کوئی تاپ نہیں
ہوتا۔" غرض اس طرح سے بہت سی شرتیوں۔ سمرتیوں اور پورانوں میں لکھا ہے۔
کہ برہم کے گیان سے دُکھ کی نورتی اور آنند کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ اور آنند تین طرح
کا ہے۔ یعنی برہمانند۔ ودیانند اور وشیانند۔ اسلئے اوّل برہمانند کا بیان کیا جاتا ہے
بھرگو رشی نے جب اپنے پتا سے اپنے سوال کا یہ جواب حاصل کیا کہ جس میں
جگت اوتپتی اور استھتی اور ابھاؤ ہوتا ہے اُسی کو برہم جاننا چاہئے۔ تب بھرگو جی
اس طرح وچارنے لگ گئے۔ کہ کس میں میرے جسم کی اوتپتی ہوتی ہے اور کس میں
استھتی اور کس میں ابھاؤ۔ یعنی جسم کے اندر برہم کون ہے۔ سب سے پہلے اُنہوں
نے ان مئی کوش کو وچارا۔ پھر پران مئی منو مئی اور وگیان مئی کو۔ غرض چاروں کوشوں
تک وچار کرنے سے جب اُسکو مذکورہ بالا صفات نظر نہ آئیں تب اُنہوں نے
یہ جان کر کہ ان میں کوئی کوش بھی آتما نہیں ہے اُن کا تیاگ کر دیا۔ اب پانچواں

آنند مئی کوش تہا۔ پھر اُسے بچارنے لگ گئے۔ اور آخرش جستجو کرتے ہوئے اپنے مدعا تک پہنچ گئے۔ یعنی آنند مئی کوش میں اودیا انس کو تیاگ کر فقط انند ماتر کو گرہن کرلیا کیونکہ اُسی میں تینوں صفات پائی جاتی ہیں۔ جیساکہ اُن کو اُپدیش کیا گیا تہا۔ ایک موقعہ شرتی میں یہ لکھا ہے۔ کہ انند مئی کوش رُوپ ایک پرند ہے۔ اور برہم اُسکی پُوچھ۔ اور اُسکے ساتھہ یہ بھی لکھا ہے کہ پرلے کال میں جب گیاتا گیان گیہ رُوپ ترپٹی نہیں ہوتے تب بھی ایک پرماتما موجود ہوتا ہے۔ یعنی جس وقت تک نہ جگت کی پیدائش ہوتی ہے اور نہ کسی بھوت یعنی عنصر کی۔ پرماتما تب بھی موجود ہوتا ہے۔ اور سب جگہ ویاپک رُوپ ہوتا ہے +

سوال۔ ترپٹی کا سرُوپ کیا ہے ؟

جواب۔ بگیان مئی کوش بگیاتا جیو ہے۔ اور منومئی کوش روپ کو گیان اور شبد سپرش وغیرہ وشئے گیہ روپ ہیں۔ ان تینوں کا نام ترپٹی ہے۔ اور جب یہ تینوں نہیں ہوتے۔ تب فقط دوئی رہت کیول پُورن رُوپ ہوتا ہے۔ جیساکہ سماوہی سکہوپت اور مورچھا اوستہا سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس اسی دلیل سے یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ سرشٹی سے پہلے بھی وہی پرم پُورن روپ تہا۔ شرتی میں لکہا ہے کہ آتما بہومان رُوپ ہے یعنی بیاپک رُوپ۔ اس دلیل سے ثابت ہے۔ کہ آتما انند رُوپ ہے۔ کیونکہ ویاپک رُوپ میں دکھ کبھی نہیں ہوتا۔ یعنی دُکھہ جب ہوتا ہے۔ وہ الپ پدارتھوں میں ہوتا ہے۔ جیساکہ سنت کماروں کے اُپدیش سے بھی ثابت ہے۔ جو انہوں نے نارد کو ایسے وقت میں کہا تہا جبکہ وہ نہایت شوک کی حالت میں تہا +

سوال۔ وید اور شاستروں کا عالم ہوکر بھی کوئی غمگین نہیں ہوتا۔ پھر نارد کیوں غمگین ہوا تہا

جواب - اُسے آتم گیان نہیں تھا۔

سوال - آتم گیان سے آنند حاصل ہوتا ہے۔ اسلئے اگر نارد کو وہ گیان نہیں تھا۔ تو گویا آنند حاصل نہیں تھا۔ مگر شوک ہونے کی دلیل کیا ہے؟ یعنی ایسے ودوان کو شوک کیوں تھا؟

جواب - ودوان ہو کر جسے آتم گیان نہیں ہوتا اُسے تو جاہلوں سے بھی زیادہ شوک بنا رہتا ہے۔ مثلاً ادھیاتمک - ادھیبھوتک - آدیہ دیو جو تین قسم کا تاپ ہے۔ اسکا اثر تو سب پر مساوی ہوتا ہے۔ مگر پنڈت لوگوں کو چار قسم کا اور زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک تاپ تو یہ ہے۔ کہ ودیا بڑی محنتوں کے ساتھ حاصل ہوتی ہے - اور دوسرا اُس وقت جب وہ یاد سے بھول جاوے۔ اور تیسرا تاپ اُس وقت جب وہ شاسترارتھ کرنے سے ہار آجاوے - اور چوتھا اُس وقت جب بحث کرنے سے جیت جاوے - اور پھر جیت سے اہنکار پیدا ہو جاوے۔ اسلئے سنت کماروں نے جب نارد کو شوکوان دیکھا یعنی دُکھی دیکھا۔ تب اُس کے دل میں اس بات کا یقین کرا دیا۔ کہ دُکھ جو بفند سُکھ کے ہے تمہارا روپ دکھ نہیں ہے۔ یعنی تم سُکھ سروپ ہو۔ سُکھ سے مراد وشے سکھوں کی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام سکھ جو وشے پدارتھوں کے بھوگنے سے پائے جاتے ہیں ہزاروں طرح کے دکھوں سے ملے ہوئے ہیں۔ گویا تم دکھوں سے رہت اور نت سکھ روپ ہو۔

سوال - اگر آپ کے نزدیک دوئی روپ پدارتھوں میں سُکھ نہیں ہے تو جاننا چاہئے کہ سُکھ کسی طرح بھی حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی دویت سے رہت ادویت میں سُکھ نہیں ہے - اور یہ بھی کہ ادویت میں سکھ ماننے سے ترپٹی ہو جاتی ہے - اور جہاں ادویت ہے وہاں ترپٹی کا ابھاو ہے؟

جواب۔ اس طرح سے بیان کرنا غلط فہمی ہے۔ کہ ادویت کے بیچ سُکھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم نے ادویت کے بیچ سُکھ کبھی نہیں کہا۔ بلکہ یہ کہ ادویت خود سُکھ سُروپ ہے +

سوال۔ اس میں کوئی پرمان دکھانا چاہیئے؟

جواب۔ پرمان کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ سوئے پرکاش ہے +

سوال۔ اسکے سوے پرکاش ہونیکا کیا ثبوت ہے؟

جواب۔ سوے پرکاش سے مراد ادویت روپ برہم کی ہے۔ گویا جب آپ ادویت کو مان کر پھر اسکے سوے پرکاش ہونیکا اعتراض اٹھاوینگے۔ اس اعتراض اٹھانیکا سوائے اسکے کہ آپ ادویت کو جانتے ہیں اور نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔ گویا ادویت میں اعتراض کا اٹھانا ادویت کو ثابت کرنا ہے +

سوال۔ اس وقت جو اعتراض کیا گیا ہے وہ ادویت کو جان کر نہیں کیا گیا۔ فقط آپکی زبان سے سنکر؟

جواب۔ تب پہلے اس بات کو وچارنا چاہیئے۔ کہ جب جگت کی اُتپتی نہ ہوئی تھی۔ اُس وقت جگت کی کیا حالت تھی۔ یعنی دویت تھی یا ادویت +

سوال۔ اس طرح سے یہ ہی کہنا پڑیگا۔ کہ اُتپتی سے پہلے جو کچھ تھا وہ ادویت رُوپ تھا۔ مگر جبتک ہمارے انبھو میں ادویت کا گیان نہ ہو تب تک ہم دلیل کے قایل نہیں ہوتے

جواب۔ اُتپتی سے پہلے حالت کو وچار میں لانا دلیل نہیں بلکہ انبھو ہے۔ اسلیئے ہم نے انبھو کے وروُدھ بیان نہیں کیا۔ اگر دلیل کے ساتھ بیان کرنا ہوتا۔ کوئی مثال بھی ساتھ ضرور ہوتی +

سوال۔ دویت کی موجودگی میں ادویت نہیں ہوتا۔ اور ادویت بمعنی پرلے۔ گویا

دویت کے نہ ہونے کی دلیل سے ادویت ثابت ہے۔ اسلئے آپ کا بیان دلیل سے خالی نہیں۔ اور مثال اُس میں یہ آجاتی ہے۔ کہ سکھوپتی میں جب دویت جگت کا ابھاؤ ہوتا ہے ادویت اوستا آپ سے آپ ظاہر ہو جاتی ہے ؟

جواب۔ سکھوپت اوستا ادویت روپ اوستا ہے۔ مگر اس میں کیا مثال ہے۔ کہ وہ ادویت رُوپ اوستا ہے ✤

سوال۔ اسکی مثال فقط یہ ہے کہ جس طرح ہر کوئی اپنی سکھوپت اوستا میں دوئی رُوپ جگت کو نہیں دیکھتا اوسی طرح میں بھی نہیں دیکھتا ؟

جواب۔ کیا یہ بات بعید از عقل نہیں ہے۔ کہ دوسرے کی سکھوپت اوستا کو انبھو کرے اور اپنی سکھوپت سے آپ ناواقف ✤

سوال۔ بیشک مجھے اسطرح بیان کرنا چاہئے۔ کہ جس طرح میں بحالت سکھوپت اپنی تمام قسم کے افعال سے معطل رہتا ہوں اوسی طرح ہر کوئی ہوتا ہے۔ کیونکہ میں اپنی سکھوپت اوستا کو انبھو کرتا ہوں ؟

جواب۔ پس یہ جاننا چاہئے۔ کہ جسطرح سکھوپت اوستا سوپرکاش اور ادویت رُوپ اوستا ہے۔ یعنی آپ سے آپ ظاہر۔ کیونکہ اُسکے ظاہر کرنے کے لئے نہ حواسوں کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ کسی قسم کی خواہشات کی اور نہ دلیل اور نہ مثال کی۔ اسی طرح ہم نے جو کچھ ادویت کی تعریف میں بیان کیا ہے۔ وہ دلیل نہیں انبھو سے کیا ہے ✤

سوال۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سکھوپت اوستا ادویت رُوپ اوستا ہے اور سوپرکاش۔ مگر اُس اوستا سے آتما کا سکھ سروپ ہونا ثابت نہیں ہوتا ؟

جواب۔ جہاں کوئی دُکھ نہیں ہوتا وہاں آپ سے آپ سکھ کا انبھو ہوتا ہے۔ جیسا کہ

سکھوپتی میں تمام دکھوں کا ابھاؤ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس اوستھا میں اندھا آدمی اندھا ہو کر نہیں رہتا۔ اور زخمی اپنے زخم سے دکھی نہیں ہوتا +

سوال۔ یہ دلیل قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ اگر دُکھوں کے ابھاؤ کا نام سُکھ ہوتا تو پتھر کو بھی سکھی ہونا چاہیئے؟

جواب۔ پتھر میں تو دکھ کا نام تک نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ کہنا کہ پتھر میں دُکھوں کا ابھاؤ ہوتا ہے۔ سراسر غلطی ہے۔ مثلاً دکھ اور سُکھ کی پہچان حاصل کرنیکا قاعدہ ظاہر اور ثابت ہے۔ یعنی جب اپنے آپکو دُکھ اور سُکھ ہوتا ہے اس کا گیان تو اپنے انبھو سے اور جو دوسروں کو ہوتا ہے اس کا گیان اُن کی شکل و صورت دیکھکر۔ اسلیئے بتائیے۔ کہ پتھر کی شکل دیکھنے سے کیا ثابت ہو سکتا ہے۔ پس جہاں دُکھ نہیں وہاں دُکھوں کا ابھاؤ بھی نہیں۔ اور سکھوپت اوستا میں دکھوں کا ابھاو ہونا ثابت ہے۔ اسلئے وہ اوستا سُکھ روپ اوستا ہے۔ اور اسکے سُکھ رُوپ ہونیکی دلیل دوسری یہ ہے کہ ہر کوئی آرام حاصل کرنے کی غرض سے یہ خواہش اپنے دل میں ضرور رکھتا ہے کہ پلنگ جو میرے سونے کیواسطے بچھایا جاوے وہ عمدہ اور نرم بچھاونوں سے بچھایا جاوے۔ گویا گہری نیند میں جانے کے لئے دل میں برابر شوق بنا رہتا ہے +

سوال۔ یہ فقط اسلیئے ہوتا ہے۔ کہ اگر پلنگ پر عمدہ کپڑے بچھائے جاویں۔ تو بوقت سونے جسم کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اسلیئے عمدہ بچھاونوں کی ضرورت سکھوپتی آنند کے لئے نہیں۔ محض جسمانی آرام کے لئے ہے +

جواب۔ جسمانی آرام کا خیال بیماروں کے لئے ہونا چاہیئے۔ مگر تندرستوں کے لئے کیوں +

سوال۔ آنند دو طرح کا ہے۔ یعنی یا تو آتما کا آنند ہوتا ہے یا لذات محسوسات کا اسلئے جو آنند سکھوپت اوستا میں ہوتا ہے اس سے مراد آتم سُکھہ کی ہے یا وشے سُکھ کی۔ یعنی پلنگ کے سامان کی ؟

جواب۔ جبتک بیداری کی حالت رہتی ہے۔ تب تک جو آنند حاصل ہوتا ہے وہ نرم بچھاونوں کے سبب یعنی وشے سُکھ ہوتا ہے اور جب سُکھوپت کی حالت ہو جاتی ہے تب آتم سُکھہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جبتک بُدھی کسی سُکھہ کے روبرو رہتی ہے وہ سُکھہ وشئے سُکھہ ہوتا ہے۔ اور جب بُدھی کا ابھاؤ ہوتا ہے تب پُرش کیول سُکھہ رُوپ ہو جاتا ہے ۔

سوال سُکھوپت آنند کو دوبارہ اور مفصل بیان کرو۔ تاکہ آتم سُکھہ اور وشئے سُکھہ کی حقیقت بخوبی ظاہر ہو جائے ؟

جواب۔ جبتک جاگرت اوستھا بنی رہتی ہے تب تک جو جو کاروبار کیئے جاویں وہ سب بُدھی کے ذریعہ کئے جاتے ہیں۔ اسلئے جب دن بھر کے کاروبار سے تھک کر پرش پلنگ پر چلا جاتا ہے اُس وقت سب سے اول جو آرام محسوس ہوتا ہے وہ فقط نرم بچھاونوں کا ہوتا ہے۔ یعنی وشئے سکھہ۔ مگر بعد از آں جوں جوں بُدھی کاروبار کے خیال کو چھوڑتی ہے توں توں آتما کے سامنے ہو جاتی ہے۔ گویا ایسی حالت میں جب آتما کا عکس بدھی میں داخل ہو جاتا ہے وہ عکس نہایت صاف اور نرمل ہوتا ہے۔ یعنی اسوقت بدھی اور بھاش اور چیتن تینوں کا گیان بھی ہو سکتا ہے اور اس ترپٹی سے جو سُکھہ انبھو ہوتا ہے وہ ظاہرا ثابت ہے۔ مگر تاہم بھی جبتک بدھی ہوتی ہے تب تک جاگرت کے خیالات کا نکلنا پورے طور پر دُور نہیں

ہوتا۔ اسلئے جب سکھوپت اوستھا میں آتما کے بیچ جاکر ایک رُوپ ہوجاتا ہے
اور پھر برہمانند سکھہ کو حاصل کرلیتا ہے اسکی تائید میں برہ دارن ہادپنشد سے
پانچ مثالیں پائی جاتی ہیں جن کو ذیل میں درج کیا گیا ہے۔ مثال۔ (۱) جیسے
ایک بلبل پرندہ ایک تاگا سے باندھا ہوا بار بار اُڑکر بھی آخرش اُسی لکڑی پر
آبیٹھتا ہے جو اسکے لئے آرام کی جگہ بنائی ہوئی ہے۔ اسی طرح جیو بھی من رُوپ
اُپادہی دوارا اپنے پُن اور پاپ کا پھل بھوگنے کی خاطر کبھی جاگرت میں اور کبھی
سوپن اوستھا میں چلا جاتا ہے۔ اور جب اس کا بھوگ ختم ہوجاتا ہے تب من
اپنے کارن سروپ یعنی اگیان میں ابھاؤ ہوجاتا ہے۔ اور جب من کا ابھاؤ ہوتا ہے
تب جیو یعنی چدابھاش بھی اپنے واستو سروپ یعنی پرماتما کے ساتھہ ابھید ہوجاتا
ہے۔ مثال (۲) ایک باز پرند کی ہے۔ یعنی جس طرح باز آکاش میں اُڑتا اُڑتا
آخر کو اپنے گھونسلے میں واپس چلا آتا ہے۔ اسی طرح سے جیو بھی جاگرت اور سوپن کا
تھکا ہوا سکھوپتی میں لین ہوجاتا ہے (۳) مثال شیر خوار بچے کی ہے۔ یعنی
جب وہ دودھ کو پی کر ترپت ہوجاتا ہے تب اپنے آنند میں آپ کھیلنے لگ
جاتا ہے۔ گویا اسے راگ اور دویش کے متعلق کوئی دخل نہیں ہے۔ اسی طرح
جیو بھی جاگرت اور سوپن کے بعد سکھوپتی کے آنند میں چلا جاتا ہے۔ اور وہاں
اسے کوئی راگ اور دویش نہیں ہوتا۔ (۴) مثال ایک مہاراجہ کی ہے۔ یعنی
جس طرح کوئی مہاراجہ روئے زمین کے تمام راجوں کو فتح کرکے یہ جانتا ہے کہ اب
مجھے کسی دشمن کا فکر نہیں ہے۔ اسی طرح جیو بھی سکھوپت میں جاکر تمام طرح کے فکر
اور کلیشوں سے بچ کر آنندوان یعنی سُکھی ہوجاتا ہے۔ (۵) مثال تت وتیا

پُرش کی ہے۔ یعنی جس طرح سے وہ کرت کرت ہو کر جیون مکتی کا آنند لیتا ہے اسی طرح سے جیو سکھوپت میں جا کر آنند کو پراپت ہو جاتا ہے +

سوال۔ پانچوں مثالوں میں پرند کی مثال دو دفعہ یعنی بلبل اور باز کی دی گئی ہے اور انسان کی تین دفعہ۔ اسلئے یہ جاننا ضروری ہو گیا ہے کہ دیگر تمام قسم کے انسانوں کو جن کا مثال میں ذکر نہیں کیا گیا کیا اُن سے ان تینوں کو بہت زیادہ فضیلت ہے یعنی بالک۔ راجہ۔ اور تت وتیا کو ؟

جواب۔ بیشک۔ کیونکہ مہا مُورکھوں میں بالک اور درمیانی سمجھ والوں میں راجہ اور اوتم گیانیوں میں تت وتیا کو جو سکھ حاصل ہوتا ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ اور بالک وغیرہ کی مثال کی طرح یہ بھی ظاہر ہے کہ جب جیو سکھوپتی کے آنند میں چلا جاتا ہے۔ پھر اسے اندر اور باہر کی کچھ خبر تک نہیں رہتی جیسا کہ کامی پُرش کو اپنے گھر اور باہر کی کچھ خبر نہیں رہتی +

سوال۔ اندر کیا ہے اور باہر کیا ؟

جواب۔ جاگرت اوستھا کو باہر اور سپن کو اندر کہتے ہیں۔ سکھوپتی میں دونوں کا ابھاؤ ہوتا ہے۔ برہ دارن میں سکھوپتی کی تعریف اس طرح سے لکھی ہے۔ کہ جب وہ اوستھا آتی ہے۔ تب نہ پتا دکھلائی دیتا ہے اور نہ بیٹا اور نہ جیو کا جیوپن۔ یعنی اس وقت کیول ایک برہم ہی ہوتا ہے۔ گویا جس اوستھا میں جگت ہونے کا نام تک نہیں ہوتا اس میں دُکھ کا ہونا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسطرح اتھروَن وید کی کیول اوپنشد میں بھی لکھا ہے۔ کہ جیو جب سکھوپت کی حالت میں چلا جاتا ہے تب آنند روپ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ غرض سکھوپتی کے آنند میں پرمان

بھی موجود ہیں۔ اور انسان کا اپنا انبھو بھی کیونکہ سکھوپتی سے اٹھکر ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ میں نہایت آرام سے سویا ہؤا تھا۔ بلکہ یہانتک کہ مجھے کچھہ خبر تک نہ رہی۔ گویا سکھوپتی میں ہر کوئی سویا ہؤا ہوتا ہے +

سوال۔ سکھوپت اوستھا آنند روپ ہے۔ مگر اسکے ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل کافی نہیں ہے۔ کہ بحالت جاگرت وہ آنند یاد آجاتا ہے۔ اسلئے کوئی ایسی دلیل ظاہر کرو جس سے یہ شبہ نہ رہجاوے کہ سکھوپت اوستھا آنند روپ اوستھا نہیں ہے؟

جواب۔ اس سے بہتر اور دلیل کیا ہو سکتی ہے۔ یعنی سمرتی گیان تب تک ہو ہی نہیں سکتا جبتک پہلی چیز کو دیکھا ہؤا نہ ہو۔ پس سکھوپتی میں اگیان اور آنند دونوں باتوں کا انبھو ہوتا ہے۔ اسی لئے جاگرت میں ان کی سمرتی ہو جاتی ہے۔ البتہ یہ تمیز ضرور ہے کہ آنند آپ سے ظاہر ہے اور وہ سوے پرکاش ہے اور اگیان اسکے پرکاش ہے

سوال۔ اس میں شک نہیں کہ آنند آپ سے آپ ظاہر ہے۔ مگر اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ اس آنند سے مراد برہم کی ہے؟

جواب۔ برہ دارن اوپنشد کو دیکھنا چاہئے۔ اس میں لکھا ہے کہ برہم گیان سروپ ہے۔ اور آنند سروپ ہے +

سوال۔ سکھوپت اوستھا میں پراگیہ نام جیو ہوتا ہے۔ اور جاگرت میں بس نام اسلئے یہ بہت بڑے اعتراض کی صورت ہو جاتی ہے کہ آنند کے دیکھنے والا کوئی اور ہو اور سمرتی کرنے والا کوئی اور؟

جواب۔ پراگیہ اور بس الگ الگ نہیں ہیں۔ فقط اوستھا کے بدل جانیسے

ان کے نام اور شکل میں فرق آجاتا ہے۔ جیسا کہ گھی کی حالت دہوپ کے وقت اور اور سردی کے اور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جاگرت اوستھا میں جب بدہی کی صورت میں کچہہ فرق نہیں آتا اسے بگیان مئی کوش کہتے ہیں۔ یعنی بس نام جیو اور جب سکہوپت میں جاکر پگہل جاتی ہے تب آنند مئی کوش کہتے ہیں۔ یعنے پراگیہ نام جیو ؛

سوال۔ آنند مئی کوش کی مفصل کیفیت کیا ہے ؟

جواب۔ دن کے کاروبار کرنے کے سبب جب برتیوں میں بہت سا تکان پیدا ہو جاتا ہے تب آرام حاصل کرنے کے لئے ان پر نیند کی حالت آپ سے آپ آجاتی ہے۔ گویا برتیاں داخل اوڈیا ہو جاتی ہیں۔ جو ان کا کارن شریر ہے برتیوں میں بہاش ضرور ہوتا ہے۔ خواہ وہ جاگرت اوستھا میں ہوں۔ خواہ سکہوپت میں لین رُوپ۔ اسلئے آنند مئی کوش کی تعریف یہی ہے کہ اس میں کوٹستھ برہم ہوتا ہے۔ اور اگیان اور چدابھاش بھی۔ یعنی تینوں کے ملاپ کو آنند مئی کوش کہتے ہیں۔ پس جب یہ اوستھا بدلنے لگتی ہے تو چت کی برتیاں جو داخل اوڈیا ہوئی ہوتی ہیں۔ یعنی کارن شریر میں لیئے رُوپ فوراً وہاں سے نکل آتی ہیں۔ گویا جاگرت اوستھا ہو جاتی ہے۔ اسلئے سکہوپتی کے آنند اور بیخبری کو جسے انہوں نے اسی اوستھا میں انبھو کیا تہا جاگرت میں آکر اسکی سمرتی ہو جاتی ہے ؛

سوال۔ سکہوپت اوستھا کے آنند اور اگیان کو جسکا اسے اسی اوستھا میں انبھو ہوتا ہے جاگرت میں آکر اسے اس طرح سے کیوں یاد نہیں کرتا جیسا کہ آنکھ

سے دیکھی ہوئی شے کو؟

جواب - اس کا سبب فقط یہ ہے کہ وہ اوستھا لئی رُوپ اوستھا ہے - اسلئے جب برتیاں اگیان میں داخل ہو جاتی ہیں - تب ان کی حالت نہایت سوکھشم ہوتی ہے - اور جب جاگرت میں آتی ہیں تب استھول ہو جاتی ہیں +

سوال - اس میں کوئی پرمان بھی دے سکتے ہو کہ سکھوپتی میں آنند کے بھوگنے والا پراگیہ نام جیو ہوتا ہے؟

جواب - بیشک - کیونکہ مانڈوک اور رام تاپنی دونوں اوپنشدوں میں پراگیہ جیو کی تعریف کی گئی ہے - یعنی مانڈوک میں اسطرح سے لکھا ہے - کہ سکھوپت اوستھا کے آنے سے بدھی اودیا میں داخل ہو جاتی ہے - اور اسوقت بھی بدھی کی برتیاں کو سوکھشم رُوپ ہوتی ہیں - تاہم بھی پراگیہ نام جیو بدھی کی برتیوں دوارا جو چیتن کے عکس میں ملی ہوئی ہوتی ہیں - آنند کو بھوگتا ہے - اور رام تاپنی میں اسطرح سے بیان کیا ہے کہ اگیان مئی کوش جیو میں جہاں بیشمار طرح کی برتیوں کا پرواہ جاری رہتا ہے وہ جب آنند مئی کوش میں چلا جاتا ہے - وہاں جاکر تمام برتیاں یکجا جمع ہو جاتی ہیں - جیساکہ چاولوں کو پیس کر اکٹھا کر دیا جاوے یا پانی کو برف کی شکل - غرض اس طرح سے سکھوپتی میں سُکھ کا ہونا انبھو پرمان سے بھی ثابت ہے اور وید پرمان سے بھی - مگر نیایک مت والے اور اگیانیوں کو اس میں یقین نہیں ہوتا - کیونکہ ان کے خیال میں فقط یہ بات سمائی ہوئی ہوتی ہے - کہ سکھوپتی میں آنند کوئی نہیں - مگر دُکھ کا ابھاؤ - اسلئے جہاں دکھ کا ابھاؤ ہوتا ہے وہاں سُکھ کہدیا جاتا ہے - غرض ان کے خیال میں یہ ہوتا ہے کہ جاگرت اوستھا

کے دکھوں سے بچ جانیکا نام آنند ہے ورنہ آنند سروپ آتما کوئی نہیں۔ مگر یہہ محض غلط فہمی ہے۔ کیونکہ جب اس بات کا انبھو صاف دکھائی دیتا ہے۔ کہ سکھوپتی میں آنند بھوگنے کا ذریعہ موجود ہے۔ پھر اس سے انکار کب ہوسکتا ہے۔ مثلاً بحالت جاگرت جس جس شے کا گیان ہوتا ہے۔ اس کا کارن فقط بدہی کی برتیاں ہوتی ہیں۔ گویا برتیوں بغیر گیان نہیں ہوتا۔ اسلیئے جب اِس بات کا نیم صاف دکھائی دیتا ہے تب یہ جاننا چاہیئے۔ کہ سکھوپت اوستہا میں بہی یہی نیم ہے۔ کیونکہ وہاں بہی بدہی موجود ہوتی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسوقت بدہی کارن شریر میں لئے رُوپ ہوتی ہے۔ یعنی نہایت سوکھشم۔ اسلیئے وہاں کوئی ذریعہ آنند جاننے کا نہیں ہے۔ تب اس کا جواب یہ ہے کہ سوکھشم بدہی کے سبب برتیاں بہی سوکھشم ہوتی ہیں۔ اسلیئے اس وقت کا گیان بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ اور نیز سکھوپت آنند تو اس طرح سے بھی ظاہر ہے کہ جب سکھوپتی سے جاگرت اوستہا آنے لگے یا جاگرت سے سکھوپتی کچھہ دیر کے لئے انسان کی شکل وصورت اس طرح کی بنجاتی ہے۔ کہ گویا وہ نیند کو کبھی چھوڑنا نہیں چاہتا۔ یعنی نیند سے گھبراہٹ ہوا کچھہ دیر تک خاموشی کی حالت میں ہو جاتا ہے۔ اور جب اس حالت پر غور کیا جاوے تو اس سے صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ سکھوپتی میں جس آنند کو اس نے انبھو کیا تہا وہ آنند برہمانند سے جُدا نہیں +

سوال - یہ جواب درست نہیں ہے۔ کیونکہ نیند کو چھوڑنے کے وقت جو ایک دفعہ خاموشی کی حالت ہو جاتی ہے۔ اگر وہ خاموشی بسبب اس آنند کو یاد کرنیکے ہوتی جسے سکھوپتی میں انبھو کیا تہا تو تمام دن خاموشی کی حالت بنی رہتی -

کیونکہ برہمانند سکھہ کا چھوڑ دینا ناممکن بات ہے۔ یعنی کوئی بہی تمام دن خاموشی کی حالت نہ چھوڑتا ہے؟

جواب۔ یہ بات انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ کیونکہ جاگرت سے سکھوپت اور سکھوپت سے جاگرت کا ہونا بسبب جیو کے کرموں کے ہوتا ہے۔ گویا جب کرموں کا پھل اودے ہوتا ہے تب جاگرت اور جب ان کا پھل ختم ہو جاتا ہے تب سکھوپتی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جاگرت اور سکھوپتی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پس کوئی انسان بہی ایسا نہیں ہے جو اپنی جاگرت اوستہا کو روک سکے۔ اور جاگرت اوستہا پراپت ہو جاتی ہے تب اسکے دکھوں کو یاد کرتا ہوا سکھوپتی کے آنند کو بھول جاتا ہے*

سوال۔ اگر سکھوپتی میں برہمانند بلاتمیز اسکے کہ خواہ کوئی عالم ہو خواہ جاہل سب کو حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بتاؤ کہ وید اور شاستر اور گورو کی کیا ضرورت ہے؟

جواب۔ بیشک کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی اگر کسی کو ایسا گیان ہو جائے۔ تو موکھش ضرور ہو جاتی ہے۔ مگر ایسا گیان گورو اور شاستر بنا ہوتا ہی نہیں*

سوال۔ سکھوپت آنند کی تعریف میں جیسا آپنے سنایا مینے سن لیا ہے۔ کیا اب اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ میری موکھش ہو جاویگی؟

جواب۔ پہلے آپکو یہ سوچنا چاہئے۔ کہ اگر کوئی یہ بیان کرے کہ جو ویدوں کو جانتا ہے اسے پوشیدہ خزانہ ہاتھہ آجاتا ہے۔ کیا فقط اسقدر سننے سے خزانہ ہاتھہ آجائیگا یا یہ بیان کرنے سے کہ میں ویدوں کو جانتا ہوں۔ کیونکہ وہ تعداد میں چار ہیں۔ پھر وہ خزانہ پانیکا مستحق ہو جائیگا*

سوال - اس مثال میں اور جس طرح سے میں نے سکھوپتی کی تعریف کو سُنا ہے بہت فرق ہے - کیونکہ مثال میں جو ذکر کیا گیا ہے اس سے فقط برائے نام سُننے کی مراد ظاہر ہوتی ہے اور میں نے آپ سے نہایت مفصل سُنا ہے ؟

جواب - اس طرح سے بھی کچھ حاصل نہیں ہے کیونکہ خالی کیفیت کو سُن لینے سے پورن گیان کبھی نہیں ہوتا - یعنی کُل برہم کا گیان کبھی نہیں ہوتا ؛

سوال - برہم کی تعریف یہ ہے کہ وہ اکھنڈ ہے - ایک رس ہے - سارے ویاپک روپ ہے - پھر اسکے گیان میں کُل اور جز کا اعتراض کیوں کرتے ہو ؟

جواب - اکھنڈ اور ایک رس کے لفظی معنوں کو جانکر پھر اسکی حقیقت کو بھی جاننا ہوتا ہے یا نہیں

سوال - بیاکرن کے قاعدہ سے اسکے معنی معلوم ہیں اور یہی اسکی حقیقت کا جاننا ہے - اس سے زیادہ اور کوئی حقیقت نہیں ہے ؟

جواب - یہی غلط فہمی ہے - کیونکہ معنوں سے جس شے کی مُراد ہوتی ہے جبتک اس شے کا ساکھشات نہو تب تک شانتی کہاں اور موکھش کہاں - یعنی تب تک شانتی کا وہ نام نہایت دُور رہتا ہے - اسلئے سکھوپت آنند کے بیان کرنے سے جس آنند کی مُراد ہے اسکے جاننے کے لئے جبتک گورو نہیں ہوگا یعنی بتلانیوالا - اسکی حقیقت سے جاہل رہوگے ؛

سوال - اسوقت تک جو اُپدیش سُنا ہے وہ بطور سکھ کے سُنا ہے - پس آپ سے بہتر میرے لئے اور کوئی رہنما نہیں ہے - اسلئے اسکی حقیقت کا اُپدیش سُناؤ -

جواب - سکھوپت اوستہا میں جو آنند حاصل ہوتا ہے اسکے بیان کرنے سے فقط مطلب یہ ہے کہ آنند ماتر کا بودھ ہو جاوے - اور اسکے جاننے سے یہ بھی

معلوم ہو جاوے کہ کوئی آنند بھی خواہ برہمانند ہو خواہ وشیانند برہمانند سے خالی نہیں ہے۔ یعنی جہانتک ہر ہمانڈ کے پدارتھوں میں آنند پایا جاتا ہے وہ آنند برہم سے الگ نہیں ہے۔ مثلاً جو آنند خاموشی اختیار کرنے سے یعنی سمادھی کے حاصل ہونے سے حاصل ہوتا ہے وہ برہمانند ہے اور جو پدارتھوں کو بھوگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ وشیانند ہے۔ مگر وشیانند بھی خالی کہنے کا تو آنند ہے۔ حقیقت میں وہ آنند بھی پدارتھوں کا آنند نہیں برہم کا ہے +

سوال۔ اس میں کوئی دلیل ہونی چاہئے کہ جو آنند وشے پدارتھوں سے حاصل ہوتا ہے وہ پدارتھوں کا نہیں برہم کا ہے ؟

جواب۔ شے مطلوبہ کے حاصل ہو جانے سے جس وقت طبیعت میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اسی وقت اسکا اصل کارن دھیان میں لانا چاہیے۔ کیونکہ خوشی جو پیدا ہوتی ہے وہ اس شے کے اندر نہیں بلکہ دل کے اندر۔ اس لئے جب اس بات کے جاننے کی کوشش کیجاوے کہ دل میں خوشی پیدا ہونیکا کارن کیا ہے تو پھر اس کا جواب آپ ہی روشن ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ جبتک شے مطلوبہ حاصل نہیں ہوتی۔ تب تک خیالات کا چکر بندھ جاتا ہے۔ اور جب حاصل ہو جاتی ہے چھن بھر کے لئے وہ چکر دور ہو جاتا ہے۔ گویا جب انسان اس نتیجہ پر پہنچ جاوے تب اس خوشی کے پیدا ہونیکا اندازہ لگا سکتا ہے۔ یعنی جوں ہی کہ شے مطلوبہ حاصل ہوئی چھن بھر کے لئے خیالات یکسو ہو جاتے ہیں۔ یعنی دل میں جب خیالات کا چکر ٹھہرتا ہے تب آنند روپ آتما کا عکس ظاہر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سمادھی کے وقت۔ اسلئے حقیقت میں وہ آنند اپنی آتما کا آنند ہے۔ مگر

بہ بسبب مغالطہ کے دکھائی اس طرح سے دیتا ہے کہ گویا اس شئے کے اندر آنند موجود تھا۔ اور اسی سے حاصل ہؤا ہے۔ مذکورہ بالا بیان سے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا آنند نہیں ہے جسکی اصل برہمانند نہ ہو۔ مگر تاہم تفصیل بیان کرنے سے آنند تین طرح کا ثابت ہوتا ہے۔ یعنی باسنانند۔ پرتی بنبانند اور برہمانند باسنانند اسلئے کہ جو آنند بسبب کسی پدارتھ کے حاصل ہونے کے ظاہر ہوتا ہے وہ پدارتھ بسبب باسنا کے ہاتھ آتا ہے۔ اور پرتی بنبانند اسلئے کہ پدارتھ حاصل ہو کر جب دل ٹھہر جاتا ہے اُس وقت آتما کا عکس داخل ہوتا ہے۔ اور تیسرا برہمانند ہے جس کا عکس آکر دل میں آنند ثابت ہوتا ہے +

سوال۔ اس ادھیائے کے شروع میں برہمانند۔ ودیانند اور وشیانند کا ہونا بیان کیا گیا ہے۔ مگر اب اسکے خلاف یعنی بجائے ودیانند اور وشیانند کے پرتی بنبانند اور باسنانند کا ذکر کیا گیا ہے اسلئے اس اعتراض کا جواب کیا ہے؟

جواب۔ ودیانند اور وشیانند دونوں پرتی بنبانند کی تعریف میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ جو آنند ودیا سے اور وشے پدارتھوں سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ چیت کی برتی سے جُدا نہیں۔ اور جو چیت کی برتی سے جُدا نہیں وہ پرتی بنب سے الگ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پرتی بنب چیت کی برتیوں میں ہوتا ہے +

سوال۔ آنند تین طرح کا ہے۔ مگر ان میں برہمانند کی تعریف کیا ہے؟

جواب۔ وہی آنند سب کا مول کارن ہے اور باسنانند اور پرتی بنبانند بھی اس سے جُدا نہیں ہے۔ اسلئے سکھ ہوتے ہیں جس آنند کا بیان کیا گیا ہے وہی آنند برہما ہے اور ایسا ہی ہر طرح سے ثابت ہوتا ہے۔ یعنی دلیل سے اُنہوں سے اور شرتی پرمانوں سے بھی

سوال۔ سکھوپت وغیرہ تینوں اوستھاؤں میں جو جیو کا سروپ ہے اور مقام ہے اسے بیان کرو؟

جواب۔ سکھوپتی میں پراگیہ سوپن میں تیجس ہوتا ہے اور جب جاگرت ہوتی ہے تب اسکا نام بس ہوتا ہے۔ گویا جس طرح اوستھا کے بدل جانے سے نام بدل جاتا ہے اسی طرح مقام بھی۔ یعنی پراگیہ ہردے میں اور تیجس گلے میں اور بس آنکھوں میں۔ مگر جس مقام پر پراگیہ نام جیو ہوتا ہے اسے آنندمئی کوش اور جہاں جہاں بس اور تیجس ہوتا ہے۔ اسے بگیان مئی کوش کہتے ہیں +

سوال۔ کیا اس میں یہ اعتراض نہیں آسکتا۔ کہ جب جیو ہردے یا آنکھوں میں ہوتا ہے باقی جسم اُس سے خالی رہیگا؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ ان مقاموں کے بیان کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ باقی جسم اس سے خالی رہتا ہے۔ بلکہ یہ کہ اس وقت جیو اُن مقامات میں جہاں جہاں کہ اسکا نام لیا گیا ہے اسکا فعل خاصکر ہوتا ہے +

سوال۔ جیو کی بابت جبکہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جسم سے الگ ہے۔ پھر اسکا سروپ الگ ہو کر کیوں دکھائی نہیں دیتا؟

جواب۔ اسکا سبب اور کوئی نہیں فقط یہ کہ جسم کے ساتھ اسکا انوان ادھیاس ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آگ اور لوہا ایک روپ ہو جاتے ہیں۔ یعنی سر سے پاؤں تک تمام جسم کے اندر جیو بھرا ہوا ہے۔ اسی لئے اسے مغالطہ ہو جاتا ہے۔ کہ میں جسم سے الگ نہیں ہوں۔ اور پھر جسم کے سبب تینوں اوستھاؤں کا اہنکاری بھی ہو جاتا ہے۔ یعنی اُن کو اپنی اوستھا جانتا ہے +

سوال- اس موقع پر تین اوستھاؤں سے کس کس اوستھا کی مراد ہے؟

جواب- دُکھ - سُکھ اور اوداسین کی - البتہ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ دُکھ اوستھا پاپوں کا پھل ہے - اور سُکھ پُنیوں کا - مگر اوداسین اوستھا کسی پُن اور پاپ کے سبب نہیں ہے یعنی وہ اوستھا شُدھ اوستھا ہے *

سوال- دُکھ اور سُکھ اوستھا کے ہونیکا گیان تو ہر کسی کو ہو جاتا ہے - کیونکہ اسکا گیان ہونا نہایت آسان بات ہے - مگر اوداسین اوستھا کے ہونے کا گیان کیونکر ہو سکتا ہے ؟

جواب- دُکھ اور سُکھ دونوں اوستھاؤں کو وچار کرنے سے - کیونکہ بیرونی پدارتھوں میں بھی دُکھ اور سُکھ کی اوستھا پائی جاتی ہے - اور اندرونی میں بھی - مگر اِس موقعہ پر اندرونی طور پر جو دُکھ اور سُکھ پیدا ہوتے ہیں وہی قابل غور ہیں - اور وہ اسلئے کہ اوداسین میں دونوں کا ابھاؤ ہوتا ہے - اسلئے جب دونوں کا ابھاؤ ہوتا ہے تب اوداسین اوستھا ہوتی ہے *

سوال- ایسا ابھاؤ کب ہوتا ہے ؟

جواب- بعض اوقات جبکہ خیالات کثرت سے پیدا ہو جاتے ہیں - یعنی منوراج اسوقت کسی خیال کے پیدا ہو جانے سے دُکھ محسوس ہوتا ہے اور کسی سے سُکھ بھی - مگر جس وقت دکھ کا خیال بدل جاتا ہے اور اسکی بجائے دوسرا خیال پیدا نہیں ہُوا - یعنی جبتک کسی سُکھ کی سمرتی نہیں ہوئی تب تک جو اوستھا پائی جاتی ہے اسے اوداسین اوستھا کہتے ہیں - یعنی جب دُکھ سے رہت اوستھا ہوتی ہے اور وشے سُکھ کی سمرتی نہیں ہوتی اُسوقت

آدمی اپنے آپ میں آنند کو انبھو کرتا ہے۔ یعنی یہ جانتا ہے کہ میں سُکھی ہوں۔ اور اس آنند سے مراد نجانند کی ہے اور نجانند سے مراد او داسین کی گویا سطح وچارنے سے نجانند سُکھ کا گیان ہو جاتا ہے مگر وہ سُکھ بھی باسنانند سے جدا نہیں

سوال۔ اس میں کیا دلیل ہے کہ وہ سُکھ بھی باسنانند کی ذیل میں ہے؟

جواب۔ برہمانند سُکھ کی تعریف یہ ہے۔ کہ اس میں اہنکار نہیں ہوتا یعنی اسکی پراپتی ہونے سے یہ بیان نہیں ہوتا۔ کہ میں سُکھی ہوں۔ اسلئے نجانند سُکھ باسنانند سے جُدا نہیں ہے۔ **مثال**۔ جس طرح جل کے گھڑے کو ہاتھ لگانے سے گھڑا سرد معلوم ہوتا ہے۔ مگر وہ سردی گھڑے کی ذات میں نہیں ہوتی فقط جل کے سبب آئی ہوئی ہوتی ہے۔ اسیطرح سکھوپتی سے جب جاگرت اوستھا ہوتی ہے اُسوقت کی خاموشی جسکا اثر چند منٹ تک برابر رہتا ہے اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سکھوپتی آنند کی باسنا نے اس وقت طبیعت پر اپنا اثر ڈالا ہُوا ہوتا ہے ورنہ وہ آنند جاگرت سے نہیں آیا ہوتا۔ جیسا کہ گھڑے کی سردی جل بغیر گھڑے سے نہیں آئی ہوتی +

سوال۔ جس طرح گھڑے کی سردی سے جل کا گیان ہو جاتا ہے خاموشی کی حالت سے سکھوپتی کا سکھ ظاہر نہیں ہوتا۔ یعنی نجانند سُکھ کے بیان کرنے کے لئے خاموشی کی دلیل سے عمدہ سمجھ میں نہیں آیا۔ اسلئے اسے اور مفصل بیان کرو

جواب۔ خاموشی سے مراد کمی اہنکار کی ہے۔ اور جسقدر کمی اہنکار کی ہوتی ہے اسیقدر نجانند سُکھ کی زیادتی ہوتی ہے۔ گویا مطلب یہ ہے کہ جب اہنکار کی گتی نہایت سوکھشم ہو جائے تب نجانند سُکھ کی پراپتی ہو جاتی ہے +

سوال - گیا اہنکار کی سوکھشم گتی سے مراد سکھوپت اوستھا کی ہے ؟
جواب - نہیں - کیونکہ سکھوپتی میں اہنکار کی کمی نہیں - بلکہ اسکا ابھاؤ
ہوتا ہے - پس جس اوستھا میں اہنکار کا ابھاؤ ہوتا ہے اس اوستھا میں انسان
اپنی جسمانی طاقت سے بیٹھ کبھی نہیں سکتا - اسلئے اہنکار کی کمی سے مراد سمادھی
کی ہے اور اسکی تعریف یہ ہے کہ نہ اس وقت دوئی روپ جگت نظر آتا ہے اور
نہ نیند کی حالت ہوتی ہے - گویا اس اوستھا میں جس سکھ کا انبھو ہوتا ہے وہی
سکھ برہمانند سکھ ہے - اسکی تائید میں گیتا پرمان یعنی لکھا ہے کہ اے ارجن
جن لوگوں نے اپنے دل کو آہستہ آہستہ پدارتھوں سے روکنے کی عادت ڈال
لی ہے ایک روز اُن کا دل آپ سے ٹھہر جائیگا - چت کو پدارتھوں سے روکنے
کی مراد کمی اہنکار کی ہے - پس اس طرح کے ابھیاس سے جب چت استھت ہو
جاوے - وہ استھتی آتما میں استھتی ہوتی ہے - اسلئے ابھیاسی پُرش کے لئے
یہی واجب ہے کہ جب کسی اور بواعث سے چت باہر نکل جاوے - فوراً
اپنی ابھیاس سے پھر قایم کر لیوے - گویا جن کا انت ابھیاس اسیطرح سے
بنا ہوا ہے - اُن کو ہمیشہ برہمانند سکھ پراپت رہتا ہے +

برہمانند سکھ کی تعریف کیا ہے؟

جب برہمانند سکھ پراپت ہو جاتا ہے تب لذات محسوسات کی طرف دل
کبھی مائل نہیں ہوتا - یعنی تمام طرح کے پدارتھوں سے ہمیشہ کے لئے اپرامتا
حاصل ہو جاتی ہے - گویا جس اوستھا میں سوائے اپنے آپ کے اور کچھ

نظر ہی نہیں آتا۔ یعنی سوائے برہمانند سکھ کے اسے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ تب جاننا چاہیئے۔ کہ وہ پُرش برہمانند کی پراپتی سے اپنے کو آپ دیکھتا ہے۔ اور آپ ہی اسی آنند کو پراپت ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہ اپنی بدھی کے انوسار وہ اس امر کو تحقیق جان لیتا ہے کہ نہ اس آنند سے پرے کوئی اور آنند ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس لابھ سے پرے لابھ۔ گویا اس وقت اسکی اوستھا یہ ہوتی ہے کہ وہ فکروں کے حالات میں مبتلا ہو کر بھی کبھی بیچین نہیں ہوتا۔ اور نہ ایسے آنند کا کبھی تیاگ کرتا ہے۔ پس جیسے ایسے سکھ رُوپ اوستھا جسکی تعریف یہ ہے کہ اس میں دکھوں کا ابھاؤ ہو جاتا ہے پراپت ہونے لگ جائے۔ اسے ہی واجب ہے کہ وہاں سے دل کو کبھی نہ ہٹاوے۔ یجروید کی میتر شاکھا میں جہاں شاکیائین مُنی نے راجہ برہدرتھ کو سمادھی کا اوپدیش کیا ہے۔ اس سے بھی یہی تائید ہوتی ہے۔ یعنی برہمانند سکھ کی۔ جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مُنی کا اُپدیش یہ ہے۔ کہ اے راجہ جسطرح لکڑی بنا آگ اپنے کارن میں لین ہو جاتی ہے اسی طرح چیت بھی جب برتیوں کے بنا ہوتا ہے اپنے کارن یعنی ستوگُن میں لین ہو جاتا ہے۔ گویا اسوقت پُرش کی یہ بھاں ہوتی ہے۔ کہ وہ بھوگ پدارتھوں سے الگ رہتا ہے۔ اور پدارتھوں کو متھیا اور برہم کو ست جانتا ہے ۔

سوال۔ اس بیان میں اور اعتراض کوئی نہیں۔ مگر یہ اعتراض ضرور آتا ہے کہ کارج کے ناش کے لیئے کارن کا ناش ہونا چاہیے کہ کسی اور کا۔ یعنی دوئی رُوپ جگت جو اگیان کا کارج ہے اسکا ناش تب ہوگا جب اگیان کا ہوگا۔ یعنی یہ نہیں کہ اسکے ناش کے لیئے چیت کا نرودھ کیا جاوے؟

جواب۔ جگت اگرچہ اگیان کا کارج ہے۔ مگر اسطرح سے نہیں جیسا کہ آپ نے سمجھا ہے۔ کیونکہ چت کو چھوڑ کر جگت اگیان کا کارج نہیں۔ بلکہ یہ کہ چت اگیان کا کارج ہے اور جگت چت کا۔ اسی لئے جگت کو فقط منوماتر کہا گیا ہے۔ پس جب جگت کی کیفیت یہ ہے کہ وہ محض منوماتر ہے۔ یعنی ارادہ سے قایم ہے۔ اسکا ناش بھی تب تک نہیں ہوسکیگا جبتک ارادہ کو نہ روکا جاوے۔ یعنی چت کو شانت نہ کیا جاوے۔ اور جو اس اصول پر عمل نہیں کریگا اس کا نتیجہ کیا ہوگا فقط یہی کہ جس طرف دل کا دھیان زیادہ رہیگا دل اُسی کا رُوپ ہوجائیگا۔ پس سمجھنا چاہیئے۔ کہ جگت کی رچنا میں سوائے چت شکتی کے اور اس کا مُول کارن کوئی نہیں ہے۔ گویا جب یہ راز سمجھ میں آجاوے۔ جیسے ظاہر کردیا ہے تب اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ یعنی جب چت کو شدھ اور شانت کرلیا جاوے تب فوراً چت سے پُنوں اور پاپوں کا ناش ہوجاویگا۔ اور جب یہ حالت ہوگی۔ تب اپنے میں آپ قایم ہوکر آتم سُکھ کو جان لیگا۔ کیونکہ جب چت وشے پیدا ہونے کا خیال چھوڑ کر وشوں کی طرح آتما کی طرف ہوجاتا ہے تو پھر بلاشبہ پرش موکھش رُوپ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ بندھ اور موکھش کا کارن فقط من ہی ہوتا ہے ×

سوال۔ وہی من بندھ کا کارن اور وہی موکھش کا۔ اسلئے یہ بڑی اعتراض کی صورت ہے کہ من ایک ہو اور اسکے افعال دونوں ایسے ہوں جو ایک کی ضد ہیں دوسرا؟

جواب۔ من اپنے افعال سے دو قسم کا ہے۔ یعنی جب اس میں خواہشیں پیدا ہوتی ہیں من ناپاک ہوجاتا ہے۔ اور جب کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ پاک ہوجاتا ہے

گویا ایک قسم سے من شدھ ہے اور دوسری قسم سے اشدھ۔ پس شدھ من جب سمادھی میں استھت ہوتا ہے تب اس سکھ کی تعریف زبان سے ادا نہیں ہو سکتی۔ فقط اسی من سے۔ یعنی اس سکھ کو من آپ ہی جانتا ہے +

سوال۔ سمادھی کا حاصل ہونا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ پس جبتک وہ حاصل نہ ہو اس بات کا یقین ہونا کہ برہمانند سکھ کوئی ہے بھی یا نہیں دشوار امر سمجھنا چاہیئے

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ پل بھر کے لئے سمادھی کا لگنا مشکل امر نہیں ہوتا۔ اور اور اسی قدر عرصہ سے اس آنند کا انبھو بھی ہو سکتا ہے +

سوال۔ کیا وہ لوگ جن کو شروَن منن اور ندھیاسن سادھنوں کے ہونے پر بھی ان کی چت برتی ایکاگر نہیں ہوئی انہیں آتم سکھ پراپت ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب۔ وہ سب سے اوتم ادھیکاری ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسے پرش کا اعتقاد درست ہونا چاہیئے اور پرشارتھ بھی۔ اور پھر جب ایسا پرش ایک دفعہ بھی واسنا کے پنجہ سے نکل کر برہمانند سکھ کو حاصل کر لیوے آئندہ کے لئے نہ کبھی اس کا یقین خراب ہوتا ہے اور نہ اسکے کاروبار میں کوئی الجھن پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ تت وتیا پرش ہمیشہ اطمینان کیساتھ یعنی دھیرج میں رہکر اپنے آنند میں قایم رہتا ہے

سوال۔ دھیرج لفظ سے کیا مراد ہے ؟

جواب۔ جو شخص اپنے حواس ظاہری اور باطنی کو قابو میں رکھے۔ اسی کو دھیرج وان کہتے ہیں۔ اور وہی پرمانند کی پراپتی کے لئے ہمیشہ آتم کے وچار میں قایم رہ سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ گویا ایسا پرش جب اپنے کاروبار سے فراغت پاکر آرام کو حاصل کرے وہ اپنے آپکو اسطرح جانتا ہے جسطرح کوئی سر سے بوجھ اتار کر

آرام کو دیکھتا ہے۔ گویا تت وتیا پُرش دکھوں اور سکھوں کی موجودگی ہیں اسطرح سے آزاد رہتا ہے جیسا کہ اود اسین اوستھا ہے +

سوال - اود اسین کے معنی لاپرواہ کے ہیں۔ اسلئے دکھوں سے تو ہر کوئی متنفر رہتا ہے۔ مگر سُکھوں کی موجودگی ہیں لاپرواہی کا ہونا کیوں ہوتا ہے؟

جواب - جو سُکھ لذات محسوسات کے سبب حاصل ہوتا ہے گیانی کے نزدیک وہ سُکھ آتم سُکھ کی ضد ہے۔ اسلئے اُسکی مطلق خواہش نہیں ہوتی۔ اور جبتک کسی چیز کی دل میں خواہش نہو اس سے ہمیشہ لاپرواہی ہوتی ہے۔ بلکہ گیانی تو لذات محسوسات سے اسطرح بے پرواہ ہوتا ہے جیسا کہ موت کی حالت سے تہوڑی دیر پہلے کسی کو اپنے بناؤ سنگار کی ضرورت نہیں رہتی +

سوال - اگر بغیر کسی قسم کی کوشش کے کوئی وشے سُکھ حاصل ہو جائے تو کیا گیانی کو اسکی بہی خواہش نہیں ہوتی؟

جواب - بغیر خواہش کے اگر کوئی پدارتھ حاصل ہو جائے تو گیانی کو اس کا استعمال ضرور ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ اس کے استعمال سے وہ اپنے سروپ کو بھول جاوے۔ کیونکہ جب اسکی برتی کسی وشے سُکھ کو قبول کرتی ہے فوراً وہاں سے ہٹکر سروپ کی طرف چلی جاتی ہے۔ جیسا کہ کوّے کی ایک آنکھ دونوں طرف چلی جاتی ہے +

سوال - وشے سُکھ کے ملنے سے برتی دونوں طرف چلی جاتی ہے یعنی وشے سُکھ میں بہی اور آتم سُکھ میں بہی۔ مگر جب کسی وشے سے دُکھ پراپت ہوتا ہے۔ پھر آتم سُکھ کا گیان کس طرح ہوتا ہے؟

جواب۔ تب بھی دونوں کا گیان ہوتا ہے۔ جیساکہ دھوپ کی سخت گرمی کے سبب پانی کے حوض میں کھڑا ہونے سے جسقدر جسم پانی میں رہتا ہے اس کے سرد ہونیکا اور جسقدر پانی کے اُوپر ہوتا ہے اُسکے گرم ہونیکا دونوں کا گیان ہوتا ہے۔ اسی طرح آتم سُکھ اور وشئے دُکھ کا بھی۔ گویانت وتیا پُرش ہر حال اور ہر اوستھا میں برہمانند سکھ کو پراپت رہتا ہے۔ یعنی سکھوپت کے بعد جب جاگرت ہوتی ہے۔ اسے تب بھی سُکھ ہوتا ہے۔ اور پھر جب سوپن میں جاتا ہے تب بھی کیونکہ جاگرت کی باسنا سوپن میں چلی جاتی ہیں +

سوال۔ سوپن کبھی ایک قسم کا نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ یقین کبھی نہیں ہوتا۔ کہ جاگرت کی باسنا سوپن میں چلی جاتی ہیں؟

جواب۔ باسنا تو جاگرت کی ہوتی ہیں۔ مگر ان کی صورت کے تغیر وتبدل ہونے کا کارن اودیا ہوتی ہے۔ جو باسنا کے ہمراہ شامل ہو جاتی ہے۔ اس لئے سوپن اوستھا بانند باغل کے ہوتی ہے۔ برہمانند گرنتھ جس میں تت وتیا کو آنند کا ہونا اس طرح بیان کیا گیا ہے جیساکہ پرتکھش ۳۴ شلوک میں سماپت ہُوا +

دوسرے ادھیائے میں آتمانند کا بیان

سوال۔ برہمانند سکھوپتی میں اور باسنانند جاگرت ہونے کے وقت ہر کسی کو حاصل ہو جاتا ہے جیساکہ آپ نے بیان کیا۔ مگر نجانند سکھ کی بابت جو سوائے تت وتیا کے کسی اور کو حاصل نہیں ہوتا یہ جاننے کی ضرورت بہت ہے۔ کہ اسکے جانے بغیر اگیانیوں کا کیا احوال ہوگا؟

جواب۔ اسکا جواب تو صاف ظاہر ہے۔ یعنی وہ اگیانی اپنے کرموں انوسار بار بار پیدا ہوکر مرتیو کو پراپت ہوتے رہینگے ؛

سوال۔ آپ اپنی دیا درشٹی کے ساتھہ کوئی ایسا اوپاؤ بیان کرو جس سے اُن لوگوں کا بھی بھلا ہو سکے؟

جواب۔ اگیانی دو قسم کے ہیں۔ ایک مہا مورکھ اور دوسرے جگیاسو۔ اسلیئے آپ دونوں میں سے کس قسم کے اگیانی کے لیئے موکھش کا اوپائے پوچھتے ہیں ؛

سوال۔ دونوں کے لیئے؟

جواب۔ جگیاسو دو قسم کا ہوتا ہے ایک اعلیٰ اور دوسرا ادنیٰ۔ اسلیئے موکھش کا اُپدیش ان دونوں کے لیئے —— ہوسکتا ہے مگر مہا مورکھوں کی لیئے نہیں۔ کیونکہ ان کو سوائے کرم اور اوپاشنا کے اور کوئی ادہکار نہیں ہے ؛

سوال۔ جس طرح مہان مُورکھ کو آتم اُپدیش کا ادہکار نہیں۔ اسی طرح ادنے جگیاسو کو بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر کیا آپ نے جو کچھہ بیان کیا ہے اسکی تائید کسی پرمان دوارا بھی پائی جاتی ہے؟

جواب۔ بیشک۔ مثلاً شاستر میں استری کو ادنیٰ ادہکاری بتلایا گیا ہے۔ اور اسکی بابت برہ داری اوپنشد میں اس طرح سے لکھا ہے۔ کہ یاگولک نے میتری کو جو اسکی استری ہی تھی نجانند سکھہ کا گیان کرانے کے لیئے اسطرح سے اُپدیش کیا تھا کہ برہمانڈ بھر میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اپنے آپ کے لیئے پیاری نہ ہو یعنی جب کوئی چیز پیاری ہوگی وہ اپنے آپ کے لیئے پیاری ہوگی نہ کہ اپنا آپ کسی غیر چیز کے لیئے۔ مثلاً پتی کو استری اور باپ کو بیٹا یا استری کو پتی اور بیٹے کو

باپ کے ساتھہ جو پیار نظر آتا ہے وہ سب اپنے لئے ہے نہ کہ یہ بات کہ پتی کا پیار استری کے لئے ہے اور اپنے لئے نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح تمام مداہنوں میں جہانتک دیکھوگے یہی اصول ثابت ہوگا۔ یعنی ہر چیز اپنے آپ کے لئے پیاری ہے۔ بلکہ جسقدر اس مضمون کی شرح زیادہ کیجاوے اسی قدر اور زیادہ سمجھہ میں آ سکتا ہے۔ اسلئے اسے نہایت غور سے دیکھنا چاہیئے۔ مثلاً اگر عورت کا پیار خاوند کے لئے ہوتا تو بصورت حاملہ یا بیمار ہونے کے بھی اسکا پیار برابر بنا رہتا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ ایسا ہی خاوند بصورت بیماری عورت کیساتھہ محبت نہیں کرتا۔ دوسری مثال میں باپ اور بیٹے کا ذکر ہے۔ یعنی جب کوئی آدمی اپنے شیرخوار بچہ کا بغرض محبت بوسہ لیتا ہے بچہ اس وقت اسکی ڈاڑھی کے بالوں سے تکلیف کو محسوس کر کے چلّانے لگ جاتا ہے۔ پس اگر وہ پیار بچہ کی خاطر ہوتا بچہ کبھی نہ چلّاتا ✤

سوال۔ ضروری ضروری کوئی اور ایسی مثالوں کا بھی بیان ہونا چاہیئے جس سے تمام کائنات کے اندر جہانتک غور کریں اصول ایک ہی ثابت ہو؟

جواب۔ ایک مثال تو یہ ہے کہ جس شخص کے پاس جواہرات موجود ہوتے ہیں وہ اُن کی حفاظت کے لئے کیا کچھہ نہیں کرتا۔ یعنی عمدہ اور صاف رومالوں میں لپیٹ کر پھر اسے نفیس ڈبے میں رکھدیتا ہے۔ مگر کیا یہ اُلفت جو ہم دیکھتے ہیں جواہرات کی خاطر ہوتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ فقط اسکے اپنے آپ کے لئے ہے۔ دوسری مثال میں حیوانات کو دیکھہ لو۔ مثلاً زمیندار لوگ جو بیلوں سے ساتھہ پیار رکھتے ہیں۔ اگر وہ پیار دراصل بیلوں کے لئے ہوتا بیل ہلون کے

نیچے کبھی نہ ہوتے۔ تیسری مثال میں دیوتاؤں کا پوجن دیکھنا چاہیئے۔ مثلاً جو
لوگ بشن کے اُپاشک ہیں وہ بشن کی خاطر نہیں۔ اور جو برہما کے اوپاشک ہیں
وہ برہما کی خاطر نہیں۔ غرض دیو اوپاشنا تو درکنار راجہ کی خدمت راجہ کی خاطر
نہیں۔ اور برہمن کی خدمت برہمن کے لئے نہیں۔ حتیّٰ کہ ویدوں کی تعلیم ویدوں
کے لئے نہیں وغیرہ وغیرہ +

سوال۔ اپنے آپ سے مراد آتما کی ہے۔ اسلئے آتما کے ساتھہ پیار کرنے کے
لئے سب سے اوّل یہ جاننا چاہیئے۔ کہ پیار کی تعریف کیا ہے۔ مثلاً ہمنے جو پیار
کی تعریف کو سوچا ہے وہ چار طرح ہے۔ یعنی (۱) راگ (۲) شردہا (۳) بھگتی
اور (۴) کسی چیز کی خواہش۔ اب آپکو یہ بتانا چاہیئے کہ آتما کے پیار کے لئے
مذکورہ بالا تعریف سے کس کو زیادہ ترجیح ہے؟

جواب۔ کسی کو بھی نہیں۔ کیونکہ ان میں اعتراض دیکھے جاتے ہیں۔ مثلاً راگ
کا لفظ بیٹا اور استری کے لیئے اور شردہا کرموں کے لئے اور بھگتی گورو
اور دیوتا کے لئے۔ اور خواہش اس شے کے لئے جو پہلے حاصل نہ ہو۔ اب ان
میں اعتراض یہ ہے کہ ہر ایک لفظ موقعہ موقعہ کے لحاظ سے مخصوص ہے۔
مثلاً جہاں کہیں یگ ہوگا وہاں یہ کوئی بیان نہیں کریگا کہ مجھے یگ اور کرموں
سے بہت راگ بنا رہتا ہے۔ پس راگ کا لفظ سنتان کے لئے اور استری کے
لئے مخصوص ہے۔ دوسرا لفظ شردہا ہے۔ اب اسکے متعلق بھی وہی اعتراض
ہے۔ یعنی اس طرح سے کبھی کوئی نہیں کہے گا۔ کہ بیٹا اور استری کے لئے میری
بڑی شردہا ہے۔ اسلئے شردہا کا لفظ بھی یگ اور کرموں کے لئے مخصوص ہے۔

تیسری بھگتی ہے۔ اسکی بابت بھی یہی اعتراض ہے۔ یعنی اس طرح سے کبھی کسی
نے نہیں کہا کہ مجھے اپنی سنتان کیسا تھ بہت بڑی بھگتی ہے۔ پس بھگتی کا لفظ
بھی گوروا اور دیوتاؤں کے لئے مخصوص ہے۔ اور (۴) اچھا ہے۔ اور وہ بھی فقط
اُس چیز کے لئے جو پراپت نہیں ہے۔ گویا جو جو لفظ موقعہ کے لحاظ سے مخصوص ہیں
اس سے پیار کی تعریف کبھی نہیں ہوتی۔ پس اس بات کے جاننے کے لئے۔ کہ اپنا
آپ اتی پیارا ہے فقط ایک ہی ذریعہ ہے۔ یعنی ستوگن کی برتی +

سوال۔ آتما آتی پیارا ثابت نہیں ہوتا۔ یعنی سکھ سروپ البتہ اس طرح بیان کرنا چاہیئے
کہ وہ بھی سُکھ کا سادھن ہے۔ جیسا کہ انّ اور جل؟

جواب۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ انّ اور جل بذات خود سُکھ نہیں۔ مگر سُکھ
دینے کا سادھن اور اُن سے جو سُکھ حاصل ہوتا ہے وہ سوائے آتما کے اور کسی کو
نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر آتما کو بھی سُکھ کا سادھن مان لیا جاوے تو پھر اسکا کوئی
جواب نہیں ملیگا۔ کہ وہ سادھن کس کے لئے سُکھ کا سادھن ہے۔ پس جب
یہ بات سمجھ میں آجاوے تب جاننا چاہیئے کہ تمام وشے پدارتھ جن میں سُکھ دکھائی
دیتا ہے وہ پیارے اور آتما اتی پیارا ہے۔ کیونکہ جب آتما کسی چیز کے لئے پیارا
نہیں تو آتما آپ ہی پریم روپ ہے۔ بلکہ وشے پدارتھوں کے مقابلہ میں جہانتک
گرہن اور تیاگ کی صورت پائی جاتی ہے۔ آتما اس سے مبرّا ہے۔ یعنی آتما میں
گرہن اور تیاگ نہیں ہے۔ گرہن اور تیاگ کی تعریف یہ ہے۔ جیسا کہ کھانا کھانے
کے وقت ایک کے بعد دوسرا کھانے کی خواہش ہو جائے۔ تب پہلے کھانے کا تیاگ
اور دوسرے کا گرہن کہا جاویگا +

سوال - گرہن اور تیاگ کی تعریف کو ہمنے اس طرح سے سمجھا ہے۔ مثلاً جس شے کے دیکھنے سے دل میں اسکے حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ اسکی نسبت یہ کہا جائیگا کہ ہمنے اسے قبول کر لیا ہے۔ یعنی گرہن۔ اور جسے دیکھکر اسکے حاصل کرنے سے تکلیف محسوس ہو۔ اسکی نسبت دل سے تیاگ ہوتا ہے۔ مگر کئی چیزیں ایسی قسم کی بھی دیکھنے میں آجاتی ہیں جنکی نسبت نہ گرہن کرنیکا خیال پیدا ہوتا ہی اور نہ تیاگ کا۔ گویا اُن کی طرف سے دل میں کچھہ بھی قدر نہیں ہوتی۔ کیا آتما بھی جس میں نہ گرہن ہوتا ہے اور نہ تیاگ۔ اسی قسم میں سے ہے؟ یعنی وہ کسی طرح بھی قدر اور دھیان کے لایق نہیں؟

جواب - کوئی پدارتھ خواہ وہ گرہن کے لایق ہو خواہ تیاگ کے اور خواہ گرہن تیاگ کی صفت سے الگ۔ وہ پدارتھ اپنے آپ سے جدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر جدا نہ ہو تو اس کا گرہن کیا اور تیاگ کیا۔ مگر آتما جس میں گرہن اور تیاگ دونوں نہیں۔ اگر اسکی بھی یہی تعریف ہو جائے کہ اسکی طرف دھیان تک دینے کی ضرورت نہیں تو یہ خیال جو آتما سے الگ پیدا ہوتا ہے کہ آتما یعنی اپنا آپ کسی قدر کے لایق نہیں وہ کیسے ہوتا ہے۔ پس جاننا چاہیئے۔ کہ جہاں گرہن اور تیاگ کا خیال چھوڑنے کی ضرورت ہے وہ آتما اپنے میں آپ موجود ہے۔

سوال - اگر گرہن اور تیاگ دونوں آتما کے بیچ نہ ہوتے تو بیماری یا غصہ کی حالت میں اپنے آپ کے تیاگ کی جو کبھی کبھی خواہش پیدا ہو جاتی ہے کسی کو نہ ہوتی بلکہ بعض اوقات اپنے آپ کے تیاگ دینے کا ارادہ ایسا مضبوط ہوتا ہے۔ کہ زندہ رہنے سے موت بہتر معلوم ہوتی ہے؟

جواب۔ پھر سوائے اسکے کہ انسان کو اپنے آپ سے بہت پیار ہے اور کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ یعنی جب انسان کو بباعث بیماری جسم کے نہایت تکلیف معلوم ہوتی ہے تب اسکا یہ ارادہ ہوتا ہے کہ کسی طرح میں اس تکلیف سے بچ جاؤں۔ گویا اس وقت جو تیاگ ہوتا ہے وہ جسم کا ہوتا ہے نہ کہ آتما کا۔ پس اس سے بھی ظاہر ہے کہ اپنا آپ حد سے زیادہ پیارا ہے ⁂

سوال۔ کوئی ایسی دلیل بیان کرو جس سے ظاہر ہو جائے کہ پدارتھ پیارے ہیں اور آتما الیٰ پیارا؟

جواب۔ اس میں انسان کا اپنا انبھو آپ ہی دلیل ہے۔ کیونکہ کوئی بھی ایسا انسان نظر نہیں آتا جسکے دل میں اپنے ناش کی بھی کبھی خواہش رہتی ہو۔ بلکہ لذات محسوسات سے جو الفت ہوتی ہے اس کا کارن بھی یہی ہے کہ اپنا آپ الیٰ پیارا ہے۔ یعنی اگر اپنا آپ پیارا نہ ہوتا پدارتھ کبھی پیارے نہ ہوتے۔ جیسا کہ بیٹے کا دوست پیارا اور بیٹا الیٰ پیارا ہوتا ہے۔ بالفرض اگر بیٹا پیارا نہ ہو اسکا دوست کب پیارا ہو سکتا ہے۔ شرتی پرمانوں کے دیکھنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اپنا آپ الیٰ پیارا ہے۔ البتہ جو لوگ مدعا فہم نہیں ہوتے ان کو بعض شرتیوں کے دیکھنے سے یہ مغالطہ ضرور ہو جاتا ہے کہ اپنا آپ اپنے لئے پیارا نہیں بلکہ استری کے واسطے اور بیٹی کے واسطے پیارا ہے ⁂

سوال۔ اُن شرتیوں کا ذکر ہونا چاہئے جن کے دیکھنے سے مغالطہ ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ایک شرتی میں بیٹے کو مکھ آتما لکھا ہے اور دوسری میں یہ کہ جسکے گھر میں اولاد ہوتی ہے اسی کا منش لوک سپھل ہوتا ہے۔ شرتی اول کو دیکھکر جو مغالطہ ہوتا ہے

وہ یہ ہے کہ آتما ہی بیٹا ہو جاتا ہے۔ پس جب بیٹا باپ کی بجائے ہو کر کاروبار چلانے لگ جائے باپ کے دل میں نہایت آنند اور اطمینان ہو جاتا ہے۔ اور جسکے گھر میں اولاد نہیں ہوتی اسکی نسبت ہر کوئی یہی خیال کرتا ہے۔ کہ اسکا مال و اسباب اکارتھ جائیگا۔ پس جب اس قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں تب پتا اور پوت کی آتما ایک سمجھی جاتی ہے۔ یعنی پتا کی آتما پوت کے لئے پیاری خیال ہوتی ہے۔ اور شرتی دوم کی نسبت یہ رائے ہوتی ہے کہ انسان جب قریب المرگ ہوتا ہے سوائے اسکے کہ وہ اپنے بیٹے کو ضروری ہدایتیں بتلا دیوے اور اسے کسی طرح تسلی نہیں ہوتی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اسے اپنی آتما جانتا ہے +

سوال۔ ان میں کوئی دلیل بھی ایسی نہیں جو نامعقول ہو۔ پھر یہ کس طرح سے جان سکتے ہیں کہ انہیں مدعا فہمی نہیں ہوتی ؟

جواب۔ آتما ایک ہے۔ مگر اس میں گون آتما متھیا آتما۔ اور مکھیہ آتما تین طرح کا بھید پایا جاتا ہے اسلئے جبتک اسکا گیان نہ ہو مغالطہ دور نہیں ہوتا۔ گون آتما کی نسبت جو مغالطہ ہے اسکی مثال۔ یعنی جب کوئی شخص کسی انسان کی بہادری دیکھکر یہ تعریف کرے کہ تم بڑے شیر مرد ہو اس سے وہ شیر نہیں سمجھا جاتا مگر شیر جیسی بہادری۔ پس اگر کوئی اسکے معنی شیر کے نکال لیوے تو یہی مغالطہ ہے۔ متھیا آتما کی مثال۔ پانچوں کوشوں میں سے کسی ایک کوش کو آتما جان لینا جیسا کہ اندھیری رات میں لکڑی کے ٹھیلے کو دیکھکر چور کا مغالطہ ہو جائے۔ مکھیہ آتما سے مراد بیاپک روپ آتما کی ہی ہے۔

سوال۔ کیا گون۔ متھیا اور مکھیہ آتما کے اقوال کا الگ الگ گیان ہو سکتا ہے جس سے ان کی حقیقت معلوم ہو جاوے ؟

جواب - ہو سکتا ہے - کیونکہ گون آتما سے مراد بیٹا کی ہے - اور متھیا سے سوکھشم استھول جسم کی اور مکھ سے مراد برہم کی ہے - گویا جن کی او ستھا میں بھید ہے انکے افعال میں کیوں بھید نہ ہو - مثلاً جب کسی انسان کی موت کا وقت نزدیک ہوتا ہے اسوقت گھر کا مال و اسباب حوالہ کرنیکے لئے سوائے گون آتما کے نہ متھیا آتما کام آسکتا ہے اور نہ مکھ آتما - اور جب جسم کو کسی قسم کی بیماری ہو جائے اُسوقت دوائی پلانے کی ضرورت کے لئے سوائے متھیا آتما کے نہ گون آتما کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ مکھ آتما کی - اسی طرح سورگ لوک کی خواہش پوری کرنے کے لئے تپ اور سادھنا کرنے کا کام بھی متھیا آتما کے متعلق ہے - یعنی سوکھشم شریر کے اور جب گورو اور شاستر پر کامل یقین ہو جانے کے سبب پُرش اپنے اندر دل کو روک روک کر شرون منن اور ندھاسن سادھنوں میں اپنا ابھیاس زیادہ کرلیتا ہے - تب اسے اس بات کا گیان ہو جاتا ہے کہ میں آپ ہی برہم کا رُوپ ہوں - گویا اس گیان کے لئے نہ متھیا آتما کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ گون آتما کی - جیسا کہ برہاپتی نام یگ میں سوائے برہمن کے اور راجسو میں سوائے کھشتری کے اور سوم یگ میں سوائے ویش کے اور کسی کو ادھکار نہیں ہے - اسی طرح گون - متھیا اور مکھ آتما میں تمیز پائی جاتی ہے - یعنی موقعہ کے لحاظ سے ایک کے کام میں دوسرے کو دخل نہیں - مگر بغور دیکھا جاوے تو یہ امر صاف روشن ہو جائیگا کہ جن جن پداراتھوں میں گون آتما کو محبت ہنی رہتی ہے وہ محبت بھی اور جہاں جہاں متھیا آتما کی محبت پائی جاتی ہے وہ محبت بھی مکھ آتما کے لئے ہے نہ کہ گون کی گون کے لئے اور متھیا کی متھیا کے لئے گویا اس طرح سے جب

سمجھہ میں آجاوے تو تسری کے تات پرج میں کبھی مغالطہ نہیں رہتا۔ بلکہ اچھی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ جو جو پدارتھہ آتما کے لئے پیارے ہیں۔ وہ پیارے اور آتما الی پیارا ہے۔ اور جو آتما کے لئے نہیں وہ بھی دو قسم کے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی غور سے بچارنا چاہئے۔ قسم اول کو اپیکش اور دوسری کو دویش کہتے ہیں اوپیکش وہ پدارتھہ کہلاتے ہیں جنکے حاصل ہونے سے نہ کوئی تکلیف معلوم ہوتی ہے اور نہ آرام اور دویش سے تکلیف۔ جیسا کہ سانپ۔ شیر وغیرہ وغیرہ۔

سوال۔ کیا جو پدارتھہ اوپیکش اور دویش ہوکر دکھائی دیتے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے اسی طرح دکہائی دیتے ہیں یا کبھی پیارے بھی ہوجاتے ہیں؟

جواب۔ سوائے آتما کے کوئی پدارتھہ بھی ایسا نہیں ہے جو ایک اصول پر قایم رہ سکے۔ مثلاً شیر جو دویش قسم میں سے ہے وہ اس وقت دویش والا ہوتا ہے جب مارنے کو چلا آوے مگر جب وہ ہٹکر واپس چلا جاوے پھر اُس سے کوئی کام نہیں رہتا۔ اسلئے وہی اوپیکش ہوجاتا ہے۔ اور جب کسی طرح قابو میں آجاوے بطور تماشا کے وہی پیارا ہوجاتا ہے۔ گویا ہر ایک پدارتھہ تینوں حالتوں میں تبدیل ہوجاتا ہے*

سوال۔ اگر ایک ہی پدارتھہ میں کبھی کچھہ اور کبھی کچھہ ہوجاتا ہے کیا اس سے کاروبار کے متعلق کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی؟

جواب۔ نہیں۔ البتہ اس صورت میں خرابی اور بد انتظامی ضرور ہوتی۔ جبکہ کوئی دویش والا پدارتھہ جب ایک انسان کی نظر میں اوپیکش ہوجانے کے سبب سب کی نظروں میں اوپیکش ہوجاتا۔ یا جب ایک کی نظر میں

پیارا ہو جانے کے سبب تمام کی نظروں میں پیارا ہو جائے۔ مگر ویسا نہیں ہوتا
پس پدارتھوں کی حقیقت کو جان کر خواہ وہ پیارے ہوں یا اپیکھش ہوں۔
اس سے نتیجہ یہ نکالنا چاہیئے۔ کہ آتما سب سے زیادہ نزدیک ہے۔ اور اتی
پیارا اور سب کا ساکھشی ہے +

سوال۔ اس بات کے جاننے کے لئے کہ آتما سب کے نزدیک اور سب کا
ساکھشی ہے کس طرح وچار ہونی چاہیئے؟

جواب۔ پانچوں کوشوں کے وچار کرنے سے یہ گیان ہو جاتا ہے کہ آتما کوشوں
سے الگ ہے اور اوستھاؤں کے وچار کرنے سے یہ گیان ہو جاتا ہے کہ جو
جاگرت اوستھا کا ساکھشی ہے وہی سپن اور سکھوپتی کا ہے۔ پس اسطرح
وچار کرنے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ وہی سب کا پرکاشک ہے اور وہی سب
کا ساکھشی ہے +

سوال۔ ساکھشی کا وچار تو ہو چکا مگر اب یہ سناؤ۔ کہ آتما کے نزدیک کیا کیا
ہے اور دور کیا کیا؟

جواب۔ جو جو پدارتھ آتما کے لئے پیارے زیادہ ہیں وہی نزدیک زیادہ
ہیں۔ اور جن میں پیار کم ہے وہی دور زیادہ ہیں۔ مثلاً ہر کوئی جانتا ہے
کہ دولت سے بیٹا زیادہ پیارا ہے۔ اور بیٹا سے جسم اور جسم سے اندریے
اور اندروں سے پران زیادہ پیارے ہیں اور پرانوں سے اپنا آپ
پس اپنے آپ سے زیادہ اور کوئی پیارا نہیں ہے۔ اسلئے اپنا آپ ہی
آتما ہے۔ شرتی میں بھی یہی لکھا ہے کہ جو سب سے زیادہ پیارا ہے وہی آتما ہی

سوال۔ جو لوگ آتما کی حقیقت سے جاہل ہیں وہی اگیانی کہلاتے ہیں مگر اگیانی بھی دو قسم کے ہیں۔ کیونکہ بعضوں کے دل میں آتما کے جاننے کی خواہش بنی رہتی ہے۔ اور بعضوں کے دل میں محض ضد۔ خواہ اُن کی سمجھ اس لایق کیوں نہ ہو کہ وہ کسی بات سے قایل کئے جاویں۔ پس سوال یہ ہے کہ قسم دیگر کو بھی کبھی گیان ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ گیان ہونا تو درکنار تتت وتیا لوگ جب ان کی طرف دیکھتے ہیں انہیں اس طرح سے بد دعا دیتے ہیں کہ وہ جن دولت اور بیٹا وغیرہ جنکو تم نہایت عزیز اور اپنی آتما جانتے ہو وہی ایک روز تمہارے لئے باعث مصیبت ہو جائینگے۔ اور ان اگیانیوں کے دل میں جو آتما کے متلاشی ہیں اسی بد دعا سے بہت کچھہ لابھ حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی بیٹا وغیرہ جنکو وہ نہایت عزیز جانتے تھے ان کو یہ عقل ہو جاتی ہے کہ اُن میں کچھہ بھی سکھہ اور سار نہیں ہے بلکہ کئی طرح کے دوش ملے ہوئے ہیں ۔

سوال۔ کیا کیا دوش سمجھے جاتے ہیں؟

جواب۔ کامنا کوئی ہو دکھہ کا کارن ہے۔ اگیانی پرش جب کسی مہا پرش کی صحبت اختیار کر کے ان کے وچنوں کو وچارتے ہیں تب اُن کو بھی ویسا ہی بودھ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ گیانی کو خود ہوتا ہے۔ مثلاً سب سے اوّل بیٹے کی کامنا کے لئے دل میں یہ فکر پیدا ہوتا ہے۔ کہ حمل کب ہوگا۔ اور اسکے لئے کیا کیا اوپائے درکار ہیں۔ بالفرض یہ فکر دور ہو جائے۔ پھر حمل کی حفاظت کا فکر اور ساتھہ ہی یہ فکر کہ کسی طرح بیٹا پیدا ہو۔ اس فکر

کے دور ہونے پر یہ فکر پیدا ہوگا کہ اسکی گرہ کنڈلی اچھی ہے یا ناقص۔ پھر اسکے بیمار ہونے کے وقت فکر اسکے علاوہ یہ فکر کہ اسے علم حاصل کرنیکا کیوں شوق نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر اسکے بڑا ہو جانے پر وہ عقلمند نہ نکلے تب بھی کچھ کم فکر نہیں ہوتا۔ اور اگر اسکی شادی نہ ہو سکے تو اسکی تلاش میں بھی دن رات فکر بنا رہتا ہے۔ غرض ایک بیٹے کی کامنا کا دل میں رہنا سینکڑوں مصیبتوں کا باعث ہے۔ اس طرح وچار کرتے کرتے جوں جوں دل سے کامنا کی کمی ہوتی ہے آتم وچار میں دل قایم ہونے لگ جاتا ہے۔ اور اُن اگیانیوں کی لئے جو ہمیشہ مند اور ہٹ سے بھرے رہتے ہیں ان کی تمام آیو برباد ہو جاتی ہے۔ بلکہ تت وتیا پرش سے عیلحدہ بھاؤنا ہو کر آتم وچار حاصل کرنے کی بجائے اسکے ساتھ دویش رکھنا اور اپنے زبان سے نکلے ہوئے کلام کی پیروی کرنا یا جو کچھ اسکے دل میں سما جائے اسکے برعکس خیالات کو بُرا جاننا وغیرہ وغیرہ اسکی عادات میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسلئے یہ جاننا چاہئے کہ بلا شبہ وہ لوگ نرک میں جانے کے مستحق ہو جاتے ہیں ✢

سوال۔ اس قسم کے خیالات سے کہ جو جو پدارتھ آتما کے لئے پیارے زیادہ ہیں وہ اسکے نزدیک کبھی زیادہ ہیں اس سے حاصل کیا ہے۔ اور پھر یہ کہ پدارتھوں میں جو دوش بھرے ہوئے ہیں اُن کو وچارنا چاہئے اس سے لابھ کیا؟

جواب۔ جب اس آ...ا کی تمیز پیدا ہو جائے کہ اعلےٰ سے اعلےٰ پدارتھوں میں جو جو سُکھ زیادہ پائے جاتے ہیں وہ سب آتما کے لئے ہیں۔ مثلاً کوئی

انسان جو اپنی ادنیٰ حالت سے روئے زمین کا بادشاہ بن جاوے اور پھر اس حالت سے برہم لوک تک ترقی کر جاوے۔ غور کرنا چاہیئے۔ کہ جوں جوں وہ پدارتھوں کے حاصل ہونے سے یہ خیال کریگا کہ ایک سے ایک پدارتھ میں زیادہ سُکھ کا ہونا پایا جاتا ہے۔ وچارنے سے اس بات کا بھی اُسے آپ ہی گیان ہو جائیگا کہ آتما ان سب سے پیارا ہے۔ کیونکہ وہ تمام سُکھ آتما کے لئے ہیں پس جب ان کے دوشوں کو وچاریگا تب اسے یہ گیان ہو جائیگا۔ کہ ہر حال میں آتما پرم آنند رُوپ ہے۔ اور یہی اسکے لئے پرم لابھ ہے +

سوال۔ آتما آنند رُوپ ہے اور چیتن رُوپ بھی مگر چیتن ستا ہر انتہ کرن سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور آنند ستا تمام طور پر ظاہر نہیں ہے۔ اسلئے اس کا کارن کیا ہے؟

جواب۔ پرکاش دیپک کے دیکھنے سے یہ اعتراض دُور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں گرمی بھی ہوتی ہے۔ اور پرکاش بھی۔ مگر پرکاش دُور تک پھیل جاتا ہے اور گرمی اسکے نزدیک رہتی ہے۔ اسی طرح آتما میں بھی اگر چیتن ستا کی طرح آنند ستا کا ظہور نہیں ہوتا۔ تو اس سے یہ نہیں جاننا چاہیئے کہ آتما سُکھ رُوپ نہیں ہے +

سوال۔ اس مثال سے شک رفع نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب چیتن اور آنند دونوں میں جدائیگی نہیں ہے تو پھر یہ خیال کرنا کہ چت کی برتی دوارا چیتن ستا کا گیان ہو جائے۔ اور آنند کا نہ ہونا ممکن بات ہے؟

جواب۔ دوسری مثال پر غور کرو۔ انب میں چار گن پائے جاتے ہیں یعنی

روپ - رس - گندھ اور سپرش - مگر جب ہم آنکھ کے ذریعہ انب کی شکل کو دیکھتے ہیں تو چت کی برتی میں انب کے روپ کا گیان ہو جاتا ہے - تب کیا اُس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انب میں باقی کوئی بھی گن نہیں ہے ÷

سوال - انب جس میں چاروں گنوں کا اجتماع ہے وہ گن اپنی صفات سے ایک نہیں ہیں - یعنی روپ اور گن ہے اور رس کوئی اور - مگر چیتن اور آنند اور نہیں ہے یعنی جو چیتن ہے وہی آنند ہے - اسلئے اس میں ایک گن کا گیان ہو اور ایک کا نہو آپ سے آپ اعتراض کی وجہ بنجاتی ہے؟

جواب - آپ چیتن اور آنند کو جو ایک روپ جانتے ہیں کیا اس بات کو آپ نے تحقیق کر لیا ہے - کہ یہ دونوں گن فقط ساکھشی آتما میں ہیں - یا ساکھشی اور چت برتی دونوں میں ÷

سوال - اسکی بابت مجھے کوئی علم نہیں آپ کے سمجھا دینے سے ظاہر ہو جائیگا؟

جواب - دونوں میں - کیونکہ جس طرح ایک انب میں چار گنوں کے اجتماع کے سبب ہی انب ایک روپ ہو کر پایا جاتا ہے اسی طرح ساکھشی آتما میں چیتن اور آنند دونوں کا ملاپ ہے اور وہ ایک روپ ہو کر پایا جاتا ہے اور اس کے گیان ہونے کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جس طرح انب کے گنوں کا الگ الگ گیان ہو سکنے کے لئے روپ کا آنکھ سے گندھ کا ناک سے گیان ہوتا ہے - اسی طرح ایک برتی سے چیتن ستا اور دوسری سے آنند کا گیان ہوتا ہے ÷

سوال - اس بات کو سمجھ لیا کہ جس طرح ایک انب میں چار گنوں کا اجتماع ہے اسی طرح ساکھشی آتما میں بھی چیتن اور آنند دونوں گن موجود ہیں - اور یہ بھی کہ انب کے

رُوپ گن کا گیان آنکھہ بغیر نہیں ہوتا۔ اور گندہ کا ناک بغیر نہیں ہوتا یعنی جبتک کوئی اندرا شامل نہ ہو کسی گُن کا گیان بھی نہیں ہوتا۔ مگر چیتن اور آنند کا گیان جو فقط چیت کی برتی سے ہوتا ہے اس میں اس بات کی تمیز کیوں کہ ایک برتی سے آنند کا گیان ہوتا ہے اور دوسری سے چیتن کا ؟

جواب۔ گیان تو ہو سکتا ہے۔ مگر اُس وقت جبکہ رجوگن اور تموگن کا غلبہ نہو۔ اور فقط ستوگن کا ظہور پایا جاوے ؞

سوال۔ پدارتھہ کی موجودگی میں اسکے ایک حصّہ کا گیان نہ ہونا اور ایک کا ہونا کسی مثال کے ذریعہ بھی ثابت ہو سکتا ہے ؟

جواب۔ انب میں ترشی ہوتی ہے اور نمک اسکو دبا لیتا ہے۔ اسی طرح رجو اور تمو کے سبب آنند ظاہر نہیں ہوتا ؞

سوال۔ اس میں کچھہ شک نہیں۔ اور جس طرح آپ نے ببیک کے کرنے سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ نہ گون آتما اپنا آپ ہو سکتا ہے اور نہ متھیا آتما اور نہ ہی ششیش یعنی پیارے پدارتھ اور نہ ہی دویش اور اوپیکھش قسم کے یعنی مکھہ آتما ان سب سے نیارا ہے۔ مگر اسکے اپروکھش گیان کے لئے خالی ببیک سے کچھہ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے یوگ کا کرنا بھی لازمی ہے ؟

جواب۔ اپروکھش گیان دونوں طرح حاصل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ گیتا میں لکھا ہے۔ یعنی یوگ سے بھی اور ببیک سے بھی ؞

سوال۔ اگر دونوں کا پھل ایک ہی تھا۔ تو پھر اس سے کیا حاصل کہ راستہ دو دیا۔

جواب۔ اس کا سبب اور کوئی نہیں۔ کسی کو طریقہ یوگ پسند آتا ہے اور کسی کو

ببیک - کیونکہ اپروکہش گیان چت کے راگ دویش نرودھ کیئے بغیر نہیں ہوتا
اور چت کے نرودھ کا اُپاؤ یوگ بھی لکھا ہے - اور ببیک بہی - اور پرمان دیکھنے
کے لئے گیتا کا مطالعہ کرنا چاہیئے +

سوال پرمان کو چھوڑکر کوئی ایسی دلیل سُناؤ کہ یوگ کیئے بغیر بہی چت کے
راگ دویش دور ہو جاتے ہیں ؟

جواب - جب ببیک کے ہونے سے یہ بات دل پر نقش ہو جائے کہ اپنا آپ
حد سے زیادہ پیارا ہے تب ممکن نہیں کہ برتی ہیں وشئے پدارتھوں کا بہی پیار
بنا رہے - اور جب برتی کسی پدارتھہ کی طرف مایل نہو - تب راگ کا ہونا بہی نا
ممکن ہے - اور جہاں راگ نہیں دویش آپ سے آپ نہیں ہوتا - پس اس
طرح کے ببیک کا پھل یہ ہے کہ انسان سم درشی ہو جاتا ہے +

سوال - کیا ببیکی آدمی کو جب سانپ نظر آجاوے اُسے
اُسکے ساتھہ کبھی دویش نہیں ہوتا ؟

جواب - کیوں نہیں - دویش برابر ہوتا ہے - مگر اس قسم کے دویش سے تو کوئی
بہی نہیں بچا ہُوا - یعنی نہ ببیکی بچا ہُوا ہے اور نہ یوگی +

سوال - تب بہی یوگ ہیں ایک فضیلت ضرور ہے - یعنی یوگ کی حالت ہیں
دوئی روپ جگت نظر نہیں آتا پھر اُسے نہ کسی سے دویش ہوتا ہے اور نہ کسیکا خوف

جواب - اس طرح ببیکی پرش بہی جب ادویت کی وچار ہیں لگ جاوے
اُسکے خیال ہیں دویت جگت نظر نہیں آتا +

سوال - اگر دوئی روپ جگت کو ادویت رُوپ جان لیا جاوے اسکا

نام ہیبک نہیں یوگ ہونا چاہیئے؟

جواب۔ جس نظر سے ببیکی پُرش دوئی روپ جگت کو ادویت روپ جانتا ہے اسکی تعریف اودتیانند یعنی تیسرے ادہیائے میں کیجاویگی۔ گرنتہ آتمانند ۹۰ شلوک میں سماپت ہُوا۔ اسکے ملاحظہ سے کم سمجھ والے بھی لابہہ اٹھا سکتے ہیں۔

اودتیانند۔۳

سوال۔ یوگانند اور آتمانند دونوں کا مطلب ایک نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو آنند یوگ کے سبب ساکھشات یعنی ظاہر ہوجاتا ہے وہ آنند برہمانند ہے یعنی ادویت روپ ہے اور جو اپنی آتما سے ہوتا ہے وہ آنند دویت سے ملا ہُوا ہے۔ اسلئے دویت سے ملا ہُوا آتمانند برہمانند کبھی نہیں ہوسکتا ہے

جواب۔ تیترے اوپنشد کو دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ اس میں اسطرح سے لکھا ہے کہ تمام جگت جو نظر آتا ہے وہ آنند سے خالی نہیں ہے۔ گویا اسکا اصل مطلب یہی ہے کہ تمام جہسام اور پانچوں بھوت جنکی پیدایش آنند سے ہوتی ہے ان کا قیام بھی یعنی استھتی ادویت روپ برہم میں ہوتی ہے۔ اور فنا یعنی ابھاؤ بھی برہم میں۔ اس صورت سے جب دویت ست نہیں تو آتمانند اور برہمانند میں کوئی بھید نہیں۔

سوال۔ کیا اس میں یہ اعتراض نہیں آتا کہ جس سے جگت کی پیدایش ہوتی ہے وہ اس سے الگ ہے جیسا کہ گھڑے سے کمہار؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ برہم جگت کا اُپادان کارن ہے نہ کہ نمت کارن۔

سوال۔ اوپادان کارن بھی تین قسم کا ہے۔ یعنی وورت پرنامی اور آرنبھک

اسلئے برہم کو کس مثال کی مانند اوپادان کارن جاننا چاہیئے؟

جواب - وورت کیطرح - کیونکہ پرنامی اپنے روپ کو بدل جاتا ہے - جیساکہ دودھ سے دہی اور آرنبھک ایک مجموعہ کا نام ہے جیساکہ کپڑا بنانے کے لئے ایک ایک تاگا دوسرے تاگے کے ساتھ لگایا جاتا ہے - اور وورت میں دونوں کی تعریف نہیں آتی جیساکہ رسی میں سانپ اور آسمان میں نیلاپن دونوں وورت کہلاتے ہیں - اسی طرح آنندروپ برہم میں جگت اسکا وورت ہی

سوال - اس میں شک نہیں کہ رسی میں سانپ رسی کا وورت کاریہ ہے مگر اس میں سانپ تب تک دکھائی نہیں دیتا جبتک اسکا مغالطہ نہ ہو - اسی طرح سے برہم میں جگت جو اس کا وورت کاریہ ہے اسکے دکھائی دینے کا اصل کارن کیا ہے؟

جواب - مایا شکتی - مگر اسکے جاننے کے لئے سوائے اسکے کہ وہ اپنے فعل سے جانی جاوے اور کوئی قاعدہ نہیں ہے - مایا کو انر بچنی ہی کہتے ہیں کیونکہ نہ وہ برہم کا روپ ہوتی ہے اور نہ برہم سے جُدا - جیساکہ پانی میں اسکی سردی یعنی نہ سردی پانی سے جدا ہے اور نہ وہ اسکا روپ - مثلاً جب پانی کو گرم کیا جاوے سردی کا ناش ہو جاتا ہے - اگر سردی پانی کا روپ ہوتی - اس کا ناش کبھی نہ ہوتا - برعکس اسکے اگر سردی پانی سے جدا ہوتی - کوئی ایسا طریقہ بھی ضرور ہوتا جس سے وہ جدا ہو کر دکھائی دیتی - اسلئے سردی جو پانی کی شکتی ہے اسے انربچنی کہنا چاہئے - اور مثال - جیساکہ اندرجال کے تماشوں میں جو جو کھیل کے سامان نظر آتے ہیں وہ محض کھلاری پرش کی طاقت

ہے۔اسی طرح تمام جگت مایا شکتی کا فعل ہے۔ بالفرض اگر شکتی جو اپنے فعل سے دکھائی دیتی ہے کسی طرح اپنا فعل نہ کرے تو یہ نہیں سمجھا جاتا کہ شکتی کا ناش ہو گیا ہے
سوال۔شکتی اپنے فعل سے کیوں رک جاتی ہے؟
جواب۔جب کوئی پرتی بندھ یعنی رکاوٹ ہوتی ہے۔ مثلاً جل کی سردی آگ وغیرہ پرتی بندھ ہوں سے اور آگ کی کسی اور طرح سے غرض جب پرتی بندھ دور ہو جاتا ہے۔ پھر اسکا فعل ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا؛
سوال۔کیا اس بات کی تائید میں کہ جو کچھ نظر آتا ہے وہ سب مایا شکتی کا ظہور ہے کوئی پرمان بھی ملسکتا ہے؟
جواب۔ایک شرتی میں اس طرح سے لکھا ہے کہ پرماتما کی شکتی جو گنوں سے ملی ہوئی ہے وہی تمام جگت کا کارن ہے جسے منی لوگ ہی بذریعہ سمادھی کے جان لیتے ہیں۔ اور دوسری میں اسطرح لکھا ہے کہ پرماتما کی شکتی انیک طرح کی شکتی ہے۔یعنی کہیں کریا روپ ہو رہی ہے اور کہیں گرم روپ اور کہیں گیان روپ۔وششٹ کا اوپدیش اسے رام جی پرماتما سرب شکتی روپ ہے اور سب جگہ میں پورن اور نت اور ادوتی روپ ہے اور بسبب اپنی شکتی کے ہر جگہ پرکاشمان پایا جاتا ہے مثلاً جسم کے اندر جو متحرک ہونیکی طاقت ہے وہ وہی طاقت ہے یعنی چیتن شکتی۔اسی طرح بایو میں اسپند اور پتھر میں کٹھور اور جل میں پتلا پن اور آگ میں گرمی اور آکاش میں پول شکتی ہے اور اور جگت کے پداتھوں میں ناش روپ شکتی۔غرض سب جگہ اسے چیتن شکتی کا ظہور پایا جاتا ہے پھر اسکے آگے اس طرح سے لکھا ہے کہ جس طرح بلحاظ مختلف ملک اور موسم کے ان میں بہت

اختلاف دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ان کے حالات میں بھی اختلاف پائے جاتے ہیں۔ یعنی کسی ملک میں چاولوں کی پیداوار بکثرت ہوتی ہے اور کسی جگہ مطلق نہیں ہوتی۔ اور جہاں جہاں اسکی پیداوار ہوتی ہے وہاں بلحاظ موسم اختلاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی ملک میں موسم سرما میں اور کسی ملک کے اندر موسم گرما میں ان کی کاشت ہوتی ہے۔ غرض یہ سب اسکی شکتیوں کا ظہور ہے۔ آخر کو اس طرح سے لکھا ہے کہ اے رام جس طرح کسی بڑے بھاری سانپ کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ابتدا میں ایک نہایت چھوٹے سے انڈے کے اندر بند تھا اسی طرح تمام جگت آتما کے اندر پوشیدہ رہتا ہے۔ دوسری مثال۔ جس طرح چھوٹے سے تخم کے اندر تمام درخت کی شکل پوشیدہ رہتی ہے۔ اسی طرح تمام جگت آتما کے اندر پوشیدہ رہتا ہے۔ پھر ایک جگہ اسی طرح سے لکھا ہے۔ کہ اے رام جی وہ پرماتما جو سب جگہ بیاپک اور نت پرگٹ رُوپ ہے جب وہ منن رُوپ شکتی کو قبول کرتا ہے تو منن ہو کر وہی بندہ اور موکھش کا کارن ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہانتک کہ اسی سے ایک لوک اور اسی سے چودہ لوک کی کلپنا ہو جاتی ہے +

سوال شکتی کے فعل کیا کیا ہیں جس سے شکتی کے ہونے کا گیان ہو جاتا ہے؟

جواب۔ کسی کے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھکر آگ کی شکتی معلوم ہو جاتی ہے۔ اور گھڑے کو دیکھکر مٹی کی شکتی۔ کیونکہ آگ میں جلانیکی شکتی اور مٹی میں گھڑا بنانے کی شکتی موجود ہے۔ مگر جبتک وہ شکتی اپنا اپنا کام نہ کرے اسکے ہونے کا گیان کبھی نہیں ہوتا۔ بالفرض اگر کوئی یہ خیال کرے کہ شکتی جب اپنا فعل

گرمی ہے وہی فعل اسکا اپنا رُوپ ہوتا ہے۔ یہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جب آگ سے ہاتھ جل جاوے پھر جلے ہوئے ہاتھ سے کوئی اور شئے گرم نہیں ہوسکتی۔ اسلیئے اسکا فعل شکتی کا رُوپ نہیں ہے۔ البتہ اس سے اس شکتی کے ہونے کا گیان ہوجاتا ہے۔ اسی طرح گھڑے کو دیکھکر ہی جو شکتی کا فعل ہے فعل دکھائی دیتا ہے۔ مگر شکتی کا رُوپ دکھائی نہیں دیتا۔ یعنی گھڑے کو دیکھنے سے یا تو گھڑا دکھائی دیتا ہے یا یہ کہ وہ مٹی ہے مگر جو طاقت مٹی میں گھڑا بنانے کی تھی اُس کا روپ دکھائی نہیں دیتا۔

سوال۔ مٹی کارن ہے اور گھڑا اُس کا کارج۔ اسلئے یہ بتاؤ کہ کارن کارج میں بھید کیا ہے؟

جواب۔ کوئی بھی بھید نہیں ہے۔ سوائے اسکے کہ جب مٹی میں گولائی اور چوڑائی کی شکل کردیجاوے وہ مٹی کا کاریہ ہوجاتا ہے اور اگر نہ کیا جاوے تو کارن روپ مٹی ہے۔ مگر مٹی کا گول اور چوڑا ہوجانا مٹی کی طاقت میں موجود ہے اس لیئے جبتک اس طاقت سے کام نہ لیا جاوے طاقت مٹی میں پوشیدہ رہتی ہے۔ اور جب کام لیا جاوے اسکے فعل سے گھڑے کی شکل بن جاتی ہے۔ گویا شکتی کی یہ تعریف کہ جب تک وہ اپنا فعل نہ کرے ظاہر نہیں ہوتی اسکے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ انرجنی ہے۔

سوال۔ اس دلیل کو واضح کرکے پھر بیان کرو؟

جواب۔ اصل مطلب یہ ہے کہ مٹی میں گھڑا کچھ شئے بھی نہیں ہے۔ مثلاً جب تک کمہار مٹی کو پکڑ کر اس میں گولائی اور چوڑائی نہ ڈالی دیوے۔

تب تک اسے یہ کوئی نہیں کہیگا کہ یہ گھڑا رکھا ہوا ہے۔ گویا گولائی کے
بنا دینے سے گھڑا اور نہ بنانے سے مٹی ہے۔ یعنی اسکے معنی یہ ہیں۔ کہ
مٹی میں گھڑا کوئی چیز نہیں۔ یا اس طرح سے سمجھہ لینا چاہئے۔ کہ اگر گھڑے
سے مٹی نکال دیجاوے پھر گھڑا کیا کچھہ رہ جائیگا۔ گویا ثابت یہ ہوا کہ جب
فقط مٹی پڑی ہوئی ہے گھڑا تب بھی کوئی شے نہیں۔ اور جب گھڑے
سے مٹی کو الگ کیا جاوے گھڑا تب بھی کوئی شے نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب
گھڑے کی بابت تحقیقات کو کرلیا جاوے گھڑا کسی وجن میں نہیں آتا۔
پس گھڑا انربچنی ہے۔ یعنی وہی شکتی روپ ہے۔ کیونکہ جبتک گھڑا تیار نہیں
ہوتا وہ اپنی شکتی روپ سے مٹی میں موجود ہوتا ہے۔ یعنی مٹی کی طاقت مٹی
میں پوشیدہ رہتی ہے۔ اور جب اس طاقت سے کام لیا جاوے اُسی شکتی کا
نام گھڑا ہو جاتا ہے۔ اسکی تائید میں ایک اور مثال بھی درج کی جاتی ہے۔
یعنی جس طرح کوئی کھلاری آدمی جبتک اپنی کھیل کو شروع نہ کرے۔ تب
تک وہ کھیل کرنے کی طاقت اسی میں پوشیدہ رہتی ہے اور جب شروع
کرے ظاہر ہو جاتی ہے۔ گویا ان مثالوں کا مطلب یہ ہے کہ مٹی جو کارن
روپ ہے وہ ست ہے۔ اور گھڑا اُس میں کاریہ روپ ہے اور است ہی
اسی طرح ایک شرتی میں بھی لکھا ہے کہ کارن رُوپ مٹی ست ہے اور کاریہ
رُوپ گھڑا است ہے + گھڑے کی مثال بیان کرنے سے تین امور ثابت
ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ گھڑا لفظ سے جو مراد لی گئی ہے وہ شکتی رُوپ سے اپنے
کارن میں پوشیدہ رہتا ہے۔ دوئم یہ کہ وہ اپنے کارن سے کاریہ روپ ہو کر

ظاہر ہوجاتا ہے۔ سوئم یہ کہ وہ اپنے کارن روپ سے مٹی ہے۔ بس جب
اس طرح سے گھڑے کی مثال کو جان لیا جاوے۔ تب یہ جاننا بھی مشکل نہیں
ہوگا کہ مٹی جو گھڑے کا کارن روپ ہے۔ جبتک اُس سے گھڑا ظاہر نہیں
ہوتا مٹی کی ذات میں کسی زمانہ کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ گویا کاریہ کے
پوشیدہ اور ظاہر ہونے کی حرکت سے اس میں زمانہ پیدا ہوجاتا ہے۔
اور پھر وہی نام اور روپ ہو کر اُس میں فرق ڈال سکتا ہے۔ یعنی جبتک کاریہ
رُوپ گھڑا ظاہر نہیں ہوتا تب تک نہ مٹی میں کوئی اس کا نام ہوتا ہے۔ اور
نہ اس کا رُوپ اور جب ظاہر ہوتا ہے تب نام اور رُوپ والا ہوجاتا ہے
بدیں وجہ کارن رُوپ مٹی میں کبھی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ ست ہے۔ یعنی جب
اس سے کاریہ رُوپ گھڑا ظاہر ہوجاتا ہے تب بھی وہ مٹی ہے اور جب ظاہر
نہیں تب بھی مٹی ہے۔ گویا مٹی کی موجودگی ہر حال میں پائی جاتی ہے۔ اور
اسکی موجودگی کا بنے رہنا۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ وہی نام رُوپ گھڑے کا آدھار
ہے۔ یعنی آسرا ہے۔ نام روپ گھڑا جسکی اصل کچھہ بھی نہیں ہے کارن
میں اسکی کلپنا متھیا کلپنا ہوئی ہے ٭

سوال۔ متھیا کلپنا کی تعریف یہ ہے کہ وہ کارن کے گیان سے ناش ہوجاتی
ہے۔ جیساکہ سیپ میں رُوپا۔ پس جب سیپ کا گیان ہوجاتا ہے۔ تب
رُوپا کی کلپنا کا ناش ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اگر مٹی میں گھڑا متھیا کلپنا ہوتی
مٹی کے گیان سے اسکا ناش ہوجاتا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے گھڑا
متھیا کلپنا نہیں ہے ؟

جواب - گیان ہونے سے کارج کے سروُپ کا ناش نہیں ہوتا - مگر کارج کی بھاونا کا - یعنی کارج کو دیکھکر جب اسکے کارن کا گیان ہوتا ہے - پھر کارج بھاونا کا ناش ہو جاتا ہے جیسا کہ دریا کنارے گھڑا ہو کر دیکھنے سے اپنی شکل سب کو اُلٹی دکھائی دیتی ہے - یعنی پانی میں جب اپنی شکل کو دیکھا جائے تو سر نیچے اور ٹانگیں اوپر دکھائی دیتی ہیں - تاہم اس گیان کے ہو جانے سے کہ میری شکل اس طرح سے نہیں ہے جیسا کہ نظر آتی ہے - پانی میں عکس سیدھا کبھی نہیں ہوتا - فقط یہ مغالطہ دُور ہو جاتا ہے کہ میری شکل اُلٹی نہیں ہے

سوال - اب یہ بتاؤ کہ گھڑے کو یا جگت کو متھیا جان لیا جاوے تو اس سے حاصل کیا ہوتا ہے؟

جواب - تب یہ گیان ہو جاتا ہے کہ برہم ایک ہے اور ادولی رُوپ ہے ✢

سوال - یہ گیان نہیں ہوتا - کیونکہ جو مثال گھڑے کی دی گئی ہے - اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ برہم جگت کا پرنامی کارن ہے - نہ کہ وِورتی ✢

جواب - پرنامی کارن کی تعریف یہ ہے کہ جب وہ کارج رُوپ ہو جائے پھر وہ اپنے اصل رُوپ کو قبول نہیں کرتا - جیسا کہ دودھ جب دہی رُوپ ہو جاوے پھر دودھ رُوپ کبھی نہیں ہوتا - مگر گھڑے کی بابت یہ بات ہرگز نہیں ہے - کیونکہ وہ ناش ہو کر پھر مٹی رُوپ ہو جاتا ہے - اسی طرح سونے سے زیور بن کر پھر سونا ہو جاتا ہے ✢

سوال - جب گھڑا ٹوٹ جاوے وہ بھی کارن رُوپ نہیں ہوتا - کیونکہ وہ ٹوٹنے سے ٹھیکری ہو جاتا ہے؟

جواب۔ جو رُوپ آخر کار ہو جاتا ہے اسے غور کرنا چاہئے۔ یعنی ٹھیکری بھی آخر کو ٹھیکری ہی نہیں رہتی۔ مٹی ہو جاتی ہے۔

سوال۔ پرنامی کارن میں جو جو مثالیں دیجاتی ہیں۔ اُن میں سونا مٹی اور دودھ کی مثال بھی برابر آجاتی ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ آپ نے کیوں انکا رد کر دیا ہے؟

جواب۔ یہ کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ اس میں دلیل کوئی نہیں۔

سوال۔ کیا گھڑے کا کارن آرنبھک نہیں ہو سکتا؟

جواب۔ البتہ نیائے مت والے ضرور مانتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا بیان یہ ہے کہ جب دو کپال یعنی ٹکڑے آپس میں جوڑ دیئے جاویں تب گھڑے کی شکل ہو جاتی ہے۔ گویا ان کے مت میں گھڑے کا کارن کپال ہے۔ اور نیز یہ بھی کہ کارن اور کارج میں باہمی بھید ہے۔ اور پھر ان کے گنوں میں بھی بھید ہے۔

سوال۔ اس معاملہ میں آپکی رائے نیائے مت کے خلاف ہے۔ کیا آپ کسی پرمان کا حوالہ دے سکتے ہیں؟

جواب۔ چھاندوگیہ اوپنشد میں جو اُپدیش اودالک رشی نے کیا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کارن ہمیشہ ست ہوتا ہے۔ اور کارج متھیا اور مثال کے طور پر سونا لوہا اور مٹی کا بیان کیا گیا ہے۔

سوال۔ کارج کو متھیا جاننے کا پھل کیا؟

جواب۔ کارن ایک ہوتا ہے اور کارج بیشمار۔ جیسا کہ مٹی ایک ہے۔

اور اس میں کٹورا چیٹورا اور گھڑا وغیرہ وغیرہ کارج شمار میں نہیں آتے۔مگر ایک مٹی کے گیان سے سب کا گیان ہو جاتا ہے۔یعنی کارن کے گیان سے سب کا گیان ہو جاتا ہے ÷

سوال۔کارن کا گیان متھیا گیان نہیں ہے۔کیونکہ کارن ہمیشہ ست ہوتا ہے۔مگر اعتراض یہ ہے کہ اس کا گیان ہو کر جب تمام کارجوں کا گیان ہوتا ہے۔پھر وہ گیان متھیا کیوں۔یعنی گیان یہ ہونا چاہیئے۔کہ جس طرح کارن ست روپ ہے ایسے طرح اس کے تمام کارج بھی ست روپ ہیں

جواب۔کارج میں کارن کی موجودگی ہوتی ہے۔البتہ اگر موجودگی نہ ہوتب یہ اعتراض ہونا چاہیئے کہ کارن ست اور کارج است کیوں۔پس گھڑی میں مٹی کی موجودگی ہے۔اسلئے مٹی کے گیان سے گھڑے کا ناش ہو جائیگا

سوال۔جبتک آپ نے یہ نہیں کہا کہ کارن کے گیان سے کارج کا ناش ہو جاتا ہے ہمیں نہایت خوشی حاصل ہوئی تھی۔کیونکہ ایک کارن کے گیان سے تمام کارجوں کا گیان ہو جانا ہمارے لئے اسچریہ خوشی کا کارن تھا۔مگر اب سوائے اسکے کہ وہ خوشی نہیں رہی اور کہنے کو کوئی گنجایش نہیں ہے

جواب۔نیایک مت میں آرنبھہ واد پایا جاتا ہے۔اور سانکھیہ میں پرنام باد۔اسلئے یہ بات سنکر کہ ایک کارن کے گیان سے سب کا گیان ہو جاتا ہے ان کے نزدیک اسچریہ خوشی ہو سکتی ہے۔مگر گیانی جنکو کارن اور کارج کی اصلیت کا علم ہو جاتا ہے ان کے نزدیک کیا اسچریہ ہو سکتا ہے

سوال۔چھاندوگیہ اوپنشد جسکا آپ نے حوالہ دیا اس سے آپ کے

بیان کی تائید نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہاں تو یہ لکھا ہے کہ کارن کے گیان سے
کارج کا گیان ہو جاتا ہے نہ یہ کہ کارج کا ناش ہو جاتا ہے ؟
جواب۔ لفظی معنوں کو چھوڑ دو۔ کیونکہ اودالک رشی کا یہ اپدیش ہرگز نہیں
یعنی انہوں نے فقط یہ سمجھایا ہے۔ کہ جس طرح مٹی کے کارج سے مٹی جدا
نہیں اور لوہا کے کارج سے لوہا جدا نہیں اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ برہم
سے جدا جگت کچھ بھی نہیں ہے۔ یعنی وہی تمام کارنوں کا کارن ہے۔
اور باقی تمام جگت کارج روپ اور متھیا ہے *
سوال۔ کارن کارج کا گیان تب ہوتا ہے۔ جب ان کے سروپ کو جان
لیا جاوے۔ جیسا کہ گھڑے اور مٹی کے سروپ کو آپ نے بیان کر دیا۔ اسی
طرح برہم اور جگت کا جو سروپ ہے اسے بیان کرو ؟
جواب۔ برہم کا روپ ست چت آنند ہے اور جگت کا نام رُوپ *
سوال۔ اس بات کی تائید میں جو جو پرمان پائے جاویں اُن کو بھی بیان کرو
جواب۔ رام تاپنی اوپنشد میں برہم کو ست چت آنند روپ لکھا ہے۔
اور چھاندوگیہ میں ایک موقعہ پر ست رُوپ اور دوسرے میں آنند رُوپ
بھی اور ایترے میں اُسے پرگیان لکھا ہے۔ پرگیان بمعنی چیتن۔ اور کسی
جگہ ایک شرتی میں یہ لکھا ہے۔ کہ پرماتما نے پہلے نام اور رُوپ جگت کو
بنایا۔ اور پھر اس میں خود پرویش ہو گیا۔ برہ دارن۔ اس میں یہ لکھا
ہے کہ جبتک جگت کی پیدایش نہ ہوئی تھی پرماتما میں نہ کوئی نام تھا اور
نہ رُوپ اور جب پیدایش ہوئی وہی نام اور رُوپ والا ہو گیا۔ ایک

اور شرتی - مایا میں اچینت رچنا کی شکتی موجود رہتی ہے اور اسی ابھیا کرت بھی کہتی
ہیں اور وہی برہم کے آشرے رہکر بے شمار وکاروں کو قبول کر لیتی ہے۔
منتیا میں لکھا ہے - کہ مایا جگت کا اُپادان کارن ہے - اور مایا وششٹ
یعنی مایا سے ملا ہوا چیتن نمت کارن +

سوال - شرتیوں کے پرمان دکھانے سے فقط مطلب یہ ہے کہ ست چت آنند
روپ برہم میں نام رُوپ جگت کارج ہے - اور متھیا ہے - جیسا کہ پہلی تمثیلوں
سے بھی دکھلایا گیا ہے - مگر جس سلسلہ سے برہم میں جگت کی اوتپتی ہوئی اسے
اسی طرح سے بیان کرو جس سے یہ پایا جاوے کہ نام رُوپ جگت کا گمیان الگ
ہے اور ست چت آنند کا الگ +

جواب - سلسلہ وار اوتپتی کے لحاظ سے سب سے پہلے آکاش ظاہر ہوا -
آکاش کے ظاہر ہونے سے ہر کسی کو اسکے ہونیکا گیان ہو گیا - یعنی ہر کوئی اس
بات کو جانتا ہے کہ آکاش ظاہر ہے - کیونکہ نام رُوپ کے لحاظ سے آکاش نام
اور رُوپ پول ہے - اب یہ جاننے کے لئے کہ آکاش جس میں نام اور رُوپ دونوں
پائے جاتے ہیں - اس میں ست کیا ہے اور گیان کیا ہے - اور آنند کیا ہے
آکاش کا ہونا اس بات کو آپ ہی ثابت کر دیتا ہے - کیونکہ ہونے سے مراد
ہے یعنی ست کی اور ہونے کے علم سے مراد گیان کی اور آکاش کے پیارا
معلوم ہونے سے مراد آنند کی ہے - گویا نام اور رُوپ والا آکاش کس سبب
سے ظاہر ہوتا ہے فقط ست چت آنند روپ برہم کے سبب اسلئے یہ جاننا
چاہیئے کہ جب نام اور رُوپ آکاش کی پیدائش نہیں ہوئی تھی ست چت

آنند تب بہی تہا اور جب پھر اس کا ناش ہو جائیگا برہم تب بہی موجود ہوگا۔
گیتا کے پرمان سے بہی اسکی تائید پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے
کہ اے ارجن پانچوں بہوت جو تمکو دکہائی دے رہے ہیں وہ پہلے مایا روپ تہے
اور آخر کو پھر مایا کا روپ ہو جائینگے۔ اسلئے قاعدہ یہ ہے کہ جو پدارتہہ نہ آدمیں پایا
جاوے اور نہ انت میں رہنے والا ثابت ہو وہ درمیان میں بھی کبھی نہیں ہوتا
یعنی درمیان میں اسکا نظر آنا ست کبھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ایک مٹی میں تمام
اسکے کارج۔ گویا جس طرح تمام کارجوں میں سوائے مٹی کے اور کچھ بہی نہیں ہے
اسی طرح تمام سرشٹی میں جو نام اور شکل ہو کر دکھائی دیتی ہے سوائے ست چت
آنند روپ برہم کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یعنی سب میں برہم پورن ہو رہا ہے
سوال۔ اگر نام اور روپ آکاش کا خیال چھوڑ دیا جاوے تو پھر بتلائیے۔
ست چت آنند روپ برہم کا انبہو کس طرح سے ہو سکتا ہے؟
جواب۔ من کے دوارا۔ بالفرض اگر آپکی سمجھ میں نہ آوے تو پہلے آپ
ہمکو یہ بتلاویں کہ پول روپ آکاش کے بھول جانے سے آپ کے انبہو میں
کیا بات آتی ہے؟
سوال۔ فقط شون روپ۔
جواب۔ شون بمعنی کچھ نہیں۔ لفظ (کچھ) سے اشارہ ست چت آنند کا
ہے اور (نہیں) سے اوداسین اوستہا کا۔ اوداسین کی تعریف یہ ہے۔ کہ اس
میں موافق اور ناموافق دونوں لفظ نہیں ہوتے۔ اسلئے اسے نجانند سکھہ
کہتے ہیں +

سوال - کیا جس طرح نجانند سُکھ ہوتا ہے اسی طرح نج دکھ بھی ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب - نہیں۔

سوال - اگر یہ نہیں یعنی نج دکھ نہیں تب نجانند سُکھ کا کبھی ناش ہونا نہیں چاہئے کیونکہ وہ سُکھ پُرش کا اپنا آپ سُکھ ہے؟

جواب - اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ یعنی اس سُکھ کا کبھی ناش نہیں ہوتا مگر جو من اُس آنند کو قبول کرنے والا ہے وہ قایم ہو کر کبھی نہیں رہتا۔ کیونکہ چھن چھن کے بعد بدل جاتا ہے۔ پس جب یہ حالت ہے۔ غمی اور خوشی دونوں اسکے سبھاؤ سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ اور اپنے آپکا جو آنند ہے وہ ظاہر نہیں ہوتا بلکہ آکاش کے وچار کرنے میں جہانکہ ست اور چت کے پرکاش ظاہر ہونے پر بھی باقی شُون کا ابھو ہوتا ہے۔ اس کا کارن کیا ہے۔ فقط یہ کہ آنند کا گیان نہیں ہوتا۔ یعنی نام روپ کا خیال چھوڑ دینے پر بھی جبتک آنند ظاہر نہیں ہوتا تب تک شُون ہی شُون دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح آکاش کے بعد بایو ہوئی۔ اس میں سپرش کا گُن ہے اور پھر آگ ظاہر ہوئی جس میں جلانے اور پرکاش کا گُن ہے۔ اور پھر اس سے جل ظاہر ہوا جس میں پتلے پن کا گن ہے اور اس سے پرتھوی ظاہر ہوئی اس میں کٹھور ہونیکی صفت ہے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ جسطرح پانچوں بھوتوں میں ان کے نام بھی علیحدہ علیحدہ ہیں اور ان کی اشکال بھی اسی طرح سے تمام دنیا بھر کی اشیاء میں نام اور روپ کی جدائگی پائی جاتی ہے۔ مگر ست چت آنند میں کوئی جدائگی نہیں ہے۔ یعنی جس ست چت آنند سے آکاش ظاہر ہوتا ہے اُسی سے بایو اور اُسی سے آگ پانی وغیرہ

وغیرہ۔ کیونکہ وہ سب ہیں بیاپک روپ ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ تمام جگت ہیں جہانتک نام اور رُوپ دکھائی دیتا ہے وہ برہم رُوپ سمندر ہیں مانند لہروں کے ہے۔ اور اُسی سے پیدا ہو کر اُسی ہیں لین ہوجاتا ہے۔ گویا جب انسان کے دل ہیں یہ بات ذہن نشین ہوجاوے کہ ست چت آنند کے لکھشنوں سے برہم سب جگہ بیاپک رُوپ ہے تب اُسکے دل ہیں نام رُوپ جگت کی کچھہ حقیقت نہیں رہتی۔ اور جوں جوں پدارتھوں سے نام رُوپ کا تیاگ ہوجاتا ہے اسیقدر ست چت آنند کا پرکاش زیادہ ہوجاتا ہے۔ اور تب اسی کے ابھیاس ہونے سے گیان پختہ ہوجاتا ہے۔ اور وہی جیون مکتی کا کارن ہے +

سوال۔ ابھیاس کرنا کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ برہم وچار بنا نہ کسی بات کو سننا پسند کرے اور نہ سُنانا اور ہر وقت وہی یقین بنا رہے +

سوال۔ اسطرح کا ابھیاس ہونا ناممکن بات ہے۔ کیونکہ دوئی روپ جگت جو اناد کال سے چلا آتا ہے اس کا ناش کسی طرح نہیں ہوسکتا؟

جواب۔ اگر کوئی مدت تک نیم مقررہ کیساتھہ ابھیاس کیا جاوے تو جو خیال پہلے بنا ہوا ہے اس کا ناش ہوجائیگا ورنہ نہیں۔ اس لئے جو ابھیاس کیا جاوے اس ہیں نیم مقررہ ہونا چاہیئے +

سوال۔ برہم ایک ہے یعنی ادولی روپ اور وہی سب کا کارن ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس ایک سے انیک روپ جگت کس طرح ہوجاتا ہے؟

جواب۔ جسطرح ایک مٹی ہیں انیک طرح کے برتن بنانے کی شکتی موجود ہے

اسی طرح برہم میں مایا شکتی ہے۔ دوسری مثال۔ انسان میں خواب کا ہونا یعنی جس طرح خواب کی حالت سے کئی قسم کی خلقت دکھائی دیتی ہے۔ بلکہ بعض وقت وہ سامان بھی نظر آجاتے ہیں جن کا ہونا ناممکن ہوجاتا ہے۔ پھر برہم میں مایا شکتی سے انیک رُوپ کا نظر آنا کیا مشکل ہوسکتا ہے؟

سوال۔ خواب میں جوکچھہ دکھائی دیتا ہے وہ محض دن کے کاروبار کا عکس ہوتا ہے۔ اسلئے خواب کا نظر آنا کوئی تعجب کی بات نہیں؟

جواب۔ ہر ایک خواب میں یہ بات نہیں ہوتی۔ مثلاً بعض اوقات اپنا سر کٹا ہُوا دکھائی دیتا ہے اور بعض اوقات آکاش میں اُڑکر چلے جانا وغیرہ وغیرہ۔ غرض تمام برہمانڈ اور اسکے باشندے جوکچھہ کہ نظر آتا ہے وہ بسبب برہم میں مایا شکتی کے ہے اور انسان کو خواب کے وقت جو نظر آتا ہے وہ بسبب نیند کے ہے اسلئے تمام مخلوق جو دکھائی دیتی ہے اصل اسکی کچھہ بھی نہیں؟

سوال۔ اگر اصل اسکی کچھہ بھی نہیں تو جڑھ اور چیتن جو دو طرح کی مخلوق نظر آتی ہے وہ کیوں؟

جواب۔ جو مخلوق سانس لینے والی ہے اُسکے انتہہ کرن میں چیتن کا عکس ضرور ہوتا ہے۔ اسلئے اسے چیتن کہا جاتا ہے اور جو سانس یعنی پرانوں کے بنا مخلوق ہے وہ جڑھ کہلاتی ہے۔ گویا اصل مطلب یہ ہے کہ جڑھ اور چیتن ہونیکی تمیز فقط پرانوں کے سبب ہے۔ کیونکہ جہاں پران ہیں وہاں چیتن کا عکس شامل ہوجاتا ہے۔ اور جہاں نہیں وہاں عکس بھی نہیں ہوتا۔ پس خواہ جڑھ سرشٹی ہو خواہ چیتن ست چت آنند رُوپ برہم سب میں بھاپک ہے

اور جو اختلاف ان کی شکلوں میں نظر آتا ہے وہ برہم میں اس طرح دکھائی دیتا ہے جس طرح ایک کپڑے پر بیشمار طرح کی تصویریں۔ غرض نام اور رُوپ جگت جہانتک دکھائی دیتا ہے اسے مانند منوراج کے اسار جانکر چھوڑ دینا چاہیئے

سوال۔ دنیا اور دل کے خیالات میں بہت بڑا فرق ہے یعنی وہ ظاہر النظر آتی ہے۔ اور وہ محض خیالات؟

جواب۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک خیال سے دوسرا خیال بدل جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کے حالات میں بھی۔ یعنی کوئی شے ایک حالت پر نہیں رہتی۔ مثلاً بالاپن سے جوانی اور جوانی کے بعد بُڑھاپا آجاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ جو حالت ایک دفعہ بدل جائے وہ پھر اصلی حالت پر نہیں آتی۔ جیسا کہ جوانی کے آنے سے بالاپن اور بُڑھاپے کے آنے سے جوانی پھر نہیں آتی۔ پس جب جگت کے متھیا ہونے کا یقین پکا ہو جاوے تب برہم کی وچار میں کبھی کوئی بگھن پیدا نہیں ہوتا +

سوال۔ جگت کو متھیا جاننے سے کھانا اور پینا وغیرہ وغیرہ ضروریات میں سخت تکلیف پہنچ جائیگی۔ پھر اُسے متھیا جاننے سے حاصل کیا ہے؟

جواب۔ جس طرح بازیگر بانس کی لکڑی پر کھڑا ہو کر کھیل کو دکو کرتا ہوا غافل کبھی نہیں ہوتا۔ یعنی اپنے بچاؤ کے خیال میں برابر متوجہ رہتا ہے۔ اسی طرح برہم گیانی بھی اپنے وچار سے غافل نہیں ہوتا۔ یعنی اس خیال سے کہ اگر میں لذات محسوسات کو حاصل کروں گا برہم کی وچار قایم نہیں رہیگی۔ بیخبر ہرگز نہیں ہوتا۔ اور نہ لذات کے حاصل ہونے سے کبھی یہ خیال

ہوسکتا ہے کہ اس سے جگت کے متھیا ہونے کا وچار دُور ہو جائیگا۔ گیانی لوگ دنیا کے کاروبار کو کرتے ہوئے اپنے آپ کو سب کا ساکھشی اور اچل رُوپ مانتے ہیں۔ جیساکہ دریا کے بہاو میں پتھر گویا اُن کے نزدیک کاروبار کا ہونا بُدہی کے طفیل ہے۔ اور اپنے آپکو سب کا ساکھشی اور اچل روپ جانتے ہیں

سوال۔ برہم اکھنڈ ہے اور سب جگہ ایک رس بیاپک ہے۔ پھر اُس میں استھول رُوپ جگت کسطرح ہُوا؟

جواب۔ برہم میں جگت قطعی نہیں ہے جیسا کہ شیشہ میں خلا نہیں ہوتی گویا جس طرح شیشہ میں دُور تک خلا نظر آتی ہے اور اصل اسکی کچھہ بھی نہیں۔ اسی طرح ست چت آنند روپ آتما میں نام رُوپ جگت کی کچھہ حقیقت نہیں ہے۔ پس اسے تیاگ کر فقط ست چت آتما میں اپنا ابھیاس قایم کرو۔ گرنتھ برہمانند کا تیسرا ادھیائے جو ۱۰۵ اشلوک میں ہے سماپت ہُوا جو لوگ اسے ہمیشہ وچارتے ہیں وہ جگت کو متھیا جانکر ادویت رُوپ ہو جاتے ہیں +

۴۔ ودیانند

جن لوگوں کو برہمانند سُکھ حاصل ہو جاتا ہے خواہ وہ یوگ کے کرنے سے حاصل ہو خواہ آتما کے بیبیک کرنے سے انہیں ودیانند بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اسکی تعریف یہ ہے کہ جس طرح وشیانند محض بُدہی کی بِرتی روپ آنند ہے۔ اسی طرح ودیانند بھی اور وہ چار قسم کا ہے۔ ایک کا نام

دکھ بہاؤ ہے۔ دوسرے کا کام آپتی اور تیسرے کا نام یہ کہ میں کرت کرت ہوں اور چوتھا یہ کہ جسے پراپت ہونا تھا ہو گیا ہوں۔ دکھ بہاؤ دو قسم کا ہے۔ ایک یہ کہ اسی جنم میں دکھوں کا ناش ہو جائے۔ اور دوسرا یہ کہ پرلوک میں جا کر۔

سوال۔ اسی جنم میں کیونکر دکھوں کا ناش ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اس موقعہ پر اُس شرتی کا وچار ہونا چاہیئے جس کا ترپتی دیپ کے آدمیں ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی جب پُرش یہ جان لیوے کہ وہ آتما میں آپ ہوں پھر کس کامنا کے واسطے وہ اپنے آپ کو کشٹ میں ڈالیگا۔ اب یہ سوال ہونا چاہیئے کہ ایک آتما جس کا سُروپ دو قسم کا کہا جاتا ہے۔ یعنی ایک کو پرماتما اور دوسرے کو جیو آتما۔ اس میں دوسرا جیو آتما کہنے کی دلیل کیا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جہاں جہاں کارن سوکھشم اور استھول تینوں شریروں کے ساتھ چیتن آتما کا تا دآتم ادھیاس رہتا ہے۔ اسے جیو آتما کہتے ہیں۔ اور پھر اسی کو بھوگتا پرش بھی۔ اب بھوگتا کے بعد بھوگیہ کا جاننا ضروری ہے اسلئے اسکا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح شریروں کے تا دآتم ادھیاس سے چیتن آتما جیو آتما کہلاتا ہے۔ اور بھوگتا ہی اسی طرح تمام جگت کے پدارتھوں سے بھی اسکا تا دآتم ادھیاس بنا رہتا ہے۔ اس سبب سے وہی بھوگیہ رُوپ ہے۔ مگر جب دونوں کے سروپ میں ببیک کیا جاوے تو نہ جیو کا بھوگتا پن رہتا ہے اور نہ پدارتھوں میں بھوگ پنا گویا جب آتما کو بھوگتا کے لئے بھوگ پدارتھوں کی ضرورت ہوتی ہے تب اسکے لئے دکھ بھی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شریروں کے ادھیاس سے دکھ کا ہونا ضروری ہے +

سوال۔ دُکھ کا اصل کارن تینوں قسم کا شریر ہے اسلئے انکی الگ الگ تفصیل بیان کرو۔

جواب۔ باد۔ پت اور کف سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں وہ استھول جسم کو اور کام کرودھ وغیرہ سے سوکھشم کو اور کارن شریر میں دونوں کا تخم رہتا ہے ⁜

سوال۔ دکھوں کا ناش کیونکر ہوتا ہے؟

جواب۔ جب اودتیانند کی کامل وچار سے یہ معلوم ہو جاوے کہ جگت جو نظر آتا ہے وہ سروپ سے ست نہیں ہے تب اسکے پدارتھوں میں پدارتھوں کے بھوگنے کی طاقت کبھی نہیں رہیگی۔ اور پھر ایسی حالت میں جیو کا جو سروپ واستو میں ہے اس کا آپ سے آپ گیان ہو جاتا ہے۔ اور تب یہ کہنے کو گنجایش ہوتی ہے کہ بھوگتا پرش کون ہے۔ اور نہ یہ کہ بھوگ پدارتھ کیا ہیں۔ گویا اس گیان سے تمام دکھوں کا آپ ناش ہو جاتا ہے ⁜

سوال۔ پرلوک سُکھ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جو جو پاپ کرم ہو چکے ہیں ان کی اچانک یاد دہانی سے اور جسقدر شبھ کرموں کے نہ کرنے میں وقت برباد ہو چکا ہے اس کا خیال گذرنے سے جو تکلیف دل کو محسوس ہوتی ہے اسے پرلوک دکھ کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا تت وتیا کے دل میں اس قسم کی تکلیف کبھی نہیں ہوتی؟

جواب۔ نہیں ہوتی۔ اسکا مفصل جواب پہلے ادھیائے یوگانند میں دیکھنا چاہئے

سوال۔ وہاں تو فقط اسقدر ذکر پایا جاتا ہے کہ پراربدھ کرموں کے بھوگنے سے گیانی کے دل میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ مگر جو کرم اسے آیندہ پھل دینے والے ہیں اس کا فکر دل میں کیوں نہ ہوگا؟

جواب - گیان ہونے کے بعد گیانی کا کرموں کے ساتہہ کچہہ تعلق نہیں رہتا - جیساکہ کمل کے پتے پر پانی نہیں ٹھہرتا - گویا گیانی کے تمام سنچت کرم گیان سے اس طرح جلد ناش ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے کالوں کا بور +

سوال - اس بات کی تائید کس پرمان سے ہوتی ہے ؟

جواب - گیتا سے بھی اور کوکھتکی اوپنشد سے بھی گیتا میں ایک موقعہ پر اس طرح سے لکھا ہے کہ گیان روپ اگنی سے کرموں کا ناش اس طرح ہو جاتا ہے جسطرح بڑی روشن آگ میں لکڑی کا اور دوسرے موقعہ پر یہ لکھا ہے - کہ جسکی سمجھہ میں کرتا ہونیکا ابہمان دور ہو جاوے اسکی سمجھہ میں دہرم اور ادہرم دونوں ایک ہو جاتے ہیں - یعنی ایسے گیانی سے جو کرم ہو جائے اسسے اس کا کوئی پھل پراپت نہیں ہوگا - اور کوکھتکی میں تو یہانتک تت وتیا کی تعریف کی گئی ہے - کہ اگر اس سے اپنے ماتا یا پتا یا بالک کا گھات ہو جاوے - یعنی اسکے ہاتہہ سے کوئی مارا جاوے تو اسے کوئی پاپ نہیں ہوتا اور نہ اسکے چہرہ کی رونق میں کبھی کوئی فرق آتا ہے +

سوال - دونوں قسم کے دکہا بہاؤ کی تعریف تو ہو چکی اب یہ بتاؤ - کہ کام آپتی کا سروپ کیا ہے ؟

جواب - کام آپتی یا کام پراپتی دونوں کے معنی ایک ہی ہیں - تیتریہ اوپنشد میں اسکی تعریف اس طرح کی گئی ہے سکہ جسکی تمام خواہشیں پوری ہو جائیں اسے کام پراپتی کہتے ہیں - اور چہاندوگیہ میں اس طرح سے لکھا ہے کہ گیانی کا خیال جسمانی آرام کی طرف مطلق نہیں ہوتا - خواہ وہ راگ اور تماشوں کو دیکہہ رہا

ہو۔ خواہ عورت کے سبب گرہست آشرم رکھتا ہو۔ خواہ کسی عمدہ سواری میں شان وشوکت کیساتھہ بیٹھا ہوا کیوں نہو۔ گویا گیانی کی نسبت اسکو چلتے پھرتے اور کام کرتے ہوئے یہ جاننا چاہئے کہ اسکے جسم کو محض پراربدھ کے سبب پران بایو نے قایم رکھا ہوا ہے ؞

سوال۔ آواگون ہونیکا باعث فقط لذات محسوسات ہے۔ پس اگر گیانی بھی اسکی طرف مایل رہیگا۔ اسے بھی آواگون بھوگنا پڑیگا؟

جواب۔ گیانی کبھی کسی پدارتھ کی طرف مایل نہیں ہوتا۔ کیونکہ بسبب گیان درشٹی کے اسے ہمیشہ تمام پدارتھوں سے ترپتی حاصل رہتی ہے۔ پس اگیانی جسکے دل میں ایک نہ ایک پدارتھ کی ہوس بنی رہتی ہے وہ اسی کے بھوگ کی خاطر جو جو کرم کرے اسکا پھل بھوگنے کے لئے دوبارہ جنم کو حاصل کریگا۔ اور گیانی جو کہ آزاد رہتا ہے اسے کبھی تناسخ نہیں ہوتا ؞

سوال۔ اس بات کو کسی دلیل اور برہان سے بھی ثابت کرو؟

جواب۔ تیتری اونپشد میں لکھا ہے کہ جو آنند روئے زمین کے بادشاہ کو حاصل ہے وہی تت وتیا کو حاصل ہے۔ بشرطیکہ ایسا بادشاہ بلحاظ عمر۔ شکل۔ حوصلہ اور تندرستی کے ہمہ صفت موصوف ہو۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ گیانی اُسے اپنا رُوپ جانتا ہے۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایسے بڑے بادشاہ کے دل میں بسبب اسکے کہ اُسکو سب طرح کا آرام و آسایش حاصل ہے کسی پدارتھ کی خواہش نہیں رہتی۔ اسی طرح گیانی بھی کسی قسم کی خواہش میں مبتلا نہیں ہوتا ؞

سوال۔ بادشاہ کی نسبت جو تعریف کیجاوے وہ سچا ہے۔ کیونکہ اسکے پاس تمام قسم کے سامان موجود ہوتے ہیں۔ مگر گیانی کی نسبت یہ بیان کرنا کہ وہ بھی بادشاہ کی طرح بے خواہش رہتا ہے مناسب معلوم نہیں ہوتا؟

جواب۔ گیانی کو بھی جب پدارتھوں میں کئی قسم کے دوش نظر آجاتے ہیں۔ وہ بھی اسی طرح بیخواہش ہو جاتا ہے جیسا کہ راجہ اُن کی پراپتی سے۔ بلکہ میتر این اونپشد میں جہانکہ راجہ بر بدرتھ نے جسم اور من اور پدارتھوں میں دوشوں کو دکھلایا ہے اگر اُسکو بغور وچارا جاوے تو پھر اُن میں خواہش کا ہونا تو در کنار یہاں تک اُن سے نفرت ہو جاتی ہے جیسا کہ کُتا کی قے سے۔ بدیں وجہ جو سُکھ گیانی کو حاصل ہے وہ راجہ کو ہرگز نہیں۔ کیونکہ سلطنت کے انتظام قایم رکھنے کے سبب اسے ہر وقت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ اور گیانی کو کوئی بھی نہیں۔ دوسرا یہ کہ گو اسے روئے زمین کی بادشاہت لیکر اس دنیا میں کسی شئے کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ مگر گندھرب لوک کی ضرور ہو جاتی ہے۔ گندھرب بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ گندھرب کہلاتے ہیں جو دنیا کی ابتدا میں پیدا ہوئے اور دوسرے وہ جو کوئی مدت انسان رہکر انسان سے گندھرب ہو گئے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ روئے زمین کی سلطنت پاکر پھر گندھرب لوک کی اور گندھرب سے اجان دیوا اور پھر کرم دیوتا کی پھر اگنی پھر اندر پھر برہسپت پھر پرجاپت پھر ہیراٹ اور پھر برہما ہونیکی خواہش ہو جاتی ہے۔ اسلئے جو سُکھ گیانی کو حاصل ہے وہ راجہ کو کہاں۔ کیونکہ گیانی سب کا ساکھشی ہوکر سب کو اپنا آپ جانتا ہے۔ اسی سبب سے اسے کوئی

خواہش باقی نہیں رہتی۔ اسی کو سرب کام اپتی کہتے ہیں *

سوال۔ اگر ساکھشی رُوپ ہو جانے سے سُکھ حاصل ہو جاتے ہیں تو یہ تعریف فقط گیانی میں نہیں ہر کسی میں ہے۔ کیونکہ اگیانی بھی سب کا ساکھشی ہے؟

جواب۔ اس میں کوئی شک نہیں مگر اگیانی کو اس بات کا گیان نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سُکھ سے خالی رہتا ہے *

سوال۔ اس بات میں کوئی پرمان بھی ہو سکتا ہے کہ جاننے والے کو سُکھ حاصل ہے اور اگیانی کو نہیں؟

جواب۔ تیترے اوپنشد میں لکھا ہے کہ سوائے گیاتا یعنی جاننے والے کے دوسرے کو کبھی سُکھ نہیں ہوتا۔ گویا گیانی لوگ تمام برہمانڈ بھر میں سوائے اپنے سروپ کے اور کسی چیز کو بھی خیال نہیں کرتے۔ یعنی غیریت کو معدوم کر دیتے ہیں۔ اسی لئے وہ غذا اور غذا کے کھانے والوں کو ایک رُوپ تصور کر کے سب کو اپنا آپ خیال کرتے ہیں۔ ودیانند ادھیائے میں جو ۱۲۸ شلوک میں سماپت ہوا۔ دُکھ ابھاو اور کام آپتی کا تو بیان کیا گیا ہے۔ مگر کرت۔ کرتیا اور پراپت پراپتا کا نہیں۔ سبب اسکا یہ ہے۔ کہ ترپتی دیپ میں اُس کا بیان ہو چکا ہے *

۵۔ وشیانند

وشیانند بھی برہمانند سے جُدا نہیں ہے۔ ایک شرتی میں لکھا ہے۔ کہ برہم پرم آنند اور آکھنڈ اور ایک رس اور سب جگہ پری پورن رُوپ ہے

اور تمام مخلوق جس آنند کو حاصل کرلی تی ہے وہ اسی آنند کی الش ہے۔ یعنی برہمانند سے جُدا کوئی آنند نہیں ہے۔ مگر جو آنند وشے پدارتھوں کے بھوگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ چت کی برتیوں بنا کبھی حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے برتیوں کا سروپ جاننا بھی ضروری ہے جو تین قسم کی ہیں۔ یعنی ساتکی۔ راجی تامسی۔ انہیں کو شانت۔ گھورا اور موڑھ برتیاں بھی کہتے ہیں۔ جب شانت برتیاں پیدا ہوتی ہیں تب چت میں ویراگ۔ کھشما اور اوداریتا کے گُن آپ سے آپ آجاتے ہیں۔ اور جب گھور برتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تب ترشنا۔ لوبھ موہ۔ راگ وغیرہ وغیرہ کے گُن آجاتے ہیں۔ اور موڑھ برتیوں کے وقت نہ نیک کی تمیز ہوتی ہے اور نہ بد کی۔ اور یہ بھی کہ اُس حالت میں کبھی خوف سے آزاد نہیں ہوتا۔ ست اور چت کا لکھشن تینوں طرح کی برتیوں میں خواہ کوئی برتی ہو اور ست چت آنند کا لکھشن فقط ساتکی برتی میں پایا جاتا ہے برتیوں میں برہم کا عکس ضرور ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کی شرتیوں سے بھی ثابت ہے :- شرُتی۔ اوپادھیوں سے ملا ہُوا برہم اوپادھی رُوپ ہو رہا ہے۔ دوسری شرتی۔ آتما تمام پدارتھوں سے ملا ہُوا ہے۔ اسلئے ایک آتما انیک روپ ہو کر دکھائی دیتا ہے۔ جیسا کہ جل کے برتنوں میں ایک چاند انیک روپ ہو کر دکھائی دیتا ہے۔ شرتیوں کے جو معنی بیان کئے گئے ہیں بیاس جی کا بھی اُس سے اتفاق ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے لکھا ہے کہ جس طرح سورج کا عکس جل میں اُسی طرح آتما کا برتیوں میں ہے۔

سوال۔ برہم جس کا نہ کوئی رنگ ہے اور نہ رُوپ پھر اُسکا عکس ایک جیسا

کیوں نہیں یعنی کسی برتی میں کم کسی میں برابر؟

جواب - اس کا سبب اور کوئی نہیں شانت برتیاں صاف ہوتی ہیں - اور گھور اور موڑھ ناصاف - مثلاً جس جل میں چاند کا عکس صاف ہو کر دکھائی نہیں دیتا اسکا سبب فقط یہی ہوتا ہے کہ جل صاف نہیں ہوتا - البتہ ایک بات جاننے کے قابل ضرور ہے کہ گھور اور موڑھ برتیاں بمقابلہ گھڑا اور دیوار وغیرہ کے بہتر ہوتی ہیں - کیونکہ گھڑا وغیرہ میں فقط برہم کا ایک لکھشن ظاہر ہوتا ہے - یعنی ست کا اور ان دونوں میں ست اور چیت کا -

سوال - یہ مثال قابل اعتراض ہے - کیونکہ جہاں صاف جل ہوگا وہاں چاند کا عکس صاف دکھائی دیگا اور جہاں گہرا ہوگا بشکل گہر انظر آئیگا مگر انتہ کرن جل کی طرح دو نہیں ہیں - اسلئے وہاں جو عکس پڑیگا - وہ دو طرح کا نہیں ہو سکتا؟

جواب - آگ کی مثال - آگ میں دو روپ ہوتے ہیں - ایک روپ گرم ہے اور دوسرا پرکاش - اسلئے جب لکڑی جلانیکا موقع ہوتا ہے تو وہاں دونوں روپ چلے جاتے ہیں اور جب جل کو گرم کرنیکا موقع ہوتا ہے تو وہاں فقط ایک روپ جاتا ہے یعنی جل گرم ہو جاتا ہے مگر اُس کا پرکاش کوئی نہیں ہوتا +

سوال - برتیوں میں اس قسم کا اختلاف کیوں؟

جواب - اسکی وجہ کوئی نہیں - ہر شے کی اپنی اپنی خاصیت الگ ہوتی ہے اور جیسی اُن کی خاصیت ہے ویسا گیان بھی برابر ہوتا ہے - مثلاً گھور

اور موہڑ برتیوں میں جہاں آنند ظاہر نہیں ہوتا وہاں اس بات کا گیان انہو
میں ضرور ہوتا ہے کہ برتیوں میں کوئی آنند نہیں ہے۔ اور شانت برتیوں
میں جہاں آنند کا ہونا کہا گیا ہے جب وہ برتیاں پیدا ہوتی ہیں تب انکا
گیان بھی برابر ہوجاتا ہے۔ مگر شانت برتیاں جن میں سکھ کا ہونا پایا جاتا
ہے وہ سکھ بھی ایک جیسا نہیں ہے۔

سوال۔ وہ کیا اختلاف ہیں جن سے اس بات کا انہو رہتا ہے کہ اسوقت
راجس برتی ہے اور اس میں سکھ نہیں اور اسوقت شانت برتی ہے۔ اور
اس میں سکھ کا ہونا پایا جاتا ہے؟

جواب۔ دل میں جب کسی بات کے حاصل کرنیکی خواہش پیدا ہوجائے
تب راجس برتی کا غلبہ ہوتا ہے اور جبتک وہ حاصل نہ ہو دل کو کبھی آرام
نہیں ہوتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجس برتی میں کبھی سکھ نہیں ہے
بالفرض جس بات کی دل میں کامنا ہوتی ہے اگر یہ معلوم ہوجائے۔ کہ اس
میں کوئی شخص مارج ہوگیا ہے تب طبیعت میں فوراً غصہ پیدا ہوجاتا ہے
یعنی کامنا کے پورا نہ ہونے سے فوراً راجس سے تامس برتی ہوجاتی ہے
گویا جب یہ حالت ہو پھر سکھ کا نام کہاں۔ غرض راجس برتی کے وقت
جب دل بیچین رہتا ہے اور تامس کے وقت غصہ میں اس بات کا انہو
آپ سے آپ ہوجاتا ہے کہ گھور اور موہڑ برتیوں میں کبھی سکھ نہیں ہے
اب رہا یہ امر کہ شانت برتی میں سکھ کا گیان کیونکر ہو اسکا گیان بھی اسی طرح
ہوسکتا ہے۔ یعنی جب حسب ارادہ کامنا پوری ہوجائے دل میں آپ سے آپ خوشی

کا پرکاش ہو جاتا ہے۔ اور جب اُس شے کو استعمال میں لایا جاوے جو کامنا
کے ساتھہ حاصل ہوئی ہے اور زیادہ آنند ہوتا ہے۔ مگر اس قسم کا آنند
شانت برتیوں کا ادنیٰ درجہ کا آنند ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسے تمام پدارتھوں
کو جو نہایت آرزوؤں کے ساتھہ حاصل ہوتے ہیں اُن کو ناچیز جان کر
دل سے تیاگ کر دیوے۔ تو اس وقت جو آنند حاصل ہوتا ہے وہ شانت
برتی کا اعلیٰ درجہ کا آنند ہے جیساکہ ودیانند ادھیائے میں مفصل بیان کیا
گیا ہے۔ غرض شانت برتیوں کے وقت جبکہ کہشما کی حالت بنی رہتی ہے غصہ
کا ہونا کیونکر ہو سکتا ہے اور اودارتا کے ہونے کے سبب لوبہ کیونکر سنا
سکتا ہے۔ جن صورتوں سے سکھ کسی طرح پیدا نہیں ہوتا اگر وہ دور ہو جائیں
تو سکھہ کے ہونیکا یقین خود بخود ہو جاتا ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ جبتک شانت
برتیاں پیدا نہ ہوں تب تک آنند روپ برہم کا عکس کبھی داخل نہیں ہوتا۔
اور شانت برتیوں میں خواہ آنند پدارتھوں کے حاصل ہونے سے ہو خواہ
ان کے تیاگنے سے مگر جو آنند پدارتھوں کے حاصل ہونے سے ہوتا ہے وہ
بھی برہمانند سے جدا نہیں ہے۔ شانت برتیوں سے مراد انتر مکھہ برتیوں کی
ہے اور انتر مکھہ برتیوں میں جب برہم کا عکس پڑتا ہے تب پرتی بندہ کوئی
نہیں ہوتا۔ گویا برتیوں کے اوصاف بیان کرنیکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جہاں
برتیاں نہیں جیساکہ مٹی پتھر وغیرہ وغیرہ وہاں برہم کا ست لکھشن اور جہانتک
گھور اور موڈھ برتیوں کا بیان کیا گیا ہے وہاں ست اور چت کا اور شانت
... ست چت آنند کا لکھشن پایا جاتا ہے۔ مگر جب ا ہے سب سے

استنگ اور نرگن جاننا ہو تو پھر اس کا یہ طریق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سوائے گیان اور یوگ کے اور کسی طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اور یوگ کا بیان پہلے ادھیائے میں اور گیان کا دوسرے اور تیسرے میں کیا گیا ہے ❊

سوال۔ برہم کا رُوپ ست چت آنند ہے۔ مگر مایا کا کیا ہے؟

جواب۔ است۔ جڑہ۔ دکھہ۔ است کی مثال میں ساہاکے سنگ، اور جڑہ کی مثال میں پتھر اور لکڑی اور دکھہ کی مثال میں گھور اور موہر برتیاں جیسا کہ انکا بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح سے مایا کی تینوں صفات کو جاننا چاہئے۔ اور جو برہم تینوں طرح کی برتیوں سے ملا ہوا ہے اسے سگن برہم کہتے ہیں۔

سوال۔ سگن برہم اور مایا دونوں کا سروپ ظاہر ہو گیا مگر اس سے حاصل کیا ہے؟

جواب۔ بعض لوگ برہم کا دھیان لگانے میں خواہشمند پائے جاتے ہیں مگر اُسکے طریق سے ناواقف رہتے ہیں۔ اسلئے جب اُن کو یہ معلوم ہو جاوے کہ مٹی اور پتھروں میں جو ست کا لکھشن پایا جاتا ہے وہی برہم کا لکھشن ہے تب نام رُوپ مٹی وغیرہ کا تیاگ کر کے ہر ایک جگہ اسکی ستا ماتر کا دھیان لگانا چاہئے۔ اور پھر گھور اور موہڑ برتیوں میں جہاں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ برہم ست اور چیت رُوپ سے ظاہر ہے وہاں برتیوں میں دکھہ رُوپ کا تیاگ کر کے کیول ست اور چیت کا دھیان لگانا چاہئے۔ کیونکہ گھور [illegible] کے وچارنے سے ست اور چیت دونوں لکھشن ظاہر پائے جا[illegible]۔ اور پھر شانت برتیوں میں جہاں ست چیت آنند کا لکھشن ظاہر ہے جاننے سے ست چیت آنند رُوپ کا دھیان لگانا چاہئے۔ [illegible] [illegible]ب آپ ہی آپ خوشی

کے دہیان ہیں قسم اول کا دہیان ادنے دہیان ہے اور دوسرا متوسط درجہ کا اور تیسرا اعلیٰ دہیان ہے۔ اور بمقابلہ نرگن دہیان کے یہ دہیان ہی اعلیٰ دہیان نہیں ہے اور اوسکے بیان کرنیکا مطلب بہی فقط یہی ہے۔ کہ جن لوگوں کو نرگن برہم کا دہیان لگانا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے اُن کے لئے یہ دہیان کرنا جو جلد سمجہہ میں آنیوالا ہے بہی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ جہاں ہو کہشں، کا سلسلہ بیان کیا جاوے وہاں وشیانند کے بیان کی کوئی ضرورت نہ تہی۔ اب یہ جاننا چاہیئے کہ جس اوستہا میں برہم کا دہیان لگایا جاوے اوسی اوداسین اوستہا کہتے ہیں۔ کیونکہ اوس اوستہا میں بدہی کی برتی نہایت سوکہشم برتی ہوتی ہے۔ پس جب تک وہ اوستہا حاصل نہ ہو دہیان بہی نہیں ہوسکتا۔ گویا دہیان لگانے کے لئے وہی اوستہا سب سے اعلیٰ اوستہا ہے۔ اور وہی دہیان سب سے اعلیٰ دہیان ہے۔ مگر دہیان بہی چار قسم کا ہے جسے باسنا آنند میں جو برہما نند کا چوتہا ادہیائے ہے مفصل بیان کیا گیا ہے ... فقط یہ ہے کہ اسکے ابہیاس سے انسان کا ... ہیان لگانے کا پہل ... بہیر جاتا ہے۔ اور گیان اور یوگ سے برہم بدیا گویا جبتک چت ... ابہیاس نہ کیا جاوے برہم گیان پختہ نہیں ہوتا۔ اور جب ... انا ہے تب برہم گیان سے خودبخود یہ نظر آتا ہے۔ کہ برہم ... ہے اور سارے ایک رس بیاپک ہے۔ یعنی اودیا دہیان ... سبب جو کہیں اُس کا رُوپ فقط ست روپ ہو کر پایا جاتا ہے ... ست رُوپ ہو کر اور کہیں ست چت آنند رُوپ ہو کر وہ

بھید دور ہوجاتا ہے اور اوپادھیان کا بھید بھی جس طرح یوگ اور وبیک کے کرنے سے دُور ہوجاتا ہے اوسی طرح دھیان کے لگانے سے بھی اوپادھیان کو تیاگ کر جو برہم کی تعریف ہے اوس سے ترپتی نہیں ہوتی - اسلئے اوسی بھومان آنند کہا گیا ہے - برہمانند کا پانچواں ادھیاے پینتیس اشلوک میں سماپت ہُوا - اِتی سری مرپاتما ہنمہ شانتی شانتی -

تمام شد